



اللہ ﷻ اور رسول اکرم ﷺ کی شانِ قدس میں
استخوانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الحق المبین

تالیف منیف: غزالی و زمان حضرت مولانا
احمد سعید کاظمی خطیب علیہ الرحمہ

صحیح و عکس دستاویزات محترم خلیل احمد رانا صاحب

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

اللہ جل مجدہ اور رسول اکرم کی شان اقدس میں
گستاخانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الحق المبین

تالیف مؤلف

علیہ الرحمۃ العلی

غفرلہ زبیر
حضرت مولانا
سید

احمد شعیب شاہ کاظمی

مترجم خلیل احمد رانا

چھاپاں مشی
حانیوال

نعمان اکادمی

نام کتاب

الحق الامین

مصنف

علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ

صحیح

خلیل احمد رانا

پروف ریڈنگ

سید حمیر رضا قادری

سن اشاعت

۲۰۰۳ء

تعداد

گیارہ سو

۴۰۰

100 روپے

ناشر

www.dawateislami.net

خلع خاندان

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ، لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر۔ ۵۴۰۰۰

تیلی فون نمبر۔ ۰۳۲-۷۲۳۵۶۰۵

عرضِ ناشر

غزالی زمانِ علامہ سید احمد سعید کاظمی اسروہی محدثِ مکتبی قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۹۸۶ء) کی مشہور تالیف ”الحق الحسن“ زیرِ نظر ایڈیشن سے قبل کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے، مگر تمام ایڈیشنوں میں کتابت کی غلطیاں، ترتیب کی غلطیاں، حوالہ جات کی غلطیاں، حوالہ جات کی عبارتوں میں غلطیاں، دو بربندی کتب کی بعض عبارتوں میں غلطیاں، ناشرین کی عدم توجہی کے باعث بار بار شائع ہوتی رہیں، الحمد للہ اس ایڈیشن میں حتیٰ الوسع تمام غلطیاں درست کر دی گئیں ہیں، مثلاً حضرت علامہ کاظمی علیہ الرحمہ مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب ”آبِ حیات“ کی ایک عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھے ہیں:

”اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے وہاں کو اگر غلطاء اور ارجح کفار مانا جائے تو وہ طبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ہمت بالذات ہوگا۔“ (اول ایڈیشن مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، ملتان ۱۹۵۰ء)

مگر بعد کے ایڈیشنوں میں یہ عبارت اس طرح شائع ہوتی رہی:

”اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے وہاں کو اگر غلطاء اور ارجح کفار مانا جائے تو وہ طبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ”کلمات بالذات“ ہوگا۔“

اس ایڈیشن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں دو بربندی علماء کی کتابوں سے اصل عبارات کے عکس لے کر شامل کر دیئے گئے ہیں، جنہی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ دو بربندی علماء کی کتابوں کے جو ایڈیشن علامہ کاظمی علیہ الرحمہ کے پیشِ نظر تھے، ان عیا کے صفحات کا عکس لیا جائے، جو ایڈیشن بدل سکے ان کی جگہ نئے ایڈیشنوں سے اصل عبارات کا عکس لے لیا گیا ہے۔

مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی کتاب ”تقویت الایمان“ کے جتنے بھی ایڈیشن آج تک شائع ہوئے ہیں، ان تمام ایڈیشنوں کی عبارات میں رد و بدل ہے، مثلاً تقویت الایمان میں ایک عبارت ہے کہ ”رسول کے جاننے سے کچھ نہیں ہوتا“ (تقویت الایمان مطبوعہ اعلیٰ حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور ص ۱۰۷) مگر ایک

دوسرے اڈیشن میں لفظ "کچھ" ازا کر لکھ دیا کہ "رسول کے چاہنے سے نہیں ہوتا" (تقویت الایمان مطبوعہ
 لاہور دینی کتب خانہ ملتان ص ۱۳۰) بعض جگہ تو تحریف کر کے پوری پوری عبارات بدل دی گئی ہیں، اس بارے
 میں مزید تفصیل کے لئے مولانا محمد علی رضوی کی کتاب "تقویت الایمان میں تحریف کیوں؟" مطبوعہ رضا
 کینڈی ممبئی ہندوستان کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ میں تحریف

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ بھی مباحث میں ہے، سوال یہ ہے کہ "تین برس
 کے بچے کی فاقہ دہ کی ہونی چاہیے یا سو م کی" اس کا جواب اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ تحریر فرمایا تھا
 "شریعت میں ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن یا تیسرے دن، باقی یہ تعین عرفی ہیں، حسب چاہیہ
 کریں، انہیں دلوں کی گفتی ضروری جانتا جہالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔"

یہ فتویٰ فتاویٰ رشیدیہ یہ سبب حصول مطبوعہ محمد سعید ایڈ سنز، شران، دہرا دھن کتب گراہمی کے مطبع
 ۱۰۲۰۱۰ پر چھپا ہے، خوف آفرت سے بے شرف ان لوگوں نے اس فتویٰ کے آخر میں لفظ "جہالت" کے ہوا
 لفظ "بدعت" بڑھا دیا ہے، اس کے لوہے کھسا ہے!

"فتاویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی موصول از مولوی عبدالصمد صاحب راپوری مجموعہ فتاویٰ
 علمی مولوی احمد رضا خان صاحب حقوق از جلد راج کتاب المظہر والا جلد ص ۳۰۱۔"

قصہ یہ ہے کہ یہی مذکورہ بالا مولوی عبدالصمد صاحب راپوری، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی خدمت
 میں حاضر ہوئے اور کچھ مسائل لکھوائے، انہیں واپسی کی جلدی تھی، اس وقت اتفاق سے کوئی نقل کرنے والا
 تھا، یہ صاحب المظہر مولوی صورت مقدس سیرت تھے، لہذا ان پر شہ بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، انہیں فتاویٰ مبارکہ
 کی وہ جلد جو کتاب المظہر کے ان مسائل پر مشتمل تھی دے دی گئی کہ جو فتاویٰ آپ لکھوائے ہیں، نقل کر دیں
 ان صاحب نے گفتگو میں صاحب سے اپنی نیاز مندی کا ثبوت دیتے ہوئے فتویٰ مذکورہ میں اپنے ہاتھ سے بین
 اسطور لفظ "جہالت" کے بعد لفظ "و بدعت" ہے بڑھا دیا یہ تحریف بریلی شریف میں آج بھی فتاویٰ مبارکہ جلد
 ہشتم کتاب المظہر ص ۳۱۰ پر موجود ہے، کوئی بھی دیکھ کر بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ الفاظ "و بدعت" دوسرے قلم

سے کسی اور کا اضافہ ہے، یہ لوگ اپنے حریف کے مگر جان کر اس کے مگر بیٹھ کر اس کی کھلی کتابوں میں اضافہ کر سکتے ہیں تو انہوں نے اپنے خود ساختہ غصب کے لئے اپنی کتابوں میں کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔

اب اس فتویٰ کے بارے میں نئی تحریف کے متعلق بھی سنئے!

فتاویٰ رشیدیہ کمال محبوب و بطرز جدیدہ مطبوعہ راجہ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۹۹۲ء کے صفحہ ۱۵۵ پر مولوی شید احمد گنگوہی کا ایک فتویٰ اسی موسم کے مسئلہ پر لکھ کر آخر میں لکھ دیا "فتویٰ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی" موصولہ از مولوی عبدالعزیز صاحب راجپوری مجموعہ فتاویٰ کھلی مولوی احمد رضا خاں صاحب مکتولہ از جلد رابع کتاب الطہر والاہلہ ص ۲۶ " لیکن آگے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتویٰ درج نہیں کیا، تاکہ پڑھنے والا نیکی سمجھے کہ جو فتویٰ اوپر لکھا گیا ہے آخر میں مولانا احمد رضا خاں کا نام اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپ نے اس پر دائرہ فتویٰ کی تائید کی ہے۔

یہ سراسر دھوکا ہے، امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کا تحریف کیا گیا فتویٰ جس میں لفظ "اہل بیت" جایا گیا ہے اسے فتاویٰ رشیدیہ کے اسی ایڈیشن کے صفحہ ۱۶۲، ۱۶۵ پر علیحدہ شائع کیا گیا ہے، قارئین کو اس سے خبر ہے کہ وہ جو بے بنیاد مذہب کی ساری عمارت ہی جھوٹ اور دھوکہ فریب پر کھڑی ہے۔ اہل بیت کے زیر نظر ایڈیشن میں فتاویٰ رشیدیہ کے دونوں ایڈیشنوں کے صفحات کا ٹکس دے دیا گیا ہے، وہ ہر حال کتاب پڑھیں۔
جو کچھ حقیقت فرمائیں اور اپنا ایمان بچائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

خالقِ انسانی کا مقصد معرفتِ الہی ہے اور معرفتِ الہی کا معنی مشاہدہ تجلیاتِ حسن لائقہی، اس مقصدِ عظیم کے تصور نے انسان کو ورطہٴ حیرت میں مبتلا کر دیا، وہ ایک ایسے ضعیف و نادار ماضی مسافر کی طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دشوار گزار راہیں درپیش ہوں اور منزلِ مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔

وہ عالمِ حیرت میں زبانِ حال سے کہتا تھا کہ الہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں، میں کمزور، ضعیف، لہلہا اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان، وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعفِ کفایت سے کیا نسبت، امکان کو وجوب سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان، کہاں رحمن، وہ اس کے سن و بھال کی گیموں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں، نہ میں اس کے دربارِ محال کی تاب لا سکتا ہوں۔

انسان اسی تکلیف میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دیکھ بھری فرمائی، اور روحِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہٴ جوہ سے اپنے حسنِ الامداد کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ و سلام ہو اس برزخِ کبریٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ ولی آلہٴ حق و السلام پر جس نے ضعیفِ انسانی کو قوت سے بدل دیا، حادث کو قدیم کا آئینہٴ عطا دیا، امکان کو باہرِ وجوب میں حاضر کر دیا، امکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا، محدود کو غیر محدود سے ملا دیا، یعنی بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ درخشاں محمدی آئینہٴ محال حق ہے، اور خودِ خالِ مصطفیٰ مطہرِ حسنِ کبریا، پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کا انکار، دوسرے کے اقرار کے ساتھ قیام ہو جائے، اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظلمت، کفر

کے ساتھ اسلام کا اجماع مقصود، تو یہ بھی ممکن ہوگا، جب وہ کمال تو یہ بھی محال۔

تاہم اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ حسن محمدی کا انکار کمال خداوندی کا انکار ہے، اور بارگاہ نبوت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص۔

شان الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں، تو گستاخ نبوت کی مگر مسلمان ہو سکتا ہے؟

کوئی ملکہ خیال ہو ہمیں کسی سے حد نہیں، مابستہ منکر من کلمات نبوت اور مخصیص شان رسالت سے ہمیں طبعی محضر ہے، اس لئے کہ وہ آئینہ جمال الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں، اور ان کا یہ طرز عمل نہ صرف مقصد تخلیق انسانی کے منافی بلکہ آداب بندگی کے بھی خلاف اور خالق کائنات سے مکمل بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے کچھ سروکار نہیں، ہمارا خطاب تو جمال الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پردہ انوں سے ہے جو ذات پاک مصطفیٰ علیہ التحسین علیہ السلام کو معرفت الہی اور قرب خداوندی کا وسیلہ عقلی جان کر ان کی شمع حسن و جمال پر قربان ہو جائے گا، ہر مقصد خدایات دیکھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے الگ ہو کر صرف مسائل بیان کئے ہیں، مابستہ ابتداء میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں، جن کی روشنی میں ناظرین کرام پر ان تمام تاویلات کا فسار و زروشن کی طرح واضح ہو جائے گا جو توحید آمیز مہارات میں آج تک کی گئی ہیں، رہے دلائل؟ تو ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ دہیہ ناظرین ہوگا، جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وما خلت علی اللہ بعزیز

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں حوالہ جات و مہارات معلقہ کو میں نے بذات خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور اعتیاد کے ساتھ نقل کیا ہے، اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کروں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برہان اہل سنت کے لئے اپنے مسلک پر جاہت قدم

رہنے کا موجب اور دوسروں کے لئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔

ۛ (آمین)

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلى على رسوله الكريم

اما بعد! انا قرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۳۶ء میں مرتب کر لیا تھا، لیکن بعض سوانح کی وجہ سے طاعت نہ ہو سکی، حتیٰ کہ اس عرصہ میں دو باندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گذرے، جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے، اس رسالہ کی اشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ جو بھولے بھالے مسلمان علماء دو باندی کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بنا پر دینی معاملات میں انہیں اپنا مقتدا اور پیشوا بناتے ہیں، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں، اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دو باندی کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا بن کر ہمارا کیا حشر ہوگا۔

وہابی، دیوبندی

اگرچہ وہابی، دیوبندی دو نقطہ ہیں، لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے، اور جس کے سربراہ اور رہبر لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و محبوبان خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں، اور بعض عیوب و نقصانات کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی

طرف بے دھڑک منسوب کیا، اس قسم کے لوگوں کا وجود عہد رسالت سے ہی چلا آ رہا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے!

وَسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ فِي الصَّدَقَاتِ فَمَنْ أَعْطَاكُمْ مِنْهُمَا فَذَلِكُمْ الْمَوْتُ
وَمَنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهُمَا فَاُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ
أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ
فَصَلِّمُوا إِلَيْهِمْ فِي الصَّدَقَاتِ (پہلا سورہ التوبہ، آیت نمبر
۵۹، ۵۸)

(ترجمہ) اور ان میں کوئی وہ ہے جو مدد دے یا نئے میں تم پر طعن کرتا ہے، تو اگر
ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جب ہی وہ ناراض
ہیں، اور کیا بچہ ہو، وہ سب پر شہادت ہو، کہ رسول نے
اس کو دیا اور کہتے ہیں کہ کافی سپاہ دیتا ہے، میں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ
کا رسول، میں اللہ ہی کی طرف رجعت ہے۔

یہ آیت زود بخیر و احسنی کے حق میں مارل ہوئی، اس شخص کا نام حرقوم بن زہیر
ہے، یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے، بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم باغیہت تقسیم فرما رہے تھے تو دو انکو بصرہ لے کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، تجھے خرابی ہو میں سہل کروں گا تو سہل کون کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا مجھے جازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں، حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو،
اس کے اور بھی بھرائی ہیں، کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمرودوں کو اور ان کے روبرو

کے سامنے اپنے روروں کو حقیر دیکھو گے جو قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا، اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے۔ جو نہ روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود یہوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہو گئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کرے والے دو اٹھو۔ مصرہ کے جن ہر بیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے، ان سے مروی لوگ ہیں جنہوں نے دو ٹھو۔ مصرہ کی طرح شاپہ راست میں گستاخیاں کیں، اسلام میں یہ پیدا گردو خارجوں کا گروہ ہے، یہی گروہ اہل حق کو کافر و مشرک کہہ کر ان سے قتل و جہد کو جائز قرار دیتا ہے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپؐ سے گستاخیاں ہوئیں تھیں، یہی گروہ اہل حق سے عداوت کی اور اہل حق کے ساتھ جہاد و قتل کیا، حتیٰ کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے، اسی بد بخت گروہ کے قتل کی خبر زبان رسالت نے سر زمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی ہے اور فرمایا ہے ”ہات النراول والعن وہب یصلہم قرن الشیطان“ رواہ البخاری، مشکوٰۃ، مطبوعہ بیچہائی دہلی، ص ۵۸۲، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے درد شور سے ظاہر ہوا، محمد بن عبد وہاب خارجی نے سر زمین نجد میں مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم (یعنی سب کا قتل جائز) قرار دیا، اور توحید کی آڑے کر شاہدِ نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے

سخت مواخذہ کیا، اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی بیخ قرآنی، حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے حقیقی بھائی سیمان بن عبد الوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی، جس کا نام "اصوامق الالہیہ" نے ارد علی الوہابیہ" ہے اور اس میں وہایت کو پوری طرح بے نقاب کر کے اہل سنت کے مذہب کی بردست تائید و حمایت فرمائی، علامہ ابن عابدین شامی حنفی، امام احمد صاوی، مالکی مصری وغیرہ اہل اہل تقدیر علماء امت نے محمد بن عبد الوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا، اور مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا، ملاحظہ فرمائیے شامی، جلد ۳، باب البقاۃ، صفحہ ۳۳۹ اور تفسیر صاوی، جلد ۳، صفحہ ۲۵۵، مطبوعہ مصر۔

پھر اسی طرح کتاب التوحید کے مصنفین کا خلاصہ تقویت الایمان کی صورت میں سر زمین حد میں شائع ہوا، اور دونوں مائیل دونوں نے اپنا تہذیبیہ عبد الوہاب کی پیروی اور چالشی کا خوب حق ادا کیا، اور اسی تقویت الایمان کی تصدیق و توثیق تمام علماء دیوبند نے کی، جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۰ پر مرقوم ہے۔

پھر جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے تہذیبی اور اس کا رد کیا، اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان کے خلاف بھی اس دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا، اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی، تقویت الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے، مولانا شاہ فضل ماسر، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی، شاہ گرمسور، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل حق خیر آبادی، مولانا عثمانیت احمد، کاکوروی مصنف (عربی تراجم کی مشہور کتاب) "علم

الہدیہ، مورثا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی قمیذ پرشید حضرت مورثا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویۃ الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا، حتیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویۃ الایمان کے خلاف واضح اور روش مسائل تحریر فرما کر مسند کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی، لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ مسند کو بکھول دیا، علماء دیوبند نے نہ صرف تقویۃ الایمان اور اسکے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفا کیا بلکہ خود محمد بن عبدالوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا، اہل حنبلہ فرماتے تھے کہ یہ مجدد صفحہ ۱۱۱، مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن یہ تائید و توثیق صرف اس کتاب و اہل سنت میں عبدالوہاب کے خارجی اور ہائی ہونے پر متعلق تھی، اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق کی گئی تھی، علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دیے گئی، اہل سنت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبدالوہاب سے تعلق رکھتا ہے، اس نے متاخرین علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبدالوہاب سے اپنی لافتنی کا ظہار کرنا شروع کر دیا، بلکہ مجبوراً اسے حارجی بھی لکھ دیا، تاکہ عامۃ المسلمین پر اس کا مذہب واضح نہ ہونے پائے۔

لیکن علماء اہل سنت پر اس فتنے کے خلاف تیرا آرمہ ہے، اس علماء حق میں مذکورین

صدرِ حضرات کے علاوہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر تکی، حضرت مولانا عبدالصمد صاحب راہپوری، مولف (کتاب) ”انوار ساطعہ“، حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب راہپوری، حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ خاں صاحب حیدرآبادی، حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی وغیرہم حاصل طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس علاوہ اہل سنت کا مت مسلمہ پر احسانِ عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو نگاہ کیا، ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف صرف اہل عبارات کی وجہ سے ہے جس میں اس لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و محبوبانِ حضرت حق بھی نہ وقعی کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں، باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے جس کی بنا پر جہاں میں سے کسی کی تکفیر تھیں نہیں کی جاسکتی۔

تجرب ہے کہ صریح توہینِ تمیزہارات یعنی کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے، گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کھر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے، ہم نے اس رسالے میں علاوہ دو ہزار ال کے مقتداؤں کی عباراتِ بلا کی ویشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کریں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں، امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہمیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

سببِ تالیف:

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اول سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں، اور بعض اتنی

مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبارات کی بجائے ان کے مختصر خلاصوں پر کتب کر دیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شلوک و شبہات میں جکڑ ہونے لگے، اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس تطویل و اختصار سے پاک ہو۔

ضروری گذارش:

ابھی عرض کیا جا چکا ہے کہ دیوبند کی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلاف کا موجب علماء دیوبند کی صرف دو عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین و تنقیص کا نشانہ تک نہیں پایا جاتا اور علماء اہل سنت کا ایسا یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے، اس رسالہ میں علماء دیوبند کی وہ اصل عبارات جنہیں مع حوالہ کتب و نسخہ مطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں، یہاں صرف ان میں سے جو کچھ صحیح ہے، جمع کیا گیا ہے۔

البتہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات محض سہولت ناظرین اور نوعی الکلام کی عرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں، اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تشریح ان عبارات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟ اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارت ماتحت کے بالفاظ میں اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے، تاکہ ناظرین کرام کو علماء دیوبند اور اہل سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

قرآن کریم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس

سے ہوا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اس کے علاوہ اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم
قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا، اس
نئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور اس
بنیاد پر ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے ورثوں کو مومن کا دس و دماغ
محسوس کرتا ہے، مگر گناہ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں، ایسی صورت میں تعظیم رسول کی
ہمیت کسی مسلمان سے غلطی نہیں رہ سکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے
ساتھ مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی، ارشاد ہوتا ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا
تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ
وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔ (پ ۲۶، سورہٴ اٰحزاب، آیت ۴۲)

”اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور
نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور
سے بولا کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب کچھ اکارت جائے اور
تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے!

اِنَّ الدِّينَ بِعَصْرِ اَصْوَاتِهِمْ عَنِ الرَّسُولِ ۗ اِنَّ الدِّينَ عَنِ الْاَلْبَانِ ۗ اِنَّ الدِّينَ عَنِ
بِهِمْ لَشُعْوٰى ۖ بِهِمْ مَعْصَرَةٌ وَّ هٰذَا عَظِيمٌ۔ (سورہٴ الحجرات، آیت ۳)

”سبے شک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں، رسول اللہ کے رد یک دہ ایسے

دن گستاخی کا جرہ عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے، اس کے بعد اس مسئلہ کو علماء امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

تمام علماء امت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کفر ہے

شرح شفا قاضی سید علی نقوی مجدد، ص ۲۹۱ پر ہے

"قال محمد بن محبوب اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المستفصی له کفر، و من شک فی کفره و عداہ کفر النبی" (کفار المسندین، نور شاہ صاحب کشمیری، ج ۱، ص ۵۱)
(ترجمہ) "محمد بن محبوب فرماتے ہیں کہ تمام علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تیسرے والے کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر و عداوت میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

ایک شبہ کا ازالہ

اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو نقب کا قول ہے کہ کفر کا توئی نہیں دیا جائے گا۔
اس کا ازالہ یہ ہے کہ یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو، لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل نہیں ہو سکتی، دیکھیے کفار المسندین کے صفحہ ۷ پر علماء دیوبند کے مقتدے مولوی نور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں:

"قال حبيب بن الربيع لان ادعاءه التأويل لم ينعظ صراح لا

يقبل"

(ترجمہ) حبیب ابن ربیع نے فرمایا کہ غلط صراح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا

جاتا۔

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی تھی ہو تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بخود کفر سے
بے ربط و قطع فرمائیے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی کا اہلحدیث کے ص ۶۲ پر لکھتے ہیں

"التأويل الفاسد كالكفر" "تاویل فاسد کفر کی طرح ہے"

ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آئی ہے "اعمال بالذات" یعنی اعمال کا اور وہ اہلحدیثوں
پر ہے، لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ ظلمات تو ہیں پائے جاتے ہیں مگر اس کی نیت تو ہیں
اور تنقیص کی نہیں، اس لئے ان پر حکم کفر صادر نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گورنر ہے کہ حدیث کا معنی صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب
نیک ثواب کے بغیر نہیں ملتا، یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے، اگر یہاں ہو تو کفر والحاد اور
تو ہیں و تنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا، ہر درویش و دہکن بے پاک جو چاہے گا کہتا پھرے گا،
جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت تو یہی کی تھی، واضح رہے کہ غلط صراح میں
جیسے تاویل نہیں ہو سکتی ایسے ہی نیت کا ذکر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا، اکتاف اہلحدیث ص ۷۳
پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں

"المدار ليس الحكم بالكفر على شرطه ولا

مظر المقصود والنیاب ولا تظن لقرآن سائے

(ترجمہ) کفر کے حکم کا دارودہ اور ظاہر پر ہے قصد و نیت اور قرآن حال پر نہیں۔

نیز اسی اکفار المسیحین کے صفحہ ۸۶ پر ہے

"وقد ذكر العلماء ان التهور في عرض الانبياء وان لم يقصد

السب كفر"

(ترجمہ) علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرات و دیری کفر

ہے، اگرچہ توہین مقصود نہ ہو۔

توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے

بعض لوگ کلمات توہین کے معنی میں قسم قسم کی باتیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ

مگر کسی تاویل سے معنی مستخرج ہو جائے اور اس سے، توہین عام ہی عادات اہل زبان میں

اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بے کار ہوں گی، مثلاً ایک شخص

پے والد یا استاد کو کہتا ہے کہ آپ بڑے ولد الحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی لعل

حرام نہیں، بلکہ محترم کے ہیں، جیسے مسجد الحرام اور بیت اللہ الحرام، لہذا ولد الحرام سے مراد

ولد محترم ہے، اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولد محترم ہیں تو توہین کوئی اہل انصاف کسی برگ کے حق

میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولد الحرام بولنے کو قطعاً جائز نہیں رکھے گا اور نہ کلمات کو بر بٹائے

عرف و محاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا۔

بہذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء و یوہنڈ کی توہین سمیر عبارت

پر جتنے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت

میں توہین ہے یا نہیں؟

توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قاتل کی

نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ماترین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ دو توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ آئے کہ قاتل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولنے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا، اور کلمہ توہین ہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے، بشرطیکہ قاتل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمہ توہین ہے یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے، تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمے کا بولنا جتنا موجب توہین ہوگا، دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم "راعت" کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے، لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے، اور انہیں تعریف سے اس کو کلمہ توہین بنا لیتے تھے، اس سے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو اور اہل بیت سے منع کر دیا، اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا، معلوم ہو کہ ہائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے صحاح نبوت بہت جلد بالا ہے بلکہ مؤلفین کی من گھڑت تاویلات اس کو توہین کے جرم عظیم سے بچا نہیں سکتیں، جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دار و مدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں، حالانکہ توہین و تنقیص کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے، ہر اوقات کسی واقعہ و احتمال کے ساتھ کہتا موجب توہین نہیں ہوتا، لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے، اگرچہ یہ تفصیلات کا بیان واقعہ

کے مطابق بھی کیوں۔ ہو ملا حظہ فرمائیے شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتہدی دہلی مبارک سال ۱۹۰۷ء، صفحہ ۶۲ میں ہے۔

عام میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ دلوہا ایسی متعلق نہ ہو اور اس بنا پر گریہ کہنے یا جانے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں بلکہ اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہہ جائے کہ قلم چوڑی، شراب خوردگی اللہ تعالیٰ کی مراد ہے تو اثر چہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے، لیکن قلم فقس وغیرہ کی تنقید است آجانے کے باعث خلاف ادب ہو تو میں آمیز ہو گیا، اسی طرح بدلیل آیہ قرآنیہ اللہ خالق کل شئی یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے لیکن اللہ خالق التقادیرات وغیرہ لا اللہ تعالیٰ نہ کیوں اور دوسری مذی چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں۔ اس بنا پر اس شرح تفصیل مبارک میں سے جو حسب توہین ہے (ملخصاً)

مد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ کی عبارت "لفظ الایمان کا توہین ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہو گا، تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے (کتاب) "شرح مواقف" کی عبارت سے استدلال کیا ہے، اس کا بے سود ہونا بھی اہل علم کے اچھی طرح سمجھ ہی ہو گا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر

دیکھئے مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ (پہلی کتاب) "بواہر النواہر" میں بھی یہی لکھا ہے "اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق الکتاب و المختار بر (کتوں اور سوروں کا خالق کہنا) بے ادبی ہے۔۔۔ بواہر النواہر (مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور) صفحہ ۲۰۹

بالفرض یہ تسلیم بھی کریں جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے، تب بھی مولوی شرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب ہوتا جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور برہمن و مجنوں بدلتے جمع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب توجہ ہوگا، کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے لفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح براہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توجہ پیدا کر رہی ہے، جس کا انکار بجز معاندہ صحت کے کوئی شخص نہیں کر سکتا، بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جاہلوں اور دیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ علامہ دیوبند کی اکثر عبارت اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چور سے چہار کی تفصیل مذکور ہے کہیں شیطان جنس کی، اس لئے ہمارے منظرہ بالابیان کی روشنی میں علامہ دیوبند کی اس عبارت سے آس نہ ہو، اور اس میں جو تاویل کی جاتی ہیں، ان سب کا ضرورے کار ہونا اعبر من القس ہے۔

تکفیر مسلمین

علامہ اہل سنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علامہ دیوبند کو کافر کہا، مصلحوں، پھر یوں، بایوں، مہائیوں حتیٰ کہ دیویوں، کانگریسیوں، نیکیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا، گو یہ بی بی میں بھڑکی مٹھیں لگی ہوئی ہے، جس کے نکالنے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔ اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سب تک ہندوستان عقلم، کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شہر نہیں، ہمارے عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہے گا وہاں کافر کہے گا، اسے پر عائد ہوتا ہے، میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ علامہ بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی

مسلمان کو کافر نہیں کہہ، خصوصاً اعلیٰ حضرت مجدد ملت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ اعزیر تو مسند تکبیر میں اس قدر غلط واقع ہوئے تھے کہ امام اہل حق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے بکثرت اقوال نقل کرنے کے باوجود وہ انتہاء کفر کے فرق کو ملحوظ رکھتے یا امام اہل حق کی توبہ

لاؤ نہ کفر کے معنی میں کفر کا لازم ہونا اور انتہاء کفر کے معنی میں کفر کو اپنے لوہے پر نہ مکرنا، بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر قائل کو اس کا علم نہیں ہوتا، یہ غرور کفر ہے، مگر جب اسے بتا دیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر راضی ہو، اپنے کلام میں لازم کفر سے جبراً رہ کر بھی اس سے رجوع کرے تو یہ انتہاء کفر ہوگا، مثال کے طور پر تقویت الایمان کی وہ عبارت سامعے رکھ لیجئے جس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں: ”محدثین کا تہجد کہہ کر تین دنوں کے بعد حج سے زیادہ دلیل کہا ہے۔“ حارثی کے چھوٹی غلوں سے عام آیتوں اور جہن جہن سے حاسنوں کو چھوڑ کر اسلام، طائفہ مقرر ہیں، محبوبانِ دار کاہنہ (نی) کے معنی، باطنی کچھ میں آتے ہیں، مگر تمام بڑی حقوق کا جوہر ہے، چار سے زیادہ دلیل ہونا مستلزم ہے، ”اے علیہ السلام کے اسی طرح ہونے کو، ایسا خداوند جو کفر صریح سے دیکھیں، نہ ہم جس غل سے کام لے کر یہ سمجھیں کہ امام اہل حق اس سے بے خبر تھا تو یہ لازم کفر ہوگا اور جب اسے جبراً بتا جائے کہ تیرا کلام کفر و مستلزم ہے، غرور اس کے باوجود بھی اپنے اس قوس سے رجوع نہ کرے تو یہ انتہاء کفر ہوگا، امام اہل حق کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لازم کفر سے ناقل تھا اور اسے کسی سے متنبہ بھی نہیں کیا، اس نے یہ لازم انتہاء کفر کی حد تک نہیں پہنچا، لیکن اس کے اتباع و ازغاب بار بار تنبیہ کئے جائے کہ باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں، ان کے فتن میں ایسے کہا جائے کہ انتہاء کفر سے بڑی ہیں۔“

مشہور ہونے کے باعث، درلود احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کف سب فرمایا، نہ چہ وہ شہرت اس وجہ کی تھی کہ کف سان کا موجب ہو سکے، لیکن اہل حضرت ے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، ملاحظہ فرمائیے ”الکو کتب الشہابیہ“ مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی ص ۶۲، حیرت ہے، ایسے حکماء علم دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔
 سوخت عجل زحمت کہ ایں چہ بوالہمی است

در اصل اس پر دیکھئے کہ اس منظر یہ ہے کہ جس لوگوں نے بارگاہ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں، انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر خطاب ڈالنے کے لئے اہل حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجر م قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا۔ تاہم عام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اہل حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے، اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیر حائل نہ ہونے پائے، تب تک یہ سب سچے سچے اور اب بھی وہاں حقیقت سے بے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر یوں کہہ پئے تو اس کا فصل سے التزام کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تاہل نہیں کریں گے، خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لنگی ہو یا کانگریسی، نجری ہو یا ندوی، اس بارے میں اپنے پرانے کا اقتدار کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لنگی نے کلمہ کفر یوں تو ساری یک کافر ہو گئی، یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے، ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارت کفریہ کی بنا پر ہر سانس دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے، چہ جائیکہ تمام لنگی اور سارے ندوی کافر ہوں، ہم اور

ہمارے کاہرے بار، اعلانات کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے، ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاہدہ اقلیت تعاقب اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و محبوباں پر ہر دی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود سنجیدہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخیاں سے توبہ نہیں کی، نیز وہ لوگ جو اس کی گستاخیاں پر مطلع ہو کر اور ان کے صریح مہلوم کہ جا کر ان گستاخوں کو حق سمجھتے ہیں، اور گستاخیاں کرنے والوں کو موئن اہل حق، اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے ہیں اور اس مان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکمیل نہیں کی، ایسے لوگ جس کی ہر سے تکمیل کی ہے، اثر نہ کوٹا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں، ان کے علاوہ نہ کوئی، دیوبند کا رہنے والا کافر ہے، نہ بریلی کا، نہ لکھی نہ مدنی، ہم سب مسلکوں کو سمجھتا سمجھتے ہیں۔

مفتیان دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی

عبارات صبارتہ کو عبارات کمرہ سمجھتے ہیں

عرب و عجم کے علماء اہل سنت نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکمیل فرمائی، اگر آپ صحیح پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکمیل حق ہے، اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں طر صریح موجود ہے، لیکن انھیں اس لئے کہ وہ اس کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں، تکمیل نہیں کرتے، اور اثر مضیاں دیوبند سے اس ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر حوی طلب کیا جائے جس کے متعلق انہیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے، تو اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا حوی صادر فرما دیتے ہیں، پھر جب ایسی یہ بتایا جائے کہ اس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتدا کا فتویٰ ہے تو پھر بجز دست آویز سکوت سے کوئی جواب نہیں دے سکتا، اس کی بہت ہی مثالیں پیش کی

جا چکی ہیں، ہر دست ہر ایک تاریخ مثالاً مقررین براسی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں۔
 ”دردہ یہ کہ ایک دیوبندی عقیدہ مولوی صاحب سے جو مورد ویت کا شکار ہو چکے ہیں، مورد ویت
 صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ اثرا مات تو ہیں سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی
 محمد قاسم صاحب مبنی مدرسہ دیوبندی کی ایک عبارت ان کی کتاب ”تھبوت طاعتہ“ سے نقل کر کے
 دیوبندی بھی، اور اس پر فتویٰ طلب کیا، مگر یہ نہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے، تو دیوبندی کے مفتی
 صاحب نے اس عبارت پر بے حد تک کھر کا فتویٰ صادر فرمادیا، ملاحظہ فرمائیے: ”شہناز معلواں
 (دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی کو فتویٰ کفر)

”یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں پھنسی کے کاٹنے کی طرح پھنس کر رہ گیا
 درالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ مہمبول ہو ہے وہ درج ذیل ہے
 مولانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند سے۔

”دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے، ہر قسم کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو
 معصوم ہونا ضروری نہیں، یا محمد علی الموم کذب کو سنائی دیاں نبوت ہاں میں
 سمجھتا کہ یہ معصیت ہے اور ایمان علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خاں غلطی
 سے نہیں۔“

فتویٰ ۷۸۶/۱۷۱۱ جواب: ایمان علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، اس کو
 مرتکب معاصی سمجھنا عیناً بدعتی امتیاز سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں، اس کی وہ تحریر
 خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو اس کی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط
 واللہ اعلم، سید احمد سعید مفتی دارالعلوم دیوبند۔

جو صحیح ہے، ایسے عقیدے والے کافر ہے جب تک وہ تہذیبِ برہان اور تہذیبِ
نکار نہ کرے، اس سے قطع مصلح کریں۔ مسعود احمد غنی اللہ عنہ مہر دارالافتاء
فی دیوبند ہند

المشتمر۔ محمد عینی نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی نوہراں ضلع ملتان

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی محمد قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منکو کر
شہرہ میں چھاپے والے مولوی محمد قاسم صاحب ناوتوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور پیشوا
ماننے والا ہے، مگر سودودی جو ہے کی وجہ سے اس سے سودودی صاحب کے حق القیاس علماء دیوبند کو
بچا دکھانے کے لئے اور سودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کئے ہوئے فتوؤں کو غلط ثابت
کر کے سنے یہ چاہ چلی، مگر چند مشتمر دیوبندی العقیدہ جو ہے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم
صاحب ناوتوتوی ہائی درجہ کے بدعتی ہے۔ بدعتیوں سے توں سرکشیہ نہیں رہنا، لیکن ہمارے
ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی ہوگی کہ مفتیان دیوبند کی نظر میں
بھی علماء دیوبند کی عبارات کفر یہ یعنی کفر یہ ہیں، لیکن چونکہ وہ اپنے معتقد اور پیشوا ہیں، اس
سے ان کی مہارات کے سامنے حد اور روس کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر بھی پرستی کا الزام لگانے والے دراپے گریبانوں میں مداخلت کر دیکھیں
کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی بدعتی ہو سکتی ہے کہ خدا اور رسول سے اپنے پیروں اور پیشواؤں کو
بڑھا دیا جائے، اہل اصناف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آئے کہ یرحمہم اللہ الحبارہم
درہم اللہم اربابنا من دون اللہ کے صحیح مصداق ہیں، یعنی وہ لوگ جسوں سے اپنے
احبار و رہبان (علماء و درویشوں) کو اللہ کے سوا تبارک بتایا ہے، بلکہ اس طرح کہ ایک بات کوئی

دوسرا کہے تو اسے کافر بتادیں، اور وہی بات اس کے علماء اور پیشوا کہیں تو کہے مومن رہیں۔ اہل حیا و
بندگی اللہ بخشیں۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں جو بات بات پر کفر و شرک کا لہجہ بکاتے
رہتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے تقویت الایمان صفحہ ۴، جلد ۱ اخیر اس (مولانا مودودی حسین علی
دوبندی) صفحہ ۴، اس دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فقرے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی ضرور شرک سے نہیں بچا، حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل، حاضر و ناظر ہونے کا معتقد، سورج و قمر و کائنات میں پرکاش، یہ
کے تصرف کا ماننے والا، یا رسول اللہ کہے والا، ہر کام میں فی ظہیر اللہ سے ۱۰۰ مجلس
میلاد شریف میں یہ مخصوص دین اور امر و نہی ثابت، ۱۰۰ سالہ وہ مسلمان جو اس
لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو، وہاں اللہ کافر و مشرک جتنی مہر و عطا اور بہنیں ہے ناظرین
کرام غور فرمائیں کہ اس قسم کے فتووں سے کون سا مسلمان بچ سکتا ہے، وجہ ہے خود، تمام
مسلمانوں کو کافر و مشرک کہیں اور اہل سنت پر اثر انداز لگائیں۔ فانی اللہ بخشیں

امضیت و اصالت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار کمال امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علماء امت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ
جب سبوں سے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کام پایا جواز روئے دلیل یہ نیست مخصوصہ اس فرد کے
ساتھ مختص نہیں تو اس کام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بنا پر تسلیم کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کام کی اصل ہیں، جو اعمال اصل میں۔ ہو قرع میں نہیں ہو

مکن، بعد افرع میں ایک کس کا پایا جاتا اس امر کی روشنی میں ہے کہ اصل میں یہ کہاں ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے، مضمون سمجھ رکھنے والا اس بات بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب افرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کمال افرع میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بحدف عیب کے، یعنی یہ ضروری نہیں کہ افرع کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے، ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہیاں سوکھ جاتی ہیں مگر جڑ تو تازہ رہتی ہے، اس لئے کہ اتر جڑی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سرسبز و شاداب نہ رہتی، اور جب سوائے چند شاخوں کے سب ٹہیاں سرسبز اور شاداب ہوں، تو معلوم ہو کہ جڑ تو تازہ سے دور یہ چند شاخیں جو مر رہی ہیں، خشک ہو گئی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر اس کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے، یہ سب سے کہ جس وقت کہ عیب اصل میں صرف منسوب ہو جاتا ہے، لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا یہ عیب ہو تا دلیل سے ثابت ہو تو پھر افرع کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا، اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عیب ہو تا دلیل سے ثابت ہے، خود نام پاک 'محمد' ہی اس کی دلیل ہے کیونکہ لفظ "محمد" کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا، اور ظاہر ہے کہ شخص عیب مدعی کا موجب ہے نہ کہ تعریف کا، لہذا صبح ہو گیا، موجودات ممکنہ کے عیب و نقائص اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے، بلکہ اس کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہد القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودات عالم کابرکں کمال محمدی کی دلیل ہے، مگر کسی فرد عام کا عیب محاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا، کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے وہ حقیقت وہ اندرونی اور باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام سے منقطع ہو چکا ہے، گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف ”انوار ساطعہ“ نے تحریر فرمایا تھا کہ جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے، اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں، یعنی آدم کو دیکھتے اور ان کے حوالہ کو جانتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت اور انسانیت کے ساتھ ایک وقت بہت سے مقامات پر تھم روئے زمین میں رہتی افزا ہوتا ہے، اس کا علم رکھنے کس طرح کفر و شرک ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو سی اصل پر مبنی تھا، لیکن مولوی (خلیل احمد) ایٹھوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رزمیں ”براہین قاطعہ“ لکھنے بیٹھے تو اسہوں نے اپنی بددست طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصف صامت کی بجائے سے انضیبت پر مبنی سمجھ لیا، یعنی مولوی ایٹھوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی شیاہ کا عام ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسہوں کو متوجہ کیا ہے، اس کا حقیقی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انضیبت سمجھ ہے، ایٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزم خود ایک بیاد فاسد قائم کر دی، اور اس پر

مسجد کی تعمیر کرتے چلے گئے، چنانچہ اسی بنام تھا مسجد علی القاسم کے سلسلے میں، وہ حجرِ برہماتے ہیں!

”ابلی علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے

افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز بت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا اس امور میں ملک الموت

کے برابر بھی ہو چکا ہو یا نہ“ (برہین علیہ، مطبوعہ دارالحدیث، بیروت)

ع۔ برہین عقل و دانش، باب نہ گریست

ابنِ کثیر نے آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحبِ انوار سلاطین نے ملک الموت سے افضل

افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے، صاحبِ انوار سلاطین کیا کسی

سنی عالم دین سے بھی اقصیت بخندہ کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بتایا، ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

اصالت کو حضور کی اعلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

افضلیت کو حضور کی اعلیت کی دلیل قرار دیا، تو اس سے اقصیت خندہ سمجھنا انتہائی حماقت

ہے، کیونکہ حضور کی اقصیت حضور کے ساتھ خاص ہے، جس کا تحقق صالت کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا اس تمام حوالہ جات کو پیش کرنا بے سود ہو

گیا، جس سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ اقصیت کو اعلیت مستلزم نہیں، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ

سلام حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں، لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ سلام کے لئے

ثابت ہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ سلام کے لئے ان کا حصول چاہت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

غناہین سے بھی تک اس حقیقت کو سمجھائی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقصیت پر

دوسروں کی اقصیت کا قیاس کرنا درست نہیں، مگر اس لئے کہ حضور اصل کائنات ہیں اور یہ وصف

اصالت عامہ حضور کے علاوہ کسی کو نہیں ملتا، مگر یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقصیت اعلیت کو

مستلزم ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی انصافیت میں اطمینان کا التزام نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں، تنزیہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرتے ہیں، شیخ اکبر محمد بن ابی النضر ابن العربی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ سے باب ۳۹ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد، دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا، برابر ہے کہ نبیاء و محدثین ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متاخر ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لائسن و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین سے ہیں (پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے)۔ خصوصاً اللہ علیہ وسلم نے ان علم کے سبب میں تیسرا عالم، لہذا ایہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے، خواہ وہ علم مقبول و مقبول ہو یا مفہوم و محبوب، لہذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے کہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے، کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

(شیخ محمد بن ابی النضر ابن العربی، ایوقیت و الجواہر، مطبوعہ مصر، جلد ۲، صفحہ ۳۹)

بعض علوم کو برا کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی ذات مقدسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین

جہالت اور بارگاہ نبوت سے کھلی عداوت ہے

دوبہندی حضرت اہل سنت کے مواخذہ سے نکل آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور

کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے باقی ہیں، غیر ضروری علوم اور تحاسنات، غلط فہمیاں، بکھرے فہم، چوری و دغا بازی، صداقت و مکرانی کے طریقوں اور ان کی تفصیلات کا پرا اور مد موم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے، جس سے حضور کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جمل ہے اور جمل فی نفسہ نقص و عیب ہے، تو، محالہ علم کی نفسہ حس و کمال ہوگا، دیکھئے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ارکام فرماتے ہیں

"دریں جاہ یہ راست کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہر چونکہ باشد"

(تفسیر فتح العزیز، مطبوعہ مطبع العلوم متعلقہ مدارس دہلی، جلد اول، ص ۳۵)

(ترجمہ: ایسا کہ با ناپا ہے کہ علم میں عیب نہیں ہے۔)

اس کے بعد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں برائی آسکتی ہے، جن کا علامہ حسب ذیل ہے

۱۔ توقع ضرر

۲۔ استفادہ عالم کا قصور

۳۔ علوم شریعہ میں بے جا مکر کرنا

ہمارے ناظرین کرام عقل و انصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیدا ہوا ممکن نہیں کیونکہ عصمت الہیہ کی وجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو

مکتی، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد و تقدیر میں قصور کا پایا جاتا بھی محال ہے علیٰ حدائق القیاس امور شرعیہ میں سب سے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے، ورنہ علوم شرعیہ بھی مع اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے، معلوم ہوا کہ جس سبب خارجی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اس کا پایا جائز نہیں، بعد ازاں بات ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیسا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا، اور اگر ہر ہمتیہ نہیں بد کر کے یہ تقسیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہ برے ہوتے ہیں تو میں عرض کر دوں گا کہ جو چیز فی نفسہ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے، اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال نہیں بلکہ حضور علیہ السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور مستلذذ لہذا ہے، لہذا یہ علم کو جو فی نفسہ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا عیب پائے نہ تو یہی بات کرنا ناممکن ہوگا۔

کیونکہ صفت ذمہ کا اثبات حقیقتاً عیب لگانا ہے، جب اللہ تعالیٰ پر عیب سے پاک ہے، تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کے لئے یقیناً واجب ہوگا۔ جو چیز (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب ہو، اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے، دیکھئے کذب، جہل، ظلم، سہ و غیرہ امور فی نفسہ جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اس سے پاک ہونا ضروری ہے، اسی لئے (کتاب) ”مسامرۃ“ جز ثانی صفحہ ۶۰، مطبوعہ مصر میں علامہ

کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارادہ فرماتے ہیں:

”ہر کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں

کہ ہر وہ چیز جو (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو، اللہ تعالیٰ

اس سے پاک ہے، اور وہ صفت نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

ایسی صورت میں حضرات علماء و دوح بندہ سے مخلص نہ استغف رہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو برعیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی کمی کریں گے، جنہیں نجاست و نقائص، مکر و ریب کا علم اور شیطانی علوم بہ کرہ اور مذموم قرار دیا گیا ہے، اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ محبوب و مقرب سے مبرا نہیں مانتے؟۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبادات تو ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوث ہیں اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے راند و محبت کس طرح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تشریہ سے بھی من کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پائی۔ فیما سبب۔ درحقیقت یہ بھی بدعت رسول کا ایک قسم ثبوت ہے، کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو برعیب نہ دوسرے خدا، تو اس چیز کو نہ مانا جائے، نہ پاتا ہے، تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت و خیر خواہی کی بنا پر اس بری چیز سے اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں، لیکن حقیقتاً بدعت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محروم رکھنا مقصود ہوتا ہے، بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بری چیزوں کے فی نفسہ علم کو (جو میں کہاں ہے) نقص و عیب قرار دے دیا گیا، تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔ علیہذا باللہ والیہ العزیز۔

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ علماء و دوح بندہ نے دین کی بہت خدمت کی، سینکڑوں علماء و دوح سے پیدا ہوئے، انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں، ان میں بہت سے لوگ چیری مریدی کرتے ہیں اور ان میں عابد و رابہ بھی پائے جاتے ہیں، انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے

دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی، ایسی صورت میں دین اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرزد ہونا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں، بلطیم بن باعور کتاب اذاعادہ و رد اور مستجاب الدعوات تھا، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرکب ہو کر ولسکھ اخلد الی الارض کا مصداق بن گیا، اور ہمیشہ کے لئے قعر خدمت میں گر گیا، شیطان کا عابد و راہ اور عالم و عارف ہونا سب کو مظلوم ہے، جب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کر کے رائدہ و رگادہ ہو گیا تو دوسروں کے لئے توہین رسول کا ارتکاب کیونکر ناممکن قرار پا سکتا ہے۔

خوارج و معتزل اور دیگر فرق باطلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے ہر تامل و تدبیر کے مقابلہ میں بہت ہی کمزور و حقارت والے نظر آتے ہیں۔ دینی خدمات نہ رہیں و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے مقابلے میں ایمان زمانہ کی خدمات اور کار گزاریاں دیکھیں تو یہ مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں، لیکن اس کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعر خدمت سے بچا رہے، کچھ دینی خدمات و حمایت دیں، تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہل حق ہی کے در پیچے ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید و تائید یافتہوں اور فاجروں سے بھی کرا لیتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے "ان الله يوفى هذا الدين بالرجل الفاجر" لہذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

کفر و شرک و بدعت:

گرجور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی بنادیا، مثلاً یا رسول اللہ! بین مشرک، اویہ و کرام کی مدد (لفوی) مشرک، عزارات اولیہ پر چڑھنا کفر، میاں بدعت، عرس حرام، مگر دعویٰ مشرک، ادا ان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی بن کر انگوٹھے چومنا بدعت، القرض کفر و مشرک کی سی بھرماری کی کہ حس سے دوسرے تو کیا بچتے، خود بھی محفوظ رہ سکے، اس مختصر میں تفصیل کی تو محتاج نہیں، اللہ اعلم بالصواب، تنا عرض کر دینا کافی ہے کہ مسموم قطعی کا انکار کفر ہے، غیر کہ کو خدا مانا یا خدا کی کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا مشرک ہے اور دین میں اسکی جتنی پیدا کرنا حس کی اصل دس تین میں نہ پائی جائے، بدعت ہے، یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے معارض ہو، بدعت شریعہ ہے۔

یہ عرس و میاں و دیگر امیں مستحبہ نہیں کفر و مشرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے، حقیقتاً امور مستحبہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان ملک و سرس و سرس سے ن سر دہاں میں قطعی کے خلاف ثابت کر کے اس کے کفر ہونے پر دلیل لاسکا اور خدا کی دلیل شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا، اللہ تعالیٰ بات ضرور کہی جاتی ہے، کہ جس طریقہ سے قریہ کام کرتے ہو اسی طرح غیر القروں میں یہ کام کسی نے نہیں کئے، مہدایہ سب امور بدعت میں، اس کے جوہر میں تحقیق و تفصیل تو ان شاء اللہ دوسرے رسالہ میں دینے کا طریق ہوگی، سردست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی حیثیت کہ انہی کی تفصیلات قروں اولیٰ میں نہیں پائی گئیں، تو صرف اس وجہ سے اس کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا، دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں میں تقسیم، اعراب قرآن، جمع احادیث، بناء مدارس، تعلیم دین پر اجرت دینا، اور دو عمال مشائخ و غیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ غیر القروں میں اس کا وجود نہیں پایا گیا، لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت

کیس کہتے، معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ رہا۔ شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک تو حید کا مقابل ہے اور مسئلہ تو حید و جب عقلی ہے، لہذا شرک لایحالیہ اعتقاد امر متعین لہذا نہ کا نام ہوگا۔

طاہر کے تصرفات انبیاء و اوصیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علیہ و علیہ سب مقید بالاعطاء و ہادوں اللہ ہیں اور یہ امر بھی رد و روش کی طرح وضع ہے کہ عطا و الہی اور اداں حد و ہادی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے سے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا ہر مرتبہ ممکن نہ ہیں، اس سے اداں و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح شرک نہیں ہو سکتا، نہ الہیست اور وجوب وجود اور طناء و اتی ایسے امور ہیں جن کی عطا ممکن نہ ہے، اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی منہ و قہار نہ ہو، نہ اسے شرک ہو، نہ یہ کہ شرک میں عرب اپنے الہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے، اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں۔ الحمد للہ اس مختصر بیان سے اہل علم پر حق انھیں کے وہ تمام مکر و فریب آشکار ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (وہد الخیر الباقی)

انصاف کیجئے

جو دعوہ بدی حضرت علامہ دعوہ بدی صریحاً توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے، ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جس سے خود آپ کے علماء دعوہ بدی نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزام توہین عائد کئے ہیں، مگر چہ ہمارے نزدیک دلوں میں

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر ان پر تو جہنم خدا اور سول کا حکم لگایا ہے۔

(۱) ”اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیات قرآنیہ جیسے کہ ”لعلم الذین“ وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔“

(ملفۃ النحر ان، مصنفہ مولوی حسین علی صاحب، صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸)

(۲) ”پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔“

(تصنیفہ العقائد، از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۵)

(۳) ”نہ سہی مودہ و منافق ثناء بوقت ایں معنی سمجھا کہ یہ معصیت ہے اور اچھا۔“ ”بیم اسلام معاصی سے معصوم ہیں، مخالفی ظلمی سے نہیں۔“

(تصنیفہ العقائد، از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۸)

مودودی صاحب اور علامہ مودودیوں کی اصل عبارات بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں، اگر آپ نے خوب خدا کو دل میں جگہ دے کر چاری دیا، تندرستی سے منظر انصاف فوراً فرمایا تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علامہ مودودی کی عبارت مہموم توہین میں زیادہ صریح ہیں۔

نیو ہندی حضرات کا علماء اہل سنت پر ایک اعتراض اور

نیو ہندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماء اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں، اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔

براہ راست اسلام اسباق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی جہلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیئے۔

جواب عرض ہے موردوی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بیحد بھی اعتراض انہی الفاظ میں موردویوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ "حق پرست علماء کی موردویت سے ہمارا منگی کے اسباب" کے صفحہ ۸۰ پر نقل کیا ہے، اور اس کا جواب بھی صفحہ ۸۱ پر دیا ہے، مگر بیحد وہی جواب نقل کئے دیتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

"اگر دس سے سو تک سبب لے، نیچے میں اہل دیوبند کے ہیں دیکھنے کے

موسم پر نیک لکڑی رکھ کر نیک نام میں خنری کی ایک ہونی ایک تولہ کی اس لکڑی میں

باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے، پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے، وہ

کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز کھنکھن کا، کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے، پلانیے والے

کہے کہ بھائی ۱۰ سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں، آپ فقط اس ہونی کو کیوں

دیکھتے ہو، دیکھئے اس ہونی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار بج کی

گھبرائی میں دودھ ہی دودھ ہے، وہ مسلمان بھی کہے گا، یہ سارا دودھ خنری کی ایک ہونی

کے باعث حرام ہو گیا ہے، یہی قصہ موردوی صاحب کی عبارتوں کا ہے، جب مسلمان

موردوی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا، کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی

ہے، اس کے بعد مولوی صاحب ہزار تعریف کریں، مگر جب تک مولوی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے عداوت میں نہیں کریں گے، مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے، جب تک کہ یہ فخریہ کوئی اس دور سے نہیں نکالیں گے۔ (ص ۸۸-۸۹)

پس دیوبندی حضرات بھی جواب ہماری طرف سے کچھ نہیں، اور خوب یاد رکھیں کہ عداوت دیوبندی عبارت میں محبوبان حق تبارک و تعالیٰ کی برتر تعریفیں ہوں، مگر جب تک وہ تو ہیں آمیز فکروں سے توبہ نہیں کریں گے، اہل سنت اس سے کبھی راضی نہیں ہو گئے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات تو ہیں، مثلاً عبارات کے صرف مفہوم کو چھپا کر کے نئے عداوت دیوبندی عبارت پیش کر دیتے ہیں جس میں یہوں نے توین تنقیص سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و تصدیق کے ساتھ عداوت ائمہ کا اقرار کیا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً معید نہیں، جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے غلام مقام پر جو تو ہیں کی قسم اس سے ہم رجوع کرتے ہیں، مثلاً مولوی محمد قاسم نانوتوی نے (اپنی کتاب) ”تحدیر الناس“ میں خاتمہ انہیں کے معنی منقول متواتر ”آخر انہیں“ کو عوام کا خیال بتایا ہے، اب اگر ان کی اس میں عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کا حق ہے، تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، تا وقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو ”خاتمہ انہیں“ کے معنی منقول متواتر ”آخر انہیں“ کا انکار کیا تھا اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں، دیکھئے مرراتی لوگ مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں، ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ حسن صاحب

درہنگی تاظم تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے، مدحکہ فرمائیں، (کتاب) اشہد احد اب، مطبوعہ مطبعہ محمدی، صفحہ ۱۵، سطر ۱۵، ۱۶

”جو عبارات مراد صاحب اور مراد یوں کی لکھی جاتی ہیں، جب تک ان مصامین سے صاف توجہ نہ دکھائیں یا توجہ نہ کریں، تو ان کا کچھ اعتبار نہیں“

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہہ کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی ان عبارات کے اظہار و شاعت کی کیا ضرورت ہے، جن سے آپ لوگ تو جین بگھتے ہیں، اس زمانے میں ان عبارات کی شاعت جادہ شور و شہ، فتنہ و فساد کا موجب ہے اور یہ بڑی ناانصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ لڑائی مولیٰ جائے، ہاں ہاں جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند بدعتوں و بدعات کے اظہار کی وہی ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مولود دیوں کا پول کھولنے کے لئے پیش آئی، کہ علماء دیوبند نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی مقدس شان میں دوشادہ اور ناقابلِ برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا، مولوی احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان فرماتے ہیں:

”کیا جب اُکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والے اُکو سے مقابلہ کر کے دھنا مال اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچائے کے لئے اُکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والے بڑا ہی بے انصاف ہے کہ اُکو سے لڑ رہا ہے۔“ (حق، سہ ماہی، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ

دوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ ہدی مولوی علامہ دیوبند کو گائیاں دیا کرتے ہیں، اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالہ سے مشکف ہو جائے گی، اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علامہ دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اس کی مثال ہمارے حاکم کی ایک کتاب سے بھی نہیں پیش کی جاسکتی، ایسے مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب ”الشہاب الثاقب“ سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں، ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علامہ اعلیٰ سنت اور اہل دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کریں، ملا حلقہ فرمائیے۔

۱۔ پھر قیام سے بعد، یقیناً یہی حال ہو گا کہ اگر کذب کا عنصر

مشہور کر رہا ہے، لعنت اللہ تعالیٰ فی الذلہ ارمین، یاسین، بحسب لعنت اے اللہ تعالیٰ اس

(محدودی) پردلوں جہانوں میں۔ (اشہب القیاس میں ۸۱)

۴۔ سب حضرات در انصاف فرمائیں، اور اس پر لمبوی دجال سے دریافت

کریں۔ (الشاب الثاقب، ص ۸۶)

۴۔ محمد و الخصال لیس صاحب فرماتے ہیں۔

۴۔ ہم گئے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ وہاں پر بلوچی نے یہاں پر

محض ۷۷ بجے اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔ (مس ۱۵۰)

۵۔ اس کے بعد محمد الفاضل علیہ السلام (ص ۱۰۳)

۶۔ سب اللہ ایہ تک و سود و جھک فی الدارین دعا تہیک بہا عاقبہ۔ ابو جہل و عبداللہ بن ابی یاریس اہمبتدین۔ آمین یعنی اسے بدعتوں کے سردار (مجدد بریلوی) سب کرے اللہ تعالیٰ تیرا جہاں اور دونوں جہانوں میں تیرا منہ کاں کرے، اور تجھے وہی عذاب دے جو ابو جہل اور عبداللہ بن ابی کو دیا تھا (ص ۱۰۴، ۱۰۵)

۷۔ مگر تہ رب ہم کوئی لفظ مجد بریلوی کے شاید شان قلم سے نہیں نکلے دیتی۔ (ص ۱۰۵)

۸۔ فسو واللہ وجہ فی الدارین واسکذبح ذوالہرک الہ سل من الزار مع اہل امیہ الکلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین ۱ رب العالمین۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) کو اس جہاں میں ۱۰۰۰ سال سے اس کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔ (ص ۱۱۹)

۹۔ یہ سب ٹیپریں اور حقیتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں اس کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمان کے لئے موجب حرج ایمان وازلہ تصدیق وایقان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ قسمیں کے واسطے اس کی موجب ہوں گی، اگر بلا تکر حضور علیہ السلام سے کہیں گے انت ۱ مدنی ما احد نو سعدک اور رسول مقبول علیہ السلام جال بریلوی اور اس کے اتباع کو کھٹا کھٹا فرما کر اپنے خاص مورد و شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھنکار دیں گے ہر مت مرحومہ کے اجر و ثواب و منار لی و نیم سے محروم کئے جاویں گے، موز اللہ

و جو محمد فی الدارین، جعل قلوبکم قاسیة فظلموهم و سوا حتی یرد العذاب الالیم، یعنی اللہ
 اس برائیوں کا متہ دونوں جہان میں کان کرے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو
 وہ ایمان نہ لائیں، یہاں تک کہ عذاب الیم کو دیکھ لیں۔ (اشیاب الیقین، ص
 ۱۲۰)

ان تمام یہ دعائیں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للہ اعلیٰ حضرت
 فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بد گوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ حدیث اعلیٰ
 حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقدس ہستی کے حق میں ایسے ناپاک کلمے بولنے والے نشانہ
 اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق بنے گا۔ و ما زالک مل اللہ صریح

بعض لوگ کہتے ہیں

کہ مولانا محمد رفیع صاحب، مولانا ابوبکر مبارک علیہ السلام پر علماء حرمین
 طہیں سے کفر کے فتوے حاصل کر کے حسام الحرمین میں شائع کئے، اس کے جواب میں علماء
 دیوبند نے حسام الحرمین کے خلاف اپنی تائید میں علماء حرمین طہیں کے فتوے ”انہد“ میں چھاپے
 اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا محمد رفیع صاحب سے
 علماء دیوبند کی عہد کی عہدیت کو توڑ مروڑ کر غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے تھے، جب علماء دیوبند کی
 اصل عہدیت اور ان کے اصل عقائد سے آئے تو علماء حرمین طہیں نے ان کی تصدیق و تائید
 فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعاً بے بنیاد
 ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں رد و بدل کیا ہے، یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب

کئے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام المکر میں کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جاں بچنے کے لئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی، اور اپنے اصل عقائد کو چھپا کر علماء عرب و عجم کے سامنے اعلیٰ منت کے عقیدے ظاہر کئے، جس پر علماء دین نے تصدیق فرما میں، چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف ایک دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں، ملاحظہ فرمائے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں دوح بندہ یوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا، اس کے عقائد بھی عمدہ تھے، دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱۱، ص ۱۱۱ پر مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ:

"محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا اصلی قرآن و حدیث میں جدت تھی مگر وہ ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جوحد سے بڑھ گئے ان میں فساد پیدا ہو گیا اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق خفی شافعی مابقی حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی"

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہوگا کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد صحیح تھے اور وہ اچھا آدمی تھا، لیکن جب علماء حرمین طہیین نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ بتاؤ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق تمہارا کیا عقائد ہے، وہ کیسا آدمی تھا تو حید سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپایا اور لکھ دیا ہم اسے خارجی اور فتنی سمجھتے ہیں، ملاحظہ ہو ”الاسبہ“ ص ۲۰، ۱۹۔

ہمارے نزدیک اس کا عقلمندی ہے جو صاحبِ درمختار نے فرمایا ہے، اس کے چند

مطرحہ سر قوم ہے،

علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں
عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر حطاب
ہوئے، آپسے کو منکب مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان
ہیں اور جنوں کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے
اکل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان
کی شوکت تو زدی نہ تھی۔

یہاں دیکھئے اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدہ کی عبارت کو صاف ہضم کر
گئے، یہ تو یک نمونہ تھا، تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ
ڈال دیا، اپنی عبارات کو بھی چھپا دیا اب ماحرین خود فیصلہ فرمائیں یہ حیات لرنے وال کون ہے۔

آخری سہارا

اس بحث میں ہمارے قارئین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک سختی سہارا یہ ہے کہ
بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی، جیسے سند اکحد میں حضرت
مولانا رشاد حسین صاحب مجددی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور قید عالم حضرت جی مہر علی شاہ صاحب
گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی
جاسکتی، اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن
کے زمانے میں علماء دیوبند کی عبارات تکفیریہ (جن میں استزہام تکفیر حقیق ہو) موجود ہی نہ تھیں، جیسے
مولانا رشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃ اللہ علیہ، اسکی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اور بعض وہ حضرات ہیں جن کے سامنے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں، مگر اس کی نظر سے نہیں گزریں، اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی، ہمارے مخالفین میں سے سچ تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلم میں ائمہ یقین یا رنگ کے سامنے علاوہ دوسرے عبارات متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا، یا تکفیر سے سکوت فرمایا، علاوہ ازیں یہ کہ جن اکار امت مسلمہ جین ائمہ یقین کی عدم تکفیر کو اپنی برأت کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے، ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور منقول نہ ہوئی ہو، کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے، بہرہ تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ واللہ اعلم۔

ایک تازہ شبہ کا جواب

ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کے رکعت کا ثواب ملے گا، ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں تو میں آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے، اس دنیا سے رخصت ہو گئے، حدیث شریف میں وارد ہے اذ کرو معوا کہہ مالمہر تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو، پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو، حدیث شریف میں ہے اسماء الاعمال مالمعوا تیم اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے، ہمیں کیا معلوم کہ ان کا حاتمہ کیا ہوا شاید ایمان پر اس کی موت واقع ہوئی ہو۔

مکا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین میں سے ہے، آپ کسی کافر کو مہر بھر کافر نہ کہیں، مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو یہ بتائے کہ کفر سے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے، بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیئے، مگر تو ہیں کرنے والوں کو مومن اپنا

نہیں سمجھتا۔ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں اس لئے مضمون حدیث کو اس سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دار و مدار ہے، مگر یاد رکھئے، دوم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اور اس کا تال بھی اس کی طرف منطوق ہے، احکام شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں، اس لئے جب کسی شخص نے معاذ اللہ عنہ یا احترام کفر کر لیا تو وہ جس شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے، تا وقتیکہ توبہ نہ کرے، اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتا، اگر عام ہے کہ کفر و اسلام کو معاذ اللہ یکساں سمجھتا کفر قطعی ہے، لہذا کافر کو کافر نہ مانتے والا گھٹیا کافر ہے، اور اگر بعض ماس ہم یہ تسلیم کریں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہئے، اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو اور خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو، تو اسی دلیل سے مراد یہ نہیں کہ کافر کہنے سے بھی ہمیں اس کی پابندی کی جائے، بلکہ اسے اعلان احمد کا دیانی اور اس کے قبضین سب کے حق میں یہ احتمال پیدا جاتا ہے کہ شاید اس کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرمادیا ہو، تو ہم انہیں کس طرف کافر کہیں، لیکن ظاہر ہے کہ مراد انہوں کے بارے میں یہ احتمال کا رد نہیں، تو گستاخانہ بات کے حق میں یہ نیکو مفید ہو سکتا ہے۔

ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ تو تین آمیز عبادات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں، اور ہر اوقات مجبور ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی اس عبادت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ہیں ہے، لیکن جب ان عبادات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو سکت اور مثال ہو جاتے ہیں، اور اپنی ستادی شائستگی، میری سریدی یا رشتہ داری وغیرہ تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے گھر کا اقرار کرنا، رگ و رانہ نہیں کرتے، ان کی

خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسیہ و دل آغوں کو خندے دل سے ملاحظہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

يا ايها الذين امنوا لا تحبوا الكرم و اخوانكم و براء ان يحبوا
الكرم عسى لا يعلموا من يتو بهم مكيد فاذنبت لهم الضموم
ن كان اباؤكم و اساقكم و اخوانكم و اربابكم و عشيرتكم و
اموال ن اقتصر فتصوموا بحارہ تعصوم كسا دها و ماسكن برحبو
بها احب اليكم من الله و رسوله من سببه فقر بصوم حتى ياتي الله
بامرہ و الله لا يهدي القوم الفاسقين۔ (سورہ التوبہ، آیت ۲۴، ۲۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اگر تمہارا باپ، بھائی، یا کسی اور کے ساتھ
کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو ہتھارتی نہ بناؤ اور جو تم میں سے ایسے باپ یا بھائیوں
کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو یہی ٹوٹ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں،
اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ
اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ دار اور
مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوا گری جس کے منہ اپڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو،
اور مکانات جن میں رہتے ہو تم پسند ہو، اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور
اللہ کے رستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو دور صبر کرو، یہاں
تک کہ اللہ اپنے حکم کو پھیلے، اور اللہ تعالیٰ مافرا توں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

سادوںوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اورنگی کے

کاموں میں بہ اوقات خوش واقارب کہہ اور برادری، محبت اور دوستی کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں، اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کھڑے ہے، ایک موسم انہیں کس طرح عریز رکھ سکتا ہے، مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے۔ وحد اور رسول کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرنا یقیناً گنہگار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ اور اعداء ملتہ الحق سے اگر یہ خیال مافح ہو کہ کتب اور برادری پھوٹ جائے گی، استادی شاگردی یا دنیوی تعلقات میں خلل واقع ہوگا، اسواں تکف ہوں گے، یا تجارت میں نقصان ہوگا، راحت اور آرام کے مکانات سے نقل کر بے آرام ہوتا پڑے گا تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا حکم رہتا چاہیے، جو جس نفس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اے خدا سے اس ذات اور دانش و شاد سے ہے بعد از مومن کسی دشمن رسول سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا، نہ اس کے دوس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے والوں کے کافر ہوئے کے متعلق کوئی شک باقی رہ سکتا ہے۔

حرف آخر

دعوت ہندی مبلغین و مناظرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارات بزم عمر خود قابل اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سر درست اکتا عرض کر دینا کافی ہے کہ مگر فی الواقع علماء اہل سنت و کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماء دعوت ہندی پر فرض تھا کہ وہ ان علماء کی تکفیر کرتے جیسے

کہ علماء اہل سنت نے علماء دوجہ بند کی عبارات کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی، لیکن مرد واقع یہ ہے کہ دوجہ بندیوں کا کوئی عالم آج تک اہل حقیت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا، نہ کسی شرعی قیادت کی وجہ سے ان کے پیچھے نہ رہنے کو ناجائز قرار دے سکا، دیکھئے دوجہ بندیوں کی کتاب "تخصیص الکامیر" مخطوطات مولوی شرف علی صاحب قندھاری، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی، جس ۱۰۰۹۹ پر ہے۔

"ایک شخص سے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے مار پڑھیں تو مار ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا (حضرت عظیم الامتہ مدظلہ العالی نے) ہاں ہم اس کو کانٹا نہیں کہتے۔"

اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے

"ہم بریلی والوں کو ملے ہوئے کہتے ہیں۔"

اس سلسلہ میں مولوی اشرف علی صاحب قندھاری کا ایک اور مزید مخطوطہ مندرجہ فرمایا، "الافاضات الیومہ" جلد پنجم، مطبوعہ اشرف المصنفین، قندھارہ بیون (ضلع مظفر نگر) ص ۲۲۰ پر مخطوط نمبر ۲۲۵ میں مرقوم ہے۔

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دوجہ بند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دوجہ بندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے، میں نے کہا ہماری طرف سے کوئی جگہ نہیں، وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں، ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو تباہ و کربہ (حزاعہ فرمایا کہ ان سے کہو کہ آؤ، وہ 'نرا گیا' ہم سے کیا کہتے ہو۔

اس عبارت سے یہ حقیقت رو روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ علماء اہل سنت (جس میں بریلوی کہا جاتا ہے) دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں، اور ان کا امن ہر قسم کے کفر و شرک سے پاک ہے، حتیٰ کہ دیوبندیوں کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے، عبارت منقولہ پارہ سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہو، وہاں علماء دیوبند کے مجدد اعظم، حکیم الامت مولوی شرف علی صاحب تہذیب اور مخصوص دہیت کا نقشہ بھی سامنے آ گیا۔ جس کا "میزان مولوی اشرف علی صاحب کے ملفوظ شریف" کا یہ جملہ ہے کہ "ان (بریلویوں) سے کہو کہ آمادہ فرما گیا۔"

دیوبندی حضرت کو چاہیے کہ اس جملہ کو مار مار پڑھیں، واپس عارف ملت و حکیم امت کے دوقی حکمت و معرفت سے کیف اندوز ہو کر اس کی دوریں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقول الصدور سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ بعض عمال و علماء مختلف فیہ کی بنا پر ملت میں جو بدکار اہل سنت (بریلویوں) کو کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کہنا قطعاً غلط، باطل محض اور بد دلیل ہے، صرف بغض و عناد ورتصب کی وجہ سے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے، اور نہ درحقیقت اہل سنت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی، جس کی بناء پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جاسکے، یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جاسکے۔

بمیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں، ان شاء اللہ العزیز مستندہ جمل کر ہمارے ناظرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں قیام کیجئے۔
سید احمد سعید کاظمی غفرلہ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقتدا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی صاحب، ساسی واپس پھر اس ضلع میانوالی پورہن کے شاگرد و محض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو اس کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے مولوی حسین علی صاحب مٹی تفسیر بیغۃ اہمیر ان ۱، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور پاراول، صفحہ ۱۵۵، ۱۵۸ پر اس کا سفر مارتے ہیں۔

”اور نسان خود بخود ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیت قرآنہ جیسا کہ ”وہلکم اللہ“ وغیرہ بھی اور حادث کے الفاظ بھی اس مذہب پر متعلق ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک علم الہی کا منکر خدج از اسلام ہے۔ دیکھئے شرح فقہ کبر، ص ۱۰۱
”مَنْ اعْتَصَمَ بِاللَّهِ لَا يَحْتَمِلُ إِلَّا شَيْئًا مِمَّنْ وَهُوَ عَمَّا هُوَ كَافِرٌ إِنَّ عِدَّةَ فَاقِهِ مِنْ بَهِلِ الْبِدْعَةِ“

اس تفسیر کے ص ۱۰۲ ”خری طریقہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔“

یہ تقریریں جو آتی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) سے غلام حان سے قلم بردہ کوئی ہیں اور بدست خود ان پر نظر فرمائی ہے۔

(بیغۃ اہمیر ان مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور پاراول، ص ۱۵۵)

(ترجمہ) ”جس شخص کا یہ عقائد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے وقوع ہونے سے پہلے نہیں جانتا اور کافر ہے اگرچہ اس کا قائل نکل یہ عت سے شمار کیا گیا ہو“

”یہ کریمہ و بیہودہ نفس اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین و غیر مجاہدین اور مومنین و منافقین کا خیال رہا ہی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا اسلئے (علم الہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا، یہاں ”علم“ سے ”تمیز“ مراد ہے، ”فبعض الناس“ بخلاف ”فبعضہم“ کے ہے، ایسے اللہ تعالیٰ کے قول ”سبیر اللہ المحبت من اہلبیت“ میں غیبت کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے۔ یہی ہی اس آیات میں (حسین مولوی حسین علی نے اسی علم الہی کی دلیل سمجھا) مومنین و منافقین اور مجاہدین و غیر مجاہدین کا یہ دوسرے سے الگ ہونا اور ہے دیکھئے بخاری شریف، جلد ثانی، صفحہ ۳۰ پر مرقوم ہے ”فبعض الناس علم اللہ ذلک انما ہی مسرۃ فبعضہم اللہ“ لکھو کہ سبیر اللہ المحبت۔ اس میں

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدائے عظیم و خیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا

ہے۔ اے

اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب سے چاند بھائی نہیں کیا بلکہ مسترد کا درجہ بھائی ہے۔ انتہائی مسخ و خرابی ہے، اس لئے کہ جب مولوی صاحب مدظلہ سے قرآن و حدیث کو اس درجہ پر سلیقہ مانا تو اس کی حفاظت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ مسترد کا درجہ ہو، مگر دوسرے کا قرآن و حدیث جس پر سلیقہ سے اس کا انکار ہو سکتا ہے۔

۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں، دیکھئے ضمیمہ براہین قاطعہ، مطبوعہ

سراڈھور، مئی ۱۹۷۲ء۔

”انجیصل امکاں کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے“

اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوچی قدوسی رشیدیہ، جلد اول، صفحہ ۱۹ پر تحریر فرماتے

ہیں۔

”پس مذہب جمیع معتقین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام اس مسئلہ میں

یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔“۔ اھ۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب علیٰ تحت قدرت باری تعالیٰ ہوئے سے بعدوں کے بھوت

کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ

تعالیٰ بذاتہ خود صفت کذب سے متصف ہو سکتا ہے، اگر پہلی شق مراد ہے تو آج تکہ کسی سنی نے

اختلاف نہیں کیا، پھر یہ کہنا کہ امکاں کذب کے مسئلہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے بالکل محض

اور جہالت و صلاست ہے اور اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شاہ ابوبیت میں کیا گستاخی

ہو سکتی ہے کہ محاذ اللہ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے، اہل سنت کے

مردیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعاذ باللہ منہما۔

۱۔ براہین قاطعہ، ص ۱۰۷ ”امکاں کذب کا مسئلہ اب جدید کسی سے نہیں نکلا بلکہ قدامت میں اختلاف ہوا ہے۔

۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

کبراء علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں، چنانچہ مولوی حمیس علی صاحب تمیز رشید مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب "ہدئے النہج" میں لکھتے ہیں:

"یہ خیال کرنا چاہئے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے رہتا، کیونکہ قرآن عامی واسطے کفار فصحاء و بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فصحاء و عرب کو عاجز کیا تھا اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی، جو شخص اس عاجز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمن قرآن و محمد و بے دین حادینِ اسلام ہے۔

۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور شیطان اور ملک الموت کو کئے گئے محیط زمین کی وسعت علم و عمل شرعی سے ثابت ہے اور آخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے، دیکھئے "براہین قاطعہ" مصنفہ مولوی ظہیر احمد صاحب آئینہ نقوی و محدثہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مطبوعہ سرائے پور۔

”اعمال عور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عام کو خدایہ نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس قاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایسے کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

اسی براہیں قاطعہ کے صفحہ ۵۲ پر ہے۔

”اہل ممکن میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے انصاف ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں شیطان کے سے محیط زمین کا علم ثابت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا یا رجحان رسالت کی سخت توہین ہے۔

اہل سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی، جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک جہتان باندھتا ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہتے بھی قرآن و حدیث پر انتراء عظیم ہے قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی

سحری میں مسجد لاہر مسجد میں، (آریہ) قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر کچھ میں کہیں آتا کہ حضور کے علم کی کمی کس بنا پر کی جاتی ہے، حدیث لاہری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم حد و ہدی کے شخص انکل سے کہیں جو نما کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا، وہی حدیث جو بخاری روایت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے اس کے متعلق پہلے تو یہ عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطور نقل و کلمات کے تحریر فرمایا ہے، اس کو روایت کہتا ہے جہاں جہاں ثبوت دیتا ہے، پھر غلط یہ ہے کہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب "مدارج الملوک" (فارسی، جلد ۱ صفحہ ۷) میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں "جو ہش آیت کہ اس شخص اسلی مدار و روایتی ہواں صحیح شدہ" کسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات علمی کا انکار کرنا اہل سنت کے نزدیک بدترین جہالت و صلاست ہے۔

۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مولوی صاحبان کے مقتدا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو رید و محرر، بچوں، پانگوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا، منکر فرمائیے "حفظ الایمان" مصنف مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، صفحہ ۸

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جائے اگر جہول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ یہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو رید و محرر بلکہ ہر بھی دجھوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شاہ جوت کی شدید ترین قویں و تنقیض ہے۔

کے بیحد یوں کا مذہب

حضرات علامہ ابو بندہ کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دلی میں، نایل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے مدیکھے علامہ ابو بندہ کی سند و مصدق کتاب "اصراط مستقیم" صفحہ ۸۶ مطبوعہ مجتہدی دلی۔

"از سوسہ ۲۰ خیال مجتہدی" "بہ در حدت" "صوفیت" "سوائے شیخ و امثال" "از مخلصین کو جناب رسالت تاب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغرق در صورت کا آخر خود راست۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تحصیل ہر ذکا موقوف علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر نہ مقصد عبادت کے حصول کا درجہ اور وسیلہ عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے نیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ قویں شدیدہ ہے جس کے تصور سے ممکن کے بدل پر رو تگئے کھڑے ہو جاتے ہیں، اہل سنت ایسا کہنے دے کو جسمی اور مسمون تصور کرتے ہیں۔

۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبند کے مقتدر علماء کے نزدیک لفظ ”رحمتہ للعلیین“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں، اقوامی رشیدیہ حصہ دوم، صفحہ ۹ پر تحریر ہے۔

”رسول۔ لفظ رحمتہ للعلیین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب۔ لفظ رحمتہ للعلیین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رحمتہ للعلیین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صفت جمیل ہے، اس میں دوسرے کو شریک کرنا محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹانا ہے۔

۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی تخری می مراد لینا عوام کا خیال ہے۔ ملاحظہ فرمائیے تجلیر الناس، صفحہ ۳، مصنف مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔

”بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گدازش ہے کہ اہل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ ظہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا باری معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد

اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا
 کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فصیلت نہیں پھر مقام مدح میں
 و سکر رسول اللہ و خانم النبیین فرماتا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا
 ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ عہد النبیین وارد ہوا ہے، اس کے
 معنی منقول متواتر "آخر انہیں" ہی ہیں، جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے، وہ قرآن کریم
 کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔

۱۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی
 کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی حضور کی حاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ دیکھئے اسی تہذیب الناس کے صفحہ
 ۸۸ پر مرقوم ہے۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی حاتمیت محمدی
 میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی دور زمین میں یا فرض کیجئے
 اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی

پیدا ہو تو خاتمہ محمدی میں ضرور فرق آئے گا جیسا کہ بقرض کمال دوسرا الہ پیدا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق پڑے گا، جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ تو حید باری کو سمجھ، نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔

۱۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزِ زبان کا علم اس وقت حاصل ہو جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہو گیا، اس سے پہلے حضور اردو نہ جانتے تھے، دیکھنے پر آپ اللہ میں مولوی طفیل احمد صاحب ایٹھوی صلی ۲۶ پر لکھتے ہیں۔

”مذہب دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صد ہا عام یہاں سے پہلے نہ ہو سکتا اور اس میں وسعت حدیث سے ۱۴۰۰-۱۵۰۰ میں جب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مذہب دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے شدید اس مذہب کا مظلوم ہوا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازل امر سے ہر زبان کے عالم ہیں، جو شخص حضور کے لئے کسی زبان کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہوئے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک یہ ہو کہ حضور کو یہ زبان اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے

حضور کا معاملہ ہوا، یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس رہاں کے عالم نہ تھے، وہ شخص کمالائے رسالت کو بگردِ ج کر رہا ہے۔

۱۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خواتین نظر آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں، پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور پچھتے ہیں، دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب تگمہی کا رشاد ہفتہ اخیر ان صلفہ پر دیکھئے۔

”وہ رہاں نہ مسقطی مسکے، نہ عصمت نہ انفسا ہو“

ترجمہ۔ (اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں، تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچایا)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا منک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جاسکتی، جس نے حضور کو دیکھا اس سے رازِ رب حضور ہی کو دیکھا، ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذ اللہ) میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچایا وہ بارگاہِ رسالت میں دریدہ و بے نہایت گستاخ ہے۔

۱۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علاء دہلوی کے مقتدا، مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی "لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہم صل علی سیدنا ونبینا وصورنا" شرف علی پڑھے کو اپنے قبیح سنت ہونے کا شارہ نہیں قرار دے کر پڑھے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی، دیکھئے روئے ادسا طرہ (شہر) گیا (ضلع صوبہ بہار، بھارت)، ماہنامہ الفرقان، جلد ۳، شمارہ نمبر ۲ کے صفحہ ۸۵ پر دیوبندی حضرات کے مابین نارماناظر مولوی منظور احمد سنہلی بمبئی تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ مآلہاب کے رہنے والے ہیں، اسوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے، حیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں، کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلہ شریف "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جہ صورت کا نام دیتا ہوں، اسے میں دل سے اندر خیال پیدا ہو کہ تجھ سے ملگھی ہوئی کلہ شریف کے پڑھنے میں، اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے، اس خیال سے دوبارہ کلہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے، حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن تنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا ایچہ اس کے کہ وقت جاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھ کو مضمون ہوتا تھا کہ میرے

اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی، اس لئے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسّی تھی اور اثرنا طاقّی بدستور تھا، لیکن جب حالت بیداری میں کلہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ردہ ہوا کہ اس خیاں کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے، بایں خیال بندہ بینہ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں ”معمص صلی علی سیدنا و مولانا اشرف علی“، حالانکہ اب جواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، رہبان اپنے قابو میں نہیں۔“

اس خط میں جو، اللہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور المعصم صلی علی سیدنا و مولانا اشرف علی پڑھنے کا، تہنکہ، سب سے سب میں ساقی شرف علی صاحب قہلولی نے جو عہارت لکھی وہ ہم اسی ”روداد مناظرہ گما“ سے نقل کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے ”روداد مناظرہ گما“ صفحہ ۸۱ اس واقعہ میں تسفی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ جوئے تعالیٰ منبع سنت ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور المعصم صلی علی سیدنا و مولانا اشرف علی کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلمہ ستہ کفر یہ ہیں، خوب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا، پڑھنے والے کے منسوب النبی ہونے کی دلیل ہے، جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبہ شیطانی سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس سبب اختیار کی

تسبیست کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھا نوحی کے قبیح سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس کے اختیار کو سب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کرانے گئے تھے، مزید غضب الہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ بجا تک ہڈ بہتاس عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک جنت مکرورہ اغوا اور اضلال شیطان سے ہے، جس سے توبہ کرنا فرس ہے، مگر خدا غواست قائل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مر جائے تو باری اور جنسی قرار پائے۔

۱۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب ساکن واں پھر اس خلع مسلمانوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب روایتی بدعتوں سے سب سب رضی اللہ عنہما سے بغیر عدت گزارے نکاح کر لیا، بلکہ اخیر اس جملہ ۴۶ پر ہے۔

”اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی، جیسا کہ سب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بدعت نکاح کر لیا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور نے عدت گزارنے سے پہلے حضرت سب سے نکاح کر لیا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام

نے اس کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد ۱۴ ص ۶۰ پر حدیث شریف در ہے۔

”لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ رَجُلٍ قَالَ وَ سَوْرَ اللَّهُ صَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرِيْدٍ
فَادَّكَرَهَا عَلَى الْحِلْمِ“

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، لہذا جو شخص حضور پر یہ افترا کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

۱۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہئے، تقویٰ الایمان نہ ہو، ۳۳ باب۔

”سب انسان ہمیں بھائی ہیں، جو بڑا ہو وہ بڑا بھائی ہے، سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں جس طرح تمام حضرات انبیاء علیہم السلام پی متوں کے روحانی باپ ہیں اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح مطہرات کو امہات المؤمنین فرمایا، لہذا حضرت نبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و

تکرمیم کی نبوت و رسالت اور ایوۃ روحانیہ کے موافق کی جائے گی، بڑے بھائی کی طرح اس کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہونا۔

۱۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مصنف تقویت ایمان کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے، مدظلہ فرماتے: تقویت الایمان صفحہ ۳۴ پر مرقوم ہے ”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملے گا ہوں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے ایک بڑے عالم، علامہ ابن حجر، دہلی کے ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کریمہ صحیح و سالم رہتے ہیں، حدیث شریف میں وارد ہے: ”ان اللہ حرم عسی لا یرم ان ما کون احسانا لابیہ فسی مبی ہرہی“ (مشکوٰۃ، جلد اول صفحہ ۱۶۱)، اہد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ عقائد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مرکز مٹی میں مل گئے صریح کفر اسی ہے اور حضور کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مرکز مٹی میں ملے والا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شاہ قندس میں تو ہیں صریح ہے (العیاذ باللہ)

۱۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اپنی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور بی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ دجال بھی متصف بحیات بالذات ہے اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا، ملاحظہ فرمائیے مولوی صاحب مذکور اپنی کتاب ”سبوحیات، مطبع قدیمی واقع دہلی صفحہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں۔

”چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اس بچہ اس کی تصدیق کرتا ہے فرماتے ہیں ہم عیسای و لاہم عسی او کما قال لیکن اس قیاس پر دجال کا عمار بھی یہی ہونا چاہیے، اس لئے جیسے اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ مشابہت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں، متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ مشابہت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے اور دوسرے رکن حیات دل سے نہ ہوگی، اور موت و نوم میں استقامت ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے، اپنی لوم کا وہی حاکم مان کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نسبت ارشاد فرمادیا یعنی شہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ تمام حیات و لاہم عسی۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایہ کہہ رہے ہیں جو حضور کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ دجال لعین کے لئے ثابت ہو۔ اہل سنت تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے قائل ہیں مگر

بائذات حیات سے مصروف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شاں ہے، اسی طرح ”نکاح کا سونا اور
 دس کا نہ سونا بھی ایسی صفت ہے جو احیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کے لئے کسی دلیل شرعی
 سے ثابت نہیں، چہ جائیکہ قرآن و جہال کو دلیل شرعی سمجھ کر اس کے لئے بھی یہ وصف نبوت ثابت کر
 دیا جائے۔

فل سنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے وجہ کو اگر منشاء
 اور وجہ کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہوئے کی وجہ سے صرف ممت بائذات ہوگا، نہ مصف
 نکیت بائذات۔ افاضل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف و جہال کے لئے ثابت کرنا
 معاذ اللہ محققینِ شانِ نبوت ہے۔

۱۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

مقتدا احمد درجہ دوم ، تین صاحب دہوں کی ہدایت میں ”قرین بارگاہ ایزد
 کی شان میں دریدہ دہی اور پیر کی سے اشدر ترین تو ہیں و تنقیص کے چند نمونے۔“

۱۔ تقویت الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہوی نے صفحہ ۹ پر لکھا
 ”لہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔“

۲۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۰ پر تحریر کیا

”ہمارے جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر
 کاموں پر اسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا عمام
 ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا خالق اسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں
 رکھتا اور کسی چوڑے چار کا تو کیا ذکر۔“

۳۔ تقویت الایمان صفحہ ۱۶ پر تحریر ہے

”اس کے دربار میں ان کا تویہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے، تو وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔“

۴۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں

”اس شہبشاہ کی تویہ مثال ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی، جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برہر پیہ کر لائے۔“

۵۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر ہے

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا حق نہیں۔“

۶۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر ہے ”تویہ مثال“ (تویہ مثال) (۱۵)

”رسوں کے چاہے سے کچھ نہیں ہوتا۔“

اہل سنت کا مذہب

۱۔ اہل سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ ہے

ایمان، مانا چاہئے اور کسی پر ایمان نہ مانا جائز نہیں، کفر خاص ہے، دیکھئے تمام امت مسلمہ کا متفقہ

عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور حیر و شر

کے منجانب اللہ مقدر ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے، اس وقت تک مومن نہیں

ہو سکتا۔

ہو سکتا۔

۲۔ ہر مومن مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں شغور و تحقیق صرف اللہ

تعالیٰ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو، کتاب و سنت میں بے شمار قصوں و وارد ہیں، جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبانِ خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیے، دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (البقرہ: ۲۱۲)۔ اگر تم اللہ سے ڈرتے ہو تو اللہ تم کو ایسی باتیں بتائے گا جو تم کو اس بات سے آگاہ کرے گی کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو کون سے کاموں میں مشغول کرنا چاہا ہے۔

اس عبارت میں جو تمام ماسویٰ اللہ کو چھوڑے چہرے سے تعبیر کیا گیا ہے، اس صفت کے نزدیک یہ مقرر ہیں ہر گاہ ایری کی شان میں بدترین گستاخی ہے، ہوا بالندم و الک۔

۳۔ اہل سنت سے دیکھ جائیں کہ وہ کس طرح سر میں پہنچتے ہیں، شیت الہی کا طاری ہونا تو حق ہے مگر انہیں بے حواس کہنا ان کی شان میں بے ہدائی اور گستاخی ہے، اصیحا دانتہ۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت الہیہ کا متعلق ہونا محال عقلمانی ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین میں مظاہر ہے کہ جس طرح اس حقیقی میں تعدد و محال بالذات سے اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد و مستبعد لہذا ہے اور اس بنا پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا، بلکہ اسی مرتبہ محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی وحدانیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

۵۔ اہل سنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار یا استقلال تو حاصر خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کسی مخلوق کے لئے ثابت نہیں، جس لئے تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دیکھ کر شریعہ سے ثابت ہے، اور یہ سب روش اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی غلط الجھن بھی شامل نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ مجتہد ارادی اس کا انکار کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علیٰ الیقین یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، شانِ اقدس میں صریح تو ہیں ہے اور ان تمام خصوص شریعہ اور اذکار قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے، جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک و اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقربین، رُکاء اور عبادت کے سب بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذاتِ قدسیہ مطہر صفات ربانی ہو جاتے ہیں اور ہر صفہ سے حدیثِ قدسی سے ہر جمع و بسی بصر ان کا دیکھنا، سنا، چمکنا اور ادھر وہ مشیت سب تہجد تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے، وہ میدانِ تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں، اس کا چاہنا لہذا چاہتا اور اس کا راہ اللہ کا راہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں حضور سید المرسلین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ ”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا“ عظمیٰ شاہ رسالت کے منافی ہے، بلکہ مقامِ نبوت کی توہین و تنقیص ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ الہیہ کا مظہر اتم ہیں اور سب کی مشیت مشیتِ ایزدی کا ظہور ہے، تو اس کا پورا نہ ہونا معاد اللہ مشیتِ خداوندی کی ناکامی ہو گی، یہی توہینِ نبوت و رکھنا خاص سے اور کمال اتقیا علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر سے کہ کمالِ نبوت قطعاً صفاتِ الہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

۱۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشرکی ہی کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے، تقویت الایمان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے ”یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنہال کر یوں اور جو بشرکی ہی تعریف ہو وہی کرو، سو اس میں بھی اختصاری کرو۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان و مرتبہ کے، کئی کی جائے گی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشرکی ہی ہو تا تو ”تاج و تاجہ“ مترجمین سے بھی زیادہ ہوگی، کیونکہ مسور مستی اللہ علیہ ہم ۸ مرتبہ اس سے بلند و بالا ہے۔

۲۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء و رسل خدا نگہ معاد اللہ سب کا کارے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۱۶، ۱۵ پر لکھ دیا۔

”اللہ جیسے بر درست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ ”اٹھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے، محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو جاہلست سمجھتے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محبوباں خداوندی انبیاء کرام رسل و ملائکہ عظام کے حق میں لفظ ”ناکارہ“ پولاتان کی شان میں بیسودہ گوئی اور دریدہ گوئی ہے، نعوذ باللہ منہ۔

۲۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کرام علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاد اللہ چوبڑے چہار سے بھی گری ہوئی ہے، تقویت الیمان کے صلی ۸ پر ہے۔

”اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا جو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے ”گے چہار سے بھی ذیل ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ مہارت حضرات انبیاء کرام و الہیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت ترس تو جین کا سونہ ہے۔

ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے الفاظ سے بڑی مخلوق کے معنی رسل کرام اور اوسبہ عظام کا ہونا متعین ہو گیا ہے کیونکہ چھوٹی مخلوق کے الفاظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ در ہر بڑی مخلوق کے الفاظ سے بڑے مرتبہ کی کل خاص مخلوق کے معنی بغیر تادیل و تامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں، نہ ہر سے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور اوسبہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام انہیں بارگاہ خداوندی میں معاد اللہ چوبڑے چہار سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے محتاج تشریح نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو عباداً مُکْرَمُونَ اور کسانِ عبد اللہ و حبیبؐ فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی دلا اور وی وجاہت فرمایا ہے، نیز اپنے پاک بندوں کو شیعہ علیہم السلام قرار دے کر اور ان کو مکرّمہ عبد اللہ انعام فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے لیکن اس کے بالفاظِ دیوبندی علماء خصوصاً صاحبِ تقویٰ الایمان نے انہیں چوہڑے پھار سے زیادہ دلیل قرار دے کر اس کی توہین و تنقیص کی ہے، اہل سنت اس عبارت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کلمہ خالص سمجھتے ہیں۔ (اعاد اللہ مدہ)

۲۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند کے نزدیک معاد اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گمراہ کی بات اس کر ہے جو اس ہوگے کی تقدیرت یوں سے ملنے سے پہلے ہے۔
 ”سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گمراہ کے منہ سے اتنی بات نکلے جی مارے دہشت کے ہے جو اس ہو گئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اجماعِ مجہم السلام کے جو اس تمام انسانوں کے جو اس سے اتوی اور اعلیٰ ہیں، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گمراہ کی بات سن رہے جو اس ہو گئے سخت ترین توہین و تنقیص ہے بارگاہِ نبوت میں۔

۲۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کو طاعت کہنا جائز ہے، مولوی حسین علی صاحبہ، ساکن دہلی پھر اس اپنی تفسیر جلفۃ النحر ان کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں

”اور طاعت کا معنی کسی عبد میں خود نہ جھو الطاعوب اس معنی بموجب طاعت جس اور ملائکہ اور رسول کو پوجنا جائز ہوگا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاعت کہنا ان کی حجت تو جین ہے اور ملائکہ و رسل کرام کی تو جین کرنے والا خارج دار اسلام ہے۔

۲۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب اس ہے کہ صرف جنت میں جہنم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے، مولوی محمد قاسم صاحبہ مالتوی جلی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تصفیۃ العقائد مطبوعہ کتب خانہ دہلی کے صفحہ ۴۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”۱۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔“

”۲۔ بالجملہ علی اعموم کذب کو متافی شانِ نبوت ہاں معنی سمجھتا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔“ (صفحہ ۴۸)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی الاعوام معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغ صریح کو ان کے لئے ثابت کرنا عثر و ناموس رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

۲۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے صرف علم میں ممتاز ہوتے ہیں، عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی باقی مدد سر دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس میں صلوٰۃ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”نبیاء اپنی امت سے گرامتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں مساوات لازم ہے امتی مساوی ہو جاتے لہذا کہہ دیتے ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں، جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تعریف کا مرکب ہے۔

۲۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں، دیکھئے تقویٰ الایمان صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے۔

”ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں

اور نادان۔

اہل سنت کا مذہب

نبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے قبر اور نادان کہنا بارگاہِ نبوت میں سخت درپردہ دہشتی ہے۔
اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

۲۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا سردار کس معنوں میں مانتے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے۔

”جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوائے معنوں کو ہر قبیلہ اپنی امت کا سردار ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا تو جس رسالت ہے۔

۲۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرینِ جموع ہیں، مولوی حسین علی صاحب شکر دہلوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلقہ العظیم بن صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔
”ادعوا الباب مبحثاً یاب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے، چونکہ نزدیک

تھے، اور باقی تفسیروں کا مذہب ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہتے والا خود کذب ہے۔

۲۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب اور اس کے مقتدی و پیروں کے عقائد عمدہ تھے، تاہم وہی رشیدیہ مسائل صفحہ ۱۱۱ پر ہے۔

”سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور محمد بن عبد الوہاب بھڑی کا کیا عقیدہ تھا اور کون لہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی مسیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔“

الجواب۔ محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے، اور مذہب ان کا اصلی تھا، البتہ ان کے حواج میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی ایسے ہیں، مگر ہاں جو وہ سے بڑے گئے، ان میں فساد گیا، عقائد سب کے متضد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ رشید احمد ننگوچی۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب باقی، عاری ہے دیوبند کے گمراہ تھا، اس کے عقائد کو عمدہ کہہ دے اسی جیسے دشمنان دین صال و مضل ہیں۔

۳۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوائے عہد دیوبند کے نزدیک کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اس کے سب مسائل صحیح ہیں اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے، اس خطہ فرمائیے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴۔

”سوال۔ تقویت الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح ہیں۔

جواب۔ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔ تمام تقویت الایمان پر عمل کرے۔“

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔

”اور کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور روشرب و بدعت میں۔ جواب ہے، استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں، اس کا رکھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت مولوی اسماعیل صاحب دیوبلی کی کتاب تقویت الایمان کو تمام نیا و کرام و ادیب و عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں، درحقیقت یہ محمد بن عبد الوہاب بھڑی کی کتاب ’التوحید‘ کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صاحبہا اصول و اختیر کو کافر و مشرک مکیا ہے، اور اس کھول کر خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخا۔“

۳۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء یا شیخ عبدالقادر کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہتے ہیں، پھر جو شخص جاں بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے ماس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں ملاحظہ فرمائیے لٹوٹی مسند ج ۱ صفحہ ۴۔

”یا شیخ عبدالقادر یا خیر محمد بن علی بن پانی پتی چنانچہ عوامی گویند شرک و کفر است فتویٰ مولانا مرتضیٰ حسن صاحب با علم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ خبر امرتسر ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء۔“

ان عقائد باطلہ پر مطلق ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی وہی مرتد و کافر ہے، پھر اس کو نہ ایسا کہے۔۔۔ بھی ایسا ہی نہ کہے۔۔۔ یحییٰ علی اولاد الروانی، کو کتب یحییٰ علی الجہلان والخرطین، تو صبح المراد من محمد فی الاستمداد، کار کافر ان کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کا بے کافر ہیں، اس کا نکاح کوئی نہیں، سب زانی ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک صحت و عقائد کے ساتھ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظِ عداہ کہنا حار ہے، جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے وہ وہاں کا براہِ ایمان کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون جہنمی اور زانی ہے۔

۳۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کے نزدیک بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوتِ حسیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور ان کی مذہبی رویت پر کرنے والے (گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان، اویہ، علماء، مجتہدین، صاحبین) سب کافر و مرتد اور ایوہیل کی طرح مشرک ہیں، تقویتِ ایمان ص ۴ پر مرقوم ہے۔

”کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے، اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور بتیں مانتی اور نہ روئیا رکھنی اور اس کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اس کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی کہے، سو ذلیل اور اذیت میں مبتلا رہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا خود کفر و شرک کے وہاں میں جتنا ہوتا ہے، مقررین ہر گاہ خداوندی کے لئے مقید بالا ذیل تصرفِ طاقت و قدرت اور سفارشی ثابت کرنا حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجبِ ضلال باعثِ نکال ہے۔

۳۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

کاہر علماء دیوبند کے حسب ذیل عقائد و مسائل متنبہ و دلیل عبارات و حوالہ جات منقولہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے۔

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے سب حال ناجائز ہے۔

۳۔ تاریخ یقین پر قبروں پر جمع ہونا بغیر نفویات کے بھی گناہ ہے۔

۴۔ قبیع سنت اور دیندار کو دہانی کہتے ہیں۔

۵۔ تہجد وغیرہ ناجائز ہے قرآن شریف، کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا

اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔

۶۔ چالیسواں اور گیارھویں بھی بدعت ہے۔

۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر قاتح پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے والے

سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

”فتاویٰ رشیدیہ“ حصہ ۱۰ صفحہ ۱۰۱ پر ہے

۱۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ فقہ

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور ناجائز ہے۔

۳۔ یقین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے، خواہ اور نفویات ہوں یا نہ

ہوں۔

۴۔ اس وقت اور اس اطراف میں وہابی قبیع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

۵۔ میر تقی عثمانی رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج

ہے کہ جب کوئی مرجع ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس روز یا دوسرے روز یا

تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متونی کو بخشے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں؟ بیجا، کتاب توجروانی یوم الحساب حرمین امیر فرمایا۔

الجواب: صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ جمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ کے جمع ہو کر روز و فاقات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں۔

۶۔ اسی طرح قنوی رشید یہ صدمہ ص ۴۲ پر ہے۔

سوال مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کر دینا درست ہے یا نہیں؟
جواب: چالیس روز تک روٹی نہ دینا بدعت ہے۔ جیسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہے، ملا پڑھائی رسم خود و ایصال ثواب مستحسن ہے۔ فقہ و اللہ تعالیٰ اعلم
بندہ رشید احمد گنگوہی

۷۔ اس کے علاوہ قنوی رشید یہ صدمہ ص ۱۵۰ پر ہے۔

مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شرنی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شرنی پر پڑھنا بدعت منکرات ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

۔ فطاریہ احمد

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اعلیٰ خداوندی رسولوں کے لئے علم غیب حاصل ہونے کا عقیدہ یحییٰ ایمان ہے۔

۲۔ اہل سنت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ عرس کرنا جائز ہے اور بد التزام بھی جائز ہے۔

۳۔ تاریخ محض پر مزارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہل سنت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے، بشرطیکہ وہاں لُح و فجور اور مصیبت نہ ہو۔

۴۔ اہل سنت نے روایت محمد بن عبد الوہاب سے تین روایات کہتے ہیں، جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں، باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مہاج الدم کہتے ہیں۔

۵۔ اہل سنت کے نزدیک تجر و غیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارواحِ مؤمنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے، بشرطیکہ یہ امور علوم اعتقاد و نیک نیتی سے کئے جائیں۔

۶۔ چالیسواں، گیارہویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز و باعثِ جہد و ثواب ہے، اور ایسے کرنے والے مسلمان صحیح عقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں، اس کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کے کرنے والے کو بدعتی کہنا سخت گناہ و

بدعت و منکرات ہے۔

۳۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی صاحبوں کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز، کھروا، تحریر ہے، ملاوٹی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۷۴ پر ہے۔

”سوال۔ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟“

الجواب۔ مکروہ تحریمیہ ہے (فی در المختار باب الامتہ) واللہ تعالیٰ اعلم، ہندو رشیدیہ احمد گنگوہی عفی عنہ

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے صفحہ ۵۱، ۵۰ پر ہے۔

سوال۔ جس کو نماز، چار منہ، شہادہ، جو کہہ دے، بدعتیہ ہے، اسے یاد دہری جگہ پڑھ لے۔

الجواب۔ جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ عرس دمیلا د کرنے والوں اور کھانے یا شیرینیاں وغیرہ پر فاتحہ پڑھے والوں اور گیارہویں کرنے والوں کو بدعتی کہتا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمیہ جاننا سخت گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے، اہل سنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و فاتحہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے، اس کے مخالفین مذکوریں کے پیچھے جائز نہیں۔

۳۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک کوئی مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست نہیں، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں۔

”مسئلہ انعقاد مجلس میلاد بدول قیام بروایت مجددی مستحسن ہے یا نہیں؟ حیدرآباد و جردول رقبہ نیاز محمد، اتیار علی صاحب علم مدرستہ قصبہ سہنوار، جواب طلب مع حوالہ کتب۔ فقط

جواب۔ انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے، تمدنی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے، وہ پڑھو گے تو عقیدے میں کھل کر تا۔ فقط والسلام۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی علیٰ رحمۃ۔

سوال۔ جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہو یا نہ ہو؟

الجواب۔ کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی عرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی مفتی عنہ، فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۹۴

مسئلہ محفل میلاد میں جس میں روایات مجددی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات متضادہ اور کاذبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے۔

الجواب۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے، فقط رشید احمد، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۵

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں محکم میلاد پاک افضل ترین مندوبات اور اعلیٰ ترین مستحکات سے ہے اور احرام بر رگن دین بھی اہل سنت کے نزدیک منکحہ مستحکات ہیں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ بر رگن دین کے عرس میں کوئی بصورت اوامر ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت ہے، وہ بر رگن دین کا سخت معاند اور اہل کے نفوس و رکات سے محروم اور خائب و خاسر ہے۔ اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز، بدعت قر وینا حتیٰ کہ سلام و قیام نہ ہو اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے تب بھی اسے ناجائز اور بدعت و حرام کہنا اہل سنت کے نزدیک بارگاہِ رسالت سے بغض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

۳۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک روایات صحیحہ و معتمدہ میں حضرت حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان، شربت اور دودھ پلانا، نیس لگانا سب حرام ہے، ملاحظہ فرمائیے لہٰذا وہی رشید یہ جھڑوس صنفی ۱۱۳۔

”سوال۔ محرم میں عشرہ و غیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بر روایات صحیحہ یا بغض ضعیفہ بھی و نیز نیس لگانا چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟“

اجوب۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بر روایات صحیحہ ہو یا نیس لگانا شربت پلانا یا چندہ نیس اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نام درست اور حقہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں روایات مجھ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرت حسین علیہ السلام کا ذکر شہادت باعث رحمت و برکت ہے۔ اسی طرح شہداء کرام کو ایصالِ ثواب کے لئے شربتِ گودھ وغیرہ پانا مناسب جائز اور مستحسن ہے کھد پار و افص کی کڑے کرنا امور مستحسنہ کو ناجائز نہ حرام کہنا مسلمانوں کو حصولِ خیر و برکت سے محروم رکھتا ہے۔

۳۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابرِ دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے سودی روپے سے جو پانی پیاد (سکیل) لگائی جائے اس کا پانی چنانہ مسلمانوں کے لئے جائز ہے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔

”سوال۔ ہندو جو پیاد پانی کی نکالتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی چنا درست ہے یا نہیں؟“
 ”جواب۔ اس پیاد سے پانی چنا صحیح نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم، رشید احمد“
 ”مکتبہ محمدی علی حدت۔“

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی جوتی اور دیوالی کی پوریوں وغیرہ مسلمانوں کے لئے کھانا حلالِ طیب ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۶۳ پر مرقوم ہے۔
 ”مسئلہ۔ ہندو تہوار ہون یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیں یا پوری یا دوسرے کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد یا حاکم و نوکر

مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ درست ہے، فقط۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک پیر اہل بیت اطہار خصوصاً سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی کی جتنی دلیل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شریعت کو کھبہ بار دافض کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور اس کے بالفاظ کتبہ یا ہندو سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی، دھولی کی پوری کچوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے، پیر اہل سنت اس بات کو اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب کے لئے کچی مٹی کی سیل کے پاؤں کو مٹی سے لٹکائے اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیاز کا پانی حلال منہب جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ کتبہ بار دافض تو خط و طر ہے اور کتبہ بالکفار و امشرکیں بالکل نظر انداز کر دیا جائے، اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ عداوت حسین نہیں تو کیا ہے؟ العیاذ باللہ والیہ العفی عنہ

۳۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

خواجہ دیوبند کے پیشوا بن کرام کے مذہب میں رائج معروف (مشہور) جو عام طور پر پایا جاتا ہے، لکھا نا ثواب ہے، خدا کی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۳۰ کو دیکھئے اس پر لکھا ہے ”مسئلہ۔ جس جگہ زغ معروف کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برکت دیتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا؟ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟“

جو ب۔ ثواب ہوگا، فقط رشید احمد

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کے لئے ہے اور نجیث و ناپاک غذا نجیثوں اور ناپاکوں کے لئے ہے۔ مذاغ معروفہ (مشہور کلا) حرام اور نجیث ہے جس کا کھانا موسس طہیں کے لئے جائز نہیں، کلا کھانے والے حرام خور اور مذاب آحرت کے سزاوار ہیں۔

۳۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ”ثانی“ ہیں، ان کے خلاف فرامیہ مرثیہ مصنف مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، ملبوسہ ساجدہ صلی ۶۔

ہا پر مل اور مل سے میں مل و اس شایہ

اٹھ عالم سے کوئی اپنی اسلام کا ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لا ثانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا ری نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے، اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو اپنی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

اپنی اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لہذا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (معاد اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ظاہر ہے کہ یہ گفتنی اور شمار کا موقع نہیں، اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن

صاحب دیوبندی سے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مثل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر سچ کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید
احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہو گا کہ اُن
ہمارے مقتداؤں کی توہین ہو گئی، لیکن یہ جو ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو
نہیں توہین رسوں کا قطعاً احساس نہیں ہوتا، بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تادیب و ملامت خاصہ میں
بڑی چوٹی کا رد لگانے لگتے ہیں۔ فاجر و ایا اولی الالبصار۔

۴۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندیوں سے روایت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے فقیر اور چھوٹے سے
کالے غلاموں کا لقب "یوسف ثانی" ہے، دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب صفحہ ۱۱۔
قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصف عیب سے تعبیر کر کے یوسف ثانی اس کا لقب
قرار دینا سیدنا یوسف علیہ السلام کی شان میں توہین و تمسخر ہے، "عبید سود" کے معنی ہیں کالے
رنگ کے فقیر اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے لفظوں میں "کالے غلیے" بھی کہا جاسکتا ہے، اگر
کسی نے کسی کو یوسف ثانی سے تعبیر بھی کیا ہے تو اس کے حس کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار

دے کر کہا ہے، لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے قداموں کو ”عبیدہ ہود“ کا لے غلطیے کہہ کر اور ان کے محقر و معقر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ قلم ماننے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے، جس میں جمال پوشی کی صریح توہین ہے۔ العیا رب اللہ۔

۴۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے، دیکھئے مرثیہ، معنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، صفحہ ۳۲۔

مردوں کو رندہ کیا رندوں کو مرے نہ دی
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری نین مریم

اصل سنت کا مذہب

اصل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا تو جہن نبوت ہے، اس شعر میں مردہ اور رندہ سے حقیقی مردہ اور رندہ مراد ہو یا مجازی، ہر صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے، اس لئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے، اور پھر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کی شان میں صریح گستاخی ہے۔ اعادنا اللہ منہ۔

۴۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیے، مولوی محمود

الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صفحہ ۱۳ پر ارشاد فرماتے ہیں :-

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے مشکوٰۃ کا رستہ

جو رکھے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے ہر دیک کعبہ مطہرہ و تمام دنیا کے انسانیت کا مرکز و مرجع اور سب کے لئے

امن و عافیت کا گہوارہ ہے، مرد و من کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھینچتا ہے، خصوصاً رقبہ بادوق

مرکبہ کے حقیقی محسوس و خیالی اور اس کے انوار و تجلیات کا انکشاف ہوتا ہے، یہی صورت میں جو

ہوگ کہ میں پہنچ کر بھی منگو کا راستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم و عرفاں اور روق و شوق سے قطعاً محروم

ہیں، کھڑے ہو کر دیکھو، وہاں کھڑے ہو کر دیکھو، وہاں کھڑے ہو کر دیکھو۔

ناظرین کرام تصور کے دیوں رخ آب کے سامنے موجود ہیں اب آپ کو القار

ہے جسے عاجز، سہمرا، کمزور، میں اے مہبود حقیقی رب کائنات محبت الدعوت، جل مجدہ سے

بہر تقدیر، جو داری و پادشاہی کے ان حق و قیور کے خلاف کی ہوئی، عطا فرمائی۔

مدرس في جامعة القاهرة، وهو من كبار علماء الفقه الإسلامي في مصر.

— 1994-1995

سید احمد سعید کاظمی عفرہ

۲۰/۵/۱۹۵۶ء

مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور بعض دیگر علماء دیوبند کے
جماعت اسلامی سے اختلافات عقیدہ و مسلک

تھی

حقیقت

از قلم

علامہ عامر عثمانی فاضل دیوبند

برادرزادہ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب مدنی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

علامہ فاضل دیوبند

فرنیڈز پبلی کیشنز حسین آباد گاہی ملتان

مکینا و احیاء اہل بیت و اہل سنت و جماعت کا حقیقہ نہیں اس کی وجہ
 تحریر معرک بھی ہے اور نام سلاطین کو ایسی تحریرات کا جتنا
 جائز بھی ہیں۔

فقہ و فہم بیدار علی مسجد نائب مفتی دار العلوم دیوبند
 صاحب مکتبہ ہے، ایسے قید و بند کا رعبہ حبشہ کی جھیل بھی
 نہ جھریں نواح دیکھتے اس سے قلعہ فتح کی ہیں۔

مدرسہ عالیہ دیوبند اپنے مسعود احمد خاں صاحب

نائب ہے کہ فرحیائی مکتبہ دار العلوم جناب مولانا قادیانی صاحب بہتم دار العلوم
 دیوبند نے اس فتوے کے متعلق کئی بیت عربی ترجمی مضمون کہہ کر افاعت کے لئے
 اخبارات کر رہا ہے یہ بھی ایک ہمدردی غلوں کے ہیں کہ ان کے شک و شکہ فتوے کے
 حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور
 حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور
 حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور
 حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور
 حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور
 حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور حضرت مولانا صاحب نے اس کو صریحاً مذکور

ہم یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت بہتم صاحب قید صرف عربی تو کر چکے ہیں کہ
 فتویٰ مذکور کی غلطی اور حضرت مولانا صاحب کی جہالت کی صحت و صداقت پر کتنی توجہ
 دلائی ہے واضح فرمادیں۔ لیکن یہ چیرائی حقیقت غائب محض نہیں کہ کئی بزرگ
 حضرت مولانا صاحب رحمت اللہ علیہ میر کا حکم نہیں کہ وہ گروہ جو ان کو کمال سنی فاضلین

إِنَّا لَنَنصِرُكَ وَالضَّالِّينَ
ثَلَاثَةُ الطُّرُقَاتِ ص ٢٧

إِكْفَانُ الْمَلِكِ

وَفِي صُورَاتِ الدِّينِ

لَمَّا طَعَنَ الْحَكَمَ الْكَبِيرَ فِي رَأْسِهِ الْكَبِيرِ
الْبُيُوتِ ٢٠٢٥

قَامَ بِنَشْرِهَا

الْجَلِيسُ الْعَالِي فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

على كل أحد "كتاب الفصل" لابن حزم (١)

هذا مع سماعهم قوله تعالى : (ولكن رسول الله وخدم النبي
 وتكون رسول الله ﷺ ولا يبي على). فكيف يسجد مسلم أن يلبس
 بعده عليه السلام نبياً في الأرض ؟ حاشا ما استأذ رسول الله ﷺ ل
 الآثار للسنة الثابتة في رسول عيسى بن مريم عليه السلام في آخر الزمان (٢)
 وصح الإجماع على أن كل من جحد شيئاً صح عنده بالإجماع أن رسول
 الله ﷺ أنى به قد كفر ، وصح بالنسب أن كل من استبرأ بالله تعالى
 لم يملك من ملائكة ، أو بنى من الأنبياء عليهم السلام ، أو آية من القرآن ،
 أو برفعة من مراتب النبي ، هي كلها آيات لله تعالى بعد نوع المحبة
 إليه ، فهو كافر . ومن قال بي بعد النبي عليه الصلاة والسلام ، أو جحد
 شيئاً صح عنده بأن النبي ﷺ قاله فهو كافر (٣) . كتاب "الفصل"
 لابن حزم (٤)

أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي ﷺ يقتل الخ وحكي
 الطبري مثله — أي مثل القول بأنه ردة — من أبي حنيفة وإماماه فهم
 تقتضيه ﷺ أو يرى منه أو كلبه الخ قال محمد بن بصير أجمع العلماء
 على أن شاتم النبي ﷺ للشخص له كفر ، ومن شك في كفره وعذابه

(١) ص — ٢٤٩ ج — ٢

(٢) كتاب الفصل ص ١٨٠ ج — ١

(٣) وفيه حديث عند أبي داود من باب الرسل من الجهاد، وهو عند البخاري
 أيضاً و"الكفر" ص — ١٧١ ج — ٧ .

(٤) ص ٢٥٥ و ٢٥٦

عن عليه أبو يوسف في "الأعمال" فقال أكره أن يكون الإمام صاحب
 عوى وبغض، لأن الناس لا يرحمون في الصلاة خلفه على تضرع الصلاة خلفه^(١) قال بعض
 مشايخنا إن الصلاة خلف المبتدع لا يجوز، وذكر في "اللتقى" رواية عن أبي حنيفة
 أنه كان لا يرى الصلاة خلف المبتدع. والصحيح أنه إن كان عوى يكفره
 لا يجوز، وإن كان لا يكفره تجوز مع الكراهة له. وعند "اللتقى" هو الذي
 نسب إليه في "المسيرة" مسألة عدم إكفار أهل القبلة، خسر بعض كلامه
 بعضه، وغفل كذلك في الشهادة، وعن في "الخلاصة" أنه صرح به
 في "الأعمال"، وكذا نقله عنها صاحب "البحر" ورابع ما ذكره
 في "الفتح" من حيلة تحليل الطلقة ثلاثاً.

وقالوا في ضروريات هدي لا ينص الكفر "حلاسه" عند حكم
 سيالكوي "على" "الحياض"، وهو كفتك في "القبال"

ويجوز من تركه...
 وبأنه انتظم ضروره...
 علم بحقيقته من الدين بالضرورة...
 "مكتوبات لسان راعي" (١).

وجعل في "الفتوحات" (٢) فتاويل القواعد كالكفر، فراجعها من
 الباب التاسع، والفتاوى ومائتين

وهو قول المرجع الكفر إنكار جميع عليه، فيه نص، ولا فرق بين
 أن يصد عن اعتقاد أو عناد "كليات أئمة البعده" من لفظ "الكفر"
 قال الكمال والصحيح أن لازم للنسب ليس محسوب، وإنه لا كفر
 بمجرد الزوم لأن الزوم غير الالتزام. وقد وقع في "المواهب" ما ينص

(١) ص ٢٨ ج ٢ - ص ٢٠ ج ٢ - ٨

(٢) ص ٨٥٧ ج ٢

تأويله ليوضحها ، فلما إذا اطرحه كلها على وثيرة واحدة صارت بترك
النص وأخرى . وتأويلها بمنهج ، فظلم هذا "بدائع الفوائد" (١)

وهذا جرى في حرفة "الفرق" في عيسى عليه السلام أنه الإتيان
لا الإمامة فإن كل ما ورد في حاله في القرآن والحديث اطرد في حياته

حال حيث - الربيع - لأد ادعاء التأويل في لفظ صرح لا يصل
ـ "شرح شعاع" (٢) - في من قال فعل الله رسول الله كذا وكذا ، وقال
أردب به الضرب - والبياد باه - وأثره الحافظ - يمينه بيته في
"الصارم المنقول" (٣) .

١ - علم أن التأويل كما لا يقبل في ضروريات الدين كذلك لا يقبل في
الدين يظهر أنه استبعاد في كلام الناس بما لا يحمل غير وائمي وقد كان
الائمي وجههم الله بتدريج لإزالة التأويل وقصده ، فجاء المنطوق لاعتباره
الجماعة ، من جامع جمع - - - - - ومع ذلك قد أنه سئل من من
أراد أن يصوب أحداً - فليل له - ألا خاص الله تعالى - فقال ، لا ،
قال لا يكفر ، إذ يمكنه أن يقول المصوب بما أفعل له ، ولو قيل
له ذلك في محبة ، حال لا أنعمه يكفر إذ لا يمكنه ذلك
التأويل له - ويورد في "نقطة" في قصة شعاع - حكم مع روحه ،
وذكرها في "طبقات الخبيثة" من شعاع من محمد ربه الله أيضاً ،
وهو أول بالاعتبار بما ذكره من اعتبار مجرد الامكن ، فإنه لا حيز

(١) وأيضاً في من - ج - ١ من "بدائع الفوائد" في الفرق بين
الرواية والنهاية . مع .

(٢) من - ٢٩٩

(٣) من - ٣٧٨ ج - ٤

فيه ، وقالوا في الإكراه على كليلة الفكر إلى خطر بيانه التورية ولم
يؤبر كفرا ، فاعبروا القصد ولزامة التلويل في حقه ، وإلا فالتحمل
لا يبرر عنه أحد ، من " الميراث " (١) يستاد قوى قوله إلى للزمن
ليجادل بالقرآن فيطلب ، وإن المناقش ليجادل بالقرآن فيطلب ، ألا ذكره
من ترجمة الحكم - نافع

ولذا قال مخرج بعد بيان كلام للصف وما ذكره ظاهر
موافق لقواعد مذهب ، إذ اللبس في الحكم بالكفر على الظواهر ، ولا نظر
للمقصود ، والنيات ، ولا نظر لقراءات حقه ، مع سطر مدعى الجهل إن
اعتبر لثوب هذه بالإسلام أو بعده من العلماء كما يعلم من كلام
" الروضة " انتهى " عجاجي " شرح " شعاع " (٢) أي فيما أتى
بالسب إليه مراقبة ، وصبط لسانه ، ويهور في كلامه ، ولم يقصد السب

فإن حال كذب تأوت أمر نظامه إلى سب الإكراه على الوجه
الذي ذهبت إليه ، وجعلهم أهل بي * وهل هذا أنكرت طائفة من
المسلمين في زماننا فرض الإكراه ، واستنوه من أمانيها ، يكون حكمهم
حكم أهل البني ؟

لنا لا ظن من أنكر فرض الإكراه في هذه الأزمان كان كافرا
بإجماع المسلمين . والفرق بين هؤلاء ولؤلك أنهم إما عدوا لأسباب
وأمر لا يحدث مطلقا في هذا الزمان .

منها قرب العهد بزمان الشريعة التي كان مع فيه تبديل الأحكام
بالسب

(١) من - ٢٧٢ ج - ١ (٢) من ٤٢٦ ج - ٢

مرى ذلك في أيامه للامم ، هم مستود في جهنم عيسى عليه السلام
ويشبهونه في أهل الإسلام ، دح قصصى ، وعرضهم بذلك أن لا يبق
لناس شيئا بل عيسى من مريم عليه السلام ، عيسى نكث اللى عادى
المهذاب ، خذله الله تعالى بعد ذكره العباد أن التهور . في عرض الأدياء
وإن لم يقصد الب كثر ، وليس من شأن المؤمنين . والله يقول حق
وهو بهدى السيل

ومما قلت فيه (١)

ألا يا عباد الله عزموا وعزموا خطوباً ألت م من يبدان
وقد كاد بعض الهدي ومناره وخرج (٢) حبر ما لذلك سدان
سب رسوم من أول الحرم فيكم تكاد قسما (٣) والأرض سطران
وطهره (٤) من أهل كمر وله وأس لار بعض كمر آمان
وخطب مرم رهم و... مرموا لمر م... مرمو كان
وقد هيل صبر و انتهاك حدوده فهل ثم داع أو مجيب أداني
وإذ عز خطب حث مستعرا بكم فهل ثم هوت يا لقرم بداني
لعمرى لقد بهت من كان فائما وأحمت من كنت به انسان

(١) ورد من الشيخ دام الله روحه الفصحة يلهم "صدع الثاب من

جسده تصحاب" هاتون

(٢) قد جاء هذا القظ لارماً . م .

(٣) سكة في "القنوس" منصوفاً ، اسم حسن م .

(٤) وطهره من الذين كمروا . م .

(٥) من أتى وبأ ل قد أدته يلطرب . م .

قوله تعالى: "وَمَنْ يَتَّبِعْهُ يَكُنْ مِنَ الْغَالِبِينَ" (وہ جس کو پیروی کرے وہ کامیابوں میں سے ہوگا)

حق پرست علماء کی مؤودیت کا غلط فہمی کے اسباب

حررت

مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ



المشیر

سلسلہ قادریہ اشذیہ

دفتر انجمن خدام الدین دروازہ شیرالوالہ لاہور

ایچ ایم جنوب مغربی قیمت ۵۰ پیسے

ہیں۔ اور فقط یہی نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے نہیں فرمایا کہتے بلکہ میری طرف سے آپ کے دلی پر القاء ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ اب بتھمے۔ کجا و جلال کی احادیث کو غلط کہنے سے سارا دین اسلام تباہ اور برباد نہیں ہو جائے گا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ دین الہی سدا زندہ رہے گا۔ اور اسے تسلیم نہ کرنے والے اس کا عذاب لازماً خود بھگت لیں گے۔

رسول اللہ پر کذب بیانی کا ہتھان

حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا۔ کہ شاید وہاں آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا سانسے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا۔ کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جاتا۔ کہ گویا یہ بھی مسلمان عقائد ہیں۔ نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے۔ اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے مسلمات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ ملنا بخیر منصب نبوت پر وطن کا موجب نہیں ہے۔ ما خود از ترجمان القرآن

سیاق و سباق سے موردویوں کی یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ
اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا
چاہئے۔

اگر دس موردودہ کسی کھلے موجدہ اے دیکھے میں ڈال دیا
جائے اور اس دیکھے کے سونہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگر میں
خنزیر کی ایک بونی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں
لٹکا دی جائے۔ پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے
وہ کہے گا۔ کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں چھوڑنگا کیونکہ
سبب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے گا۔ بسائی
اجیر دودھ کے آٹھ سو توڑے ہوتے ہیں آپ فقط
اس بونی کو کیوں دیکھتے ہو۔ دیکھنے اس بونی کے آٹے
پیچھے دائیں بائیں دور اس کے نیچے چار اچل کی گہرائی
میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان ہیں کہے گا۔ یہ
سارا دودھ خنزیر کی ایک بونی کے باعث حرام ہو گیا
ہے۔ یہی قصہ موردوی صاحب کی عبارتوں کا ہے
جب مسلمان موردوی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا۔ کہ
خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالتہ اور گندگی ہے۔ اس کے
بند موردوی صاحب بزار تعریف کریں۔ مگر جب تک
موردوی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں

کریں گے۔ مسلمان کبھی ناشی نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ
 یہ غنڈہ کی بوٹی اس دودھ سے ضرور نکالیں گے۔
 پھر مودودی صاحب کے حاشیہ لکھتے ہیں کہ معترضین
 مودودی صاحب کی عبارتوں میں سے جن جن کو قابل
 گرفت فقرے نکال لیتے ہیں۔ مودودی صاحب کے حاشیہ
 سے پرہیز ہوں۔ کیا مودودی صاحب نے جو تمام بحثیں
 تمام مفسرین۔ تمام مجددین اور صحابہ کرام و رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر نکتہ چینی کی ہے۔ کیا ان سب
 مقدس حضرات کی سوانح عمریاں بالتفصیل نکتہ چینی
 کی ہے یا نہیں کیا۔ جو ان کے خیال میں قابل
 گرفت چیزیں تھیں۔ ان کو چن چن کر اعتراض کر دیا
 ہے۔ مودودی دوستو۔ یہ چن چن کر کا راستہ مودودی
 صاحب ہی کا گزرا ہوا ہے

اللہ والوں کا طریقہ

تقریب مودودیت کے جان نثارو۔ اللہ والوں کا
 طریقہ یہ نہیں ہوتا۔ جو مودودی صاحب نے اختیار کر
 رکھا ہے۔ کہ ہر مقدس ہستی کی توہین کرتا۔ حضرت
 شیخ احمد سرحدی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے

مودودیت^(۱۰)

کا

ہول کھونے کی ضرورت

مودودی صاحب کی طرف سے تمام مسلمانوں کو اعلان جنگ
 مودودی صاحب نے تمام مسلمانوں کے خلاف پہلے اعلان
 جنگ کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے حقوق اور مسئلہ
 عقائد پر وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں
 کوئی مسلمان برداشت و صوابتِ حق کے جن کی انکھوں پر
 مودودیت کی پٹی باندھی جا چکی ہے، نہیں کر سکتا اس پر کہنا۔ کہ
 مولوی صاحبان مودودی صاحب سے لڑتے ہیں۔ یہ غلط
 ہے۔ کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے۔ تو گھر والا
 ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے۔ اور
 اگر مال و جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے۔ تو
 پھر یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے
 کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔

ہذا عرض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس

مرزا غلام احمد قادیانی سے خطاب

نے اسلام کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدا نے قدرت سے ان کو اس میں ناکام کیا۔ اور

نیکامی کی حالت میں اپنے اقرباء سے بھی سوئے

چونکہ مرزا صاحب کے کفریات ان کے رسائل میں مندرج تھے اور مسلمانوں کو امتداد و فرصت نہ تھی کہ مرزا صاحب
کی کل تصانیف کو مطالعہ کریں۔ اور میرے مرثیاتی دکت پر حکام و متداول سے کام ہوتے تھے
مسلمانوں کے نفع کے لئے مرثیاتی کتب و توحین و فیما فیہ السلام، و دعویٰ نبوت و رسالت و تشریح و تفسیر
مشراب و دیگر مضامین کا ایک مجموعہ کر دیا جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے لئے بہت مفید ہے

اس اسلام کا

أَشَدُّ الْعَذَابِ عَلَى مُسَيِّدِ الْبَنَاتِ

اور

دین مرزا کفر خالص

یہ لاجس مسلمان کے لئے یہ جو خدا کے فضل سے کوئی مرثیاتی کتاب ہے اس سے اس کے لئے گناہوں میں
کھرا تاہم مرثیاتی اقوال سے کتاب کی طرح دشمن کو دیکھا ہو کہ اس کو صدمہ و کوشش

مطبع مجتبیٰ جید دہلی

مطبع محمد

دارالعلوم دیوبند سے تیار ہوا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَكَلَّامُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ

بَعْدَ آيَاتِهِ: مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهِ غَيْرِي: يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ

فَرُفْتُ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ: وَرَبُّكُمْ

قِصَّةُ الْكَابِرِ

لِحِصِّصِ الْأَصْلَحِ

بَعْدَ آيَاتِهِ: مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهِ غَيْرِي: يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ

فَرُفْتُ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ: وَرَبُّكُمْ

الْمَلِكُ الْكَافِرُ الْكَافِرُ

جَامِعُ الْكَافِرِينَ: وَرَبُّكُمْ

نے عرض کیا فلسفے کا رآمد چیز تو ضرور ہے فرمایا ہاں حق قطرہ وقت فکر اس سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک غالب علم فلسفہ جانتا ہو اور ایک نہ جانتا ہو تو دونوں میں اتنا فرق ہے کہ فلسفہ دان کو کھانے میں سبوت ہوتی ہے ایک بار حضرت گنگوہی قدس سرہ نے دیوبند کے صاحب سے میں کتب فلسفہ کفایہ فرمایا تو بعض طلبہ حضرت روحا محمد میر تقی صاحب سے شکایت کہنے لگے کہ حضرت نے فلسفہ کو حرام کر دیا۔ فرمایا بزرگ نہیں حضرت نے نہیں حرام کیا بلکہ تمہاری طبیعت نے علم کیلئے ہم کو پڑھانے میں اور ہم کو تو یہاں تک ہے کہ جیسے ہمارے فلسفہ کے پڑھانے میں ہم کو خواب عجبے ویسے ہی فلسفہ کے پڑھانے میں بھی ملے گا ہم امانت فی الہی کی وجہ سے فلسفہ کو پڑھنے پڑھانے میں جملہ مذکورہ (۴۶) ایک شخص نے نے چھا کہ ہم بریلی والوں کے چچے غازی پڑھیں تو غازی پڑھنے لگا نہیں رہا (حضرت علیہ السلام رحمہ اللہ) اس کو کافر نہیں کہتے۔ اگر ہم وہ ہیں کہتے ہیں بلکہ تو مسک یہ ہے کہ کسی کو کافر کہنے میں بڑی احتیاط چاہیے اگر کوئی حقیقت میں کافر ہے اور ہم نے ذکر کیا میں نبی صاغر ہونے کا کافر کہا اور حقیقت حال اس کے نہ ہے تو یہ بہت خطرناک بات ہے۔ ہم تو دیا میں کو بھی کافر نہ کہتے تھے اور وہ ہیں کہتے تھے ان اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ مرزا صاحب کی رسالت کے قائل ہیں تب ہم نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ کفر بزرگ مرزا ہے اس کے سوا ان کی تمام بالکل کی تاویل کریتے تھے کہ وہ تاویل میں بید رہے ہوتے تھے۔ ہم بریلی والوں کو بل جولو کہتے ہیں اہل بھا کافر نہیں ہاں ایک مسئلہ علم غیب ہمارے اور ان کے درمیان ایسا اختلاف ہے کہ اس میں اشیات صفت باری تعالیٰ غیر کے لئے عدم آتا ہے مگر ان کی تاویل قادیانیوں کے اقوال کی تاویل سے زیادہ خطرناک نہیں اسباب تو مستند ہے کہ وہ علم غیب کو جناب

توضیحات

قال الله تعالى قولوا للناس حسناً الآية
چون قصید عزیر است و مطلوب بیت کلمات حسنه تکملایان طالعده
و استقامت و شادمانی بالالتزام و ذکر اسم

الافاضات اليومية

من

الافادات القومية

حصة مفتحة كاجز اول

که حدیث از لغات معراج القیوم کلام مولانا محمد اشرفی است
قصید عزیر و بعد از آن ده بیت کلمات حسنه و بار علی
احمد بن الحسن نام مکتبه تالیفات اشرفیه تمامه بحون ضلع نظیر
اشاعت کرد

تَبَوُّذُ مَرْيَمَ ۖ وَتُؤْتَىٰ مِنْ شَآءٍ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود بخلائے حرمین شریفین زاویانہ شرفاً و تعظیماً کے قلم سے

المُهَنْدِ عَلَى الْمُفْتَدِ

معروف

الْقَدِيقَاتِ لِدَقِّ الثَّلِيثَاتِ

قصیدہ مترجمہ

مَاضِي الشَّفَرَتَيْنِ عَلَى خَادِعِ أَهْلِ الْعَرَمَيْنِ

○

مگر جاوید حق پرست کے غمازہ نبوت کی آئینہ و توشیح ہو کر نہ بیا ہر کہ غلام کی تشریف

شست ہو چکی ت

— شافعہ کبیرہ —

مکتب تحفیت ○ جامع محمد سبک جیل

دیوبند کی صورت اور اور علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ

المجدي يستحل دماء المسلمين
واموالهم واعراضهم وكان ينسب
الناس كلهم الى الشرك وينسب
التلث فيكف تروى فالتروى
تخوڑی تکفیر السلف والمسلمین
واهل القبلة ام کیف مشربہم۔

الجواب

الحکم عندنا ہم ما قال صاحب
الدر المختار وخارج هم قوم
لهم ما خرجوا حلیہ بتاویل یروی
انہ علی باطل کفر و اھمیتہ توجب
قتالہ بتاویلہم یمتعلون دمانا و
اموالنا ویسبون نسائنا الی ان قال
وحکمہم حکم البغاة ثم قال وانما
لم نکفرہم لكونہم تاویل وای کان
باطلا۔ وقال الشافعی فی حاشیئہ کما
وقع فی دمانا فی اتباع عبد الوعلی
الذی خرجوا من نجد وتعلوا علی
المومنین وکانوا ینتقلون مذهب
الحنابلة لکنہم اعتقدوا انہم ہم
المسلمون وای من خالفہ اعتقادہم
مشرکون واستباحوا بذاک قتل اهل

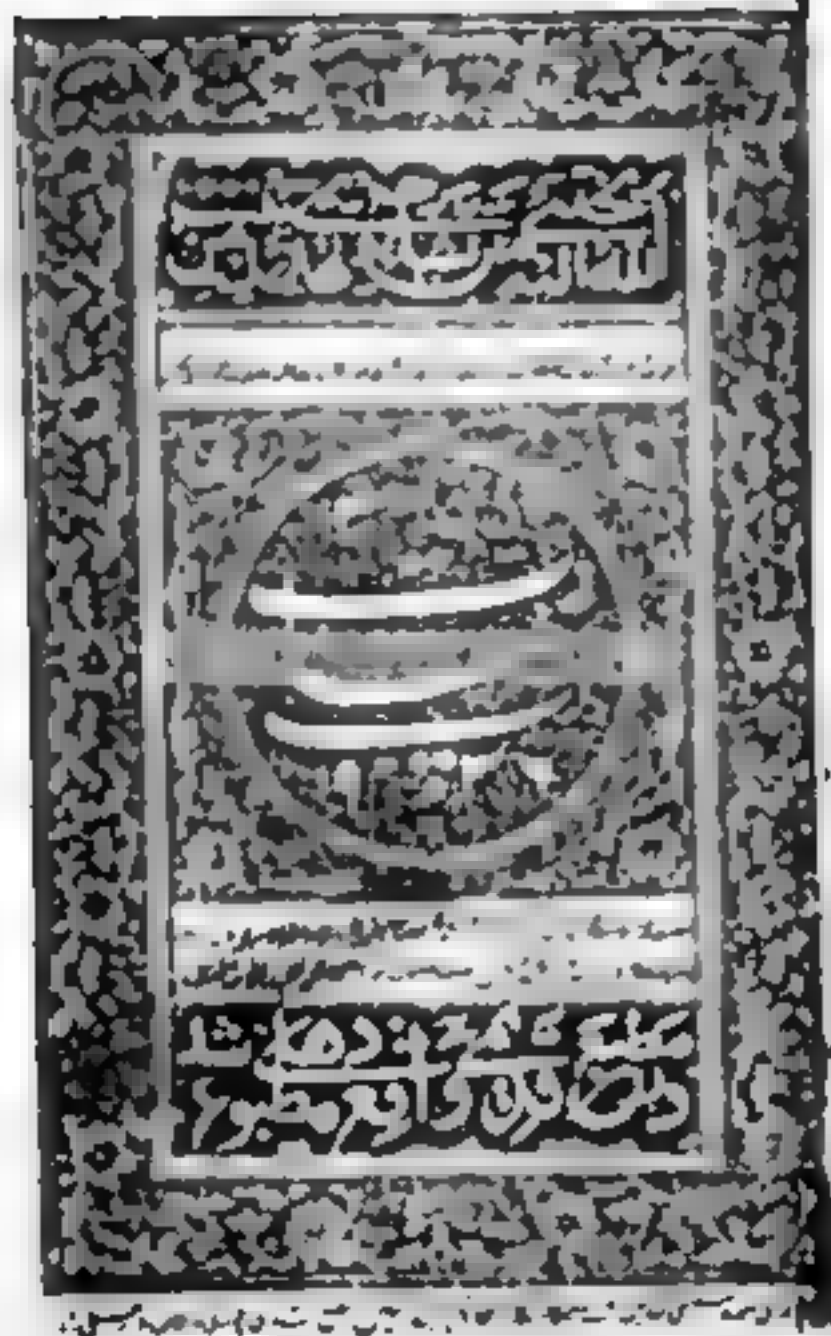
کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام
لوگوں کو غصب کرتا تھا شرک کی جانب اور
سلف کی مثال میں گستاخی کرتا تھا اس کے
پلے میں قہاری کیا رہتا ہے اور کیا سلف
اور اہل قبیلہ کی کھجور کو تم جانتے تھے یا کیا
مشرک ہے؟

جواب

ہاں یہ نزدیک ان کا حکم دی ہے جو صاحب
در مختار نے فرمایا ہے اور غرض ایک جماعت
ہے شرکت اہل جنہد نے امام پر حلال کی تھی
تاویل حد کہ نام کہ علی میں گزرا اسی حصہ
کا ترکیب تھے جو قتال کو واجب کہتا ہے
اس تاویل سے جو لوگ جاری ہائے مل کو حلال
سمجھتے اور جاری عہد میں کو قیدی سمجھتے ہیں ان کے
فرمان میں ان کا حکم اخیر کا ہے اور پھر
بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکذیب صرف اس لئے نہیں کرتے
کہ فصل تاویل سے کہ اگرچہ باطل ہی ہے اور
عکس شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے
جیسا کہ جامعہ زلف میں عبد الوعلی کے اہل
سرد ہوا کہ مجھے نکل کر میں شریعت پر تعلق
برسے اپنے کو غنی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا
حقیر میرے تھا کہ میں وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے

السنة وقتل علماء منهم حتى كسرافته
شوكهم ثم اقول ليس هو ولا احد
من اتاعه وشيعته من مشائخي في
سلسلة من سلاسل العلم من العقدة
والحدیث والتفسیر والتصوف واما
احتلال دماء المسلمين واموالهم و
امراضهم فاما ان يكون بعد حق او
حق كان بعد حق وما ان يكون
من غير تأويل محكم ومردح حق
الاسلام وان كان بتاويل لا يسوع
في الشيع فحق واما ان كان حق
فخائز بل وحب واما تكبير نسب
من المسلمين فخائز ان نكسر احدا
منهم بل هو عدنا وحق وابتداع
في الدين و تكبير اهل القبلة
من المبتدعين فلا محرم ما
لهم من محروا احكما عرويا من
صوريات الدين فاد اثبت انكار
امر ضروري من الدين فكفرهم
و احتاط فيه وهذا اما واما
مشائخنا ورحمهم الله تعالى

مستبہ کے خلاف جو وہ مشرک چاہے ایسی بات پر
انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مسلح
سمجھ لیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت
توڑ دی جس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد اللہ اب
اور اس کا تابع کوئی شخص بھی جہاد کے لیے سسر
شلیخ میں نہیں دے گا۔ فقیر قدودیت کے علمی سسر
میں بہت تصرف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی حالت
مال آسہ کا مسئلہ سمجھنا سہو یا ناقص ہو گیا یا حق
پر اگر حق ہے تو یہ جگہ اوّل ہو گا جو کفر اور
خارج اور اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی اوّل ہے
جہ جہ ثرنا جہ نہیں تو پس جہ لہ اگر حق ہو
تو یہ ریکہ واجب ہے۔ ہاں رہا سسر اہل اسلام
کو لاد کتا سہ جہاں ہم ان میں سے کسی کو لاد کتا
یا سمجھتے ہیں جگہ فعل جہاں سے نہ یک دفعہ اور
دین میں لاد کتا ہے۔ ہم تو ان بدعتوں کو بھی
جو اہل قبلہ میں جب تک دین کے کسی ضروری
حکم کا انکار نہ کریں لاد نہیں کہتے۔ ہاں جس
وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت
ہو جائے گا تو لاد کتا سمجھیں گے اور انکار کریں گے
یہی طریقہ ہمارا اور جہاں سے جہاد شروع ہو رہا ہے
اللہ کا ہے۔



[illegible]

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْحَبِيرُ

الحمد لله والمنة کریمہ رسالہ شریفہ بنیاد میں عمر کا حکم ہے۔
مولانا ابوالحسن علی Nadwi

تحریر: الناس

راحق محمد علی مالک کتب خانہ امدادیہ دیوبند

بھئی جو بھائی پر مٹا سے طبع کر اگر

گنجائے امدادِ ادبیہ دیوتے شاکیا

کتابخانه امیر کبیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انقرض کتب خانہ ملک دیوبند فرستے وقت مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حفظ الایمان بسط البیان

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تانوی قدس سرہ

نجم

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند سے

بانتام خاص اپنے

تلمیذ مولانا محمد اشرف علی صاحب تانوی قدس سرہ

مکتبہ مولانا محمد اشرف علی صاحب تانوی قدس سرہ مولانا محمد اشرف علی صاحب تانوی قدس سرہ مولانا محمد اشرف علی صاحب تانوی قدس سرہ

[illegible]

[illegible][illegible]

بِأَمْرِ اللَّهِ تَزِيدُكَ بِرُفْقَانِ

وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْعُو إِلَى الْفِتْنَةِ
وَيُرِيدُ الْحَرَامَ وَيُرِيدُ الْحَرَامَ
وَيُرِيدُ الْحَرَامَ وَيُرِيدُ الْحَرَامَ

الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ



وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْعُو إِلَى الْفِتْنَةِ
وَيُرِيدُ الْحَرَامَ وَيُرِيدُ الْحَرَامَ
وَيُرِيدُ الْحَرَامَ وَيُرِيدُ الْحَرَامَ

دَعْوَى الْبَيْتِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُ إِلَهٌ مَزِيدٌ وَمُحْدِلٌ مِنْ

تصفیۃ العقائد

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ہانی دارالعلوم دیوبند
 در صاحب مہر مستبید محمد خان صاحب ہانی علی گڑھ دیوبند سنی کی دہ مراست
 جو دونوں حضرات کے درمیان عقائد الاسلام اور دوسرے ہم موضوعات
 پر ہونی اسکے علاوہ مستفید نزادین کی انھار کلمات و سحر جادو پر سیر حاصل بحث

از محبۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

ناشر

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

ہوگا اور تیسری صورت میں غلبہ وقت حساب متعارف پر نظر رکھنی چاہئے اگر حسرت
 مسعت غلبہ ہے تو بخیر ناعات اور حسرت مسعت غلبہ ہے تو مسرت مسعت بخیر
 جانے گا پھر اگر مسعت دینی ہے تو حسرت دینی میں شمار کیا جائے گا اور مسعت دینی
 ہے تو حسرت دینی میں شمار کیا جائے گا مثلاً اعلیٰ معلوم یا تعلیم علوم دینی پر
 مسعت دینی اور حسرت دینی مسرت دینی ہے اور تعلیم دینی علوم دینی پر
 رحمت دینی و اہل سنت و اہل سنت و اہل سنت و اہل سنت و اہل سنت و اہل سنت
 میں ان کے ذکر و تہذیب قلب جو بعض اوقات حسرت دینی میں سے ہے اول کوئی
 ہے رحمت اہل سنت میں سے ہے ہوں گے اور اس تعلیم کی وجہ سے اول کوئی
 ہے کہ حسرت دینی مسرت دینی میں سے ہے اور اس تعلیم کی وجہ سے اول کوئی
 اسی قسم میں سے ہے کہ کوئی قتل مذکور و قطع عضو ماسد میں سے ہے جو غریبی مدین
 مالی حاضر ہے مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی
 کے لئے تو بہ مستحق نظر اور کذب مزاج میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی
 دفع ماسد و اعلیٰ مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی
 سے بڑھ کر کوئی آراء دینادی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی
 مذکور پر وہ حاضر ہو تو یہ کیونکر ہوگا اور وہ حسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی
 یہ ہوگا یہ مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی
 الحسرت جو بطور حدیث کام آتا ہے جہاں استاد ہے الحسرت حدیث ہے بعض
 سہولت دفع ماسد مطلوب ہے اس لئے کہ مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی
 سے کام لیا جائے گا کہ ایسا کہ ہم اگر قرآن کریم کو بھی کر دے کہیں صیبا کہ حسرت
 ابراہیم علیہ السلام کے قصے سے مترشح ہے تو کہہ سکتے ہیں ہاں جس جگہ
 دفع ماسد جو کذب پر ہی موقوف ہو صیبا بھی ماسد میں اس میں ہوتا ہے
 تو پھر یہ تامل جہاں ہے بالحدیث علیہ السلام کہ ماسد کو ماسد میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی
 کہ یہ مسرت دینی ہے اور ایسا جہاں مسرت دینی میں سے ہے کہ یہ مسرت دینی

(برای حق تعالی)

کِتَابُ اَحْکَمِ شَرَايَا تَنْزِيْلُ فَوْضَلِشْ مَعْرِفَتِ دُنْ جُکُمِ مَحْدُوْ

المستفاد من ایام سعادت در کتاب مستطاب بسم الله الرحمن الرحیم
تفسیر کلام بید و خرم قرآن بکرم طراز حدیث و روایات لطیفه انبیا السطی



از زینت القصرین جمیع المحدثین از سیر اقتدا، مصنفی احسانی و مؤلف تسمین علی بن محمد بن علی بن ابی
تکلیف از شد مطا از شریک احمد الغضب المهوری قدس سره و صاحب المجلد المکرم المهوری قدس سره
ایلی المجلد المکرم المهوری قدس سره

سوی سیرین الی سیرین المحدثین و سیرین المحدثین و سیرین المحدثین و سیرین المحدثین

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

[illegible]

كَاسْتَسْكُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

فتاویٰ رشیدیہ

مہتوب بطریقہ جدید

از اضافات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ



ناشران

سید امجد علی مدنی و ادب منزل کراچی
پاکستان چوک

اس پر پڑا ہے اور دستِ بند و سیرِ جبرئیل کتا ہے پس جب تک کسی کو یہ ہر محقق نہ ہو جائے کہ
پرستش میں کرنا ہے کہ اپنے اوپر بدعت کا اندیشہ ہے لہذا زیر کے وہ افعال ناسا شریعت
موجب ہیں کیسے ہیں جو کس ہر محقق اجازت سے اور قرآن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راجح
خوش تھا اور ان کو کسی عمار جانتا تھا اور مردوں کو کہہ گیا تو وہ نہیں کے جو ان کے قابل ہیں
مسند ہیں ہی ہے اور جو اس میں تباہ دیکھتے ہیں کہ اول میں وہ ممکن تھا اس کے بعد ان علماء
کا وہ مسئلہ تھا۔ تھا۔ و تبت ہو یا۔ ہوا تحقیق نہیں ہو۔ پس جہنم تحقیق میں اس کے لئے
جائز نہیں لہذا وہ فریق علیہ کا بوجہ حدیث میں اس مسلم کے نہیں سے منع کرتے ہیں اور پس مسئلہ
حق ہے پس جو زعم میں وہ عدم خواہ کا ہوتا ہے یہ ہے اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے کہ جو
گرمی حاضر سے تو نہیں۔ کہیں کوئی ہرجائیں نہیں۔ یعنی۔ فرض ہے۔ ردیہا نہ مست نہ مستحب
مہار ہے اور جو وہ محل نہیں تو حمد مند ہونا معصیت کا تھا میں فقط و اللہ تعالیٰ اعلم۔

تذکرہ شہید کے متعلق رائے

سوال :- جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم جو میرزا سید احمد صاحب حیدر آباد
شہید ہوئے تھے۔ ان کو مردود کن اور بے ایمان کا فرق کیا درست ہے یا نہیں۔ اور اگر نادرست
ہے تو مردود اور بے ایمان کسے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو تعریف مولانا مرقوم کا
ہے اس کا مطالعہ کرنا اور پڑھنا اور پڑھنا چھابے یا پڑھا۔

جواب :- مولوی محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی و پرست کے لکھانے والا
اور سنت کے حامی کرنے دے اور قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے
والے تھے اور تمام عمر اسی حالت میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں لڑے کہ انھیں شہید
ہوئے ان کا کفر سراسر یہ جو ردوی تھا اور شہید ہے حق تعالیٰ فرمائی ہے۔ ان اولیاء اللہ
المستوفی اور کتب تقویۃ الایمان میں مذکور کتاب ہے اور بدعت میں ملتا جو
ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا لکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا
اسلام ہے اور موصوفہ حاکم ہے اس کے لکھنے کو جو بڑا کلمہ ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے اگرچہ عمل
سے اللہ نہ دعا نہیں کراؤں میں۔

جانے وہ بدعتی اور فاسق سے یا نہیں اور مولوی صاحب تہ مقلد تھے یا حامل بالحدیث اور اگر مقلد تھے تو کون سے امام کے تھے تو شاید نہ ہمیں جو د ستارے رفت و رفتین در بین دیگر کہتے تھے اور اکثر مقلد مولانا مامون کو حامل الحدیث تسلیم اور سید احمد سے ان کو زیادہ مانتے ہیں اور انہیں کے قول کو زیادہ سند میں لاتے ہیں بہ نسبت اور علماء کے وہ انہیں کو اپنے زمانے کا مقتدہ مانتے ہیں حالانکہ اس زمانہ میں انور بہت سے علماء عظام و عوام تھے اور انہیں کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے ہیں اور اکثر مسائل محدثہ شاہ صاحب کے نہیں مانتے اور ان کے کل مسائل مقبول جانتے ہیں ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی سمیع صاحب مقلد نہیں تھے حامل بالحدیث تھے۔ در بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ کسی مقلد تھے غیر مقلد ہرگز نہیں تھے سمیع کہتے ہیں کہ ان کو مرتبہ اجتہاد کا تھا اس وجہ سے انہوں نے تصدیق نہیں کی اس کا خلاصہ حال جو غریب و نادان تھے اور مولوی صاحب کے مقلد سے اس اور محمد بن عبدالواہب کے عقیدہ میں کچھ فرق تھا یا یہ دونوں صاحب یک تہ یک کلام تھے۔ حضرت سیدنا صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ جوان کے مرشد ہیں یہ بھی عالم اور مقلد تھے یا نہیں۔ در حضرت سید صاحب کے خلفائے انور بھی کوئی ایسا صحابی نہ ملا جو لائق علیہ ہوا یا سب سے زیادہ سرزد شدہ ہیں حضرت تھے اور جو مسائل تقویۃ الایمان میں مختلف ہیں ان پر عمل کرے یہ تھے اور مولوی صاحب مامون سے سلسلہ منسوبیت کہنے چلے گی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب خود سید صاحب بیعت ہوئے ہیں اور ان سے بھی ان کی تاباں مرید ہوئے ہوں گے اور مولوی صاحب ممدون جلد میں تہ کہتے ہیں یا صوبہ میں۔

جواب: ہندو کے مذہب کے مسائل اس کے صحیح ہیں اگرچہ بعض مسائل میں بعد از ہندو ہے اور تہہ کرنا ان کا بعض مسائل سے ٹھوس انفرادی مدعت کہے اور ان کو بہت جلد چھوٹے حالات میں کسے کہ تو مقلد رہے اور اگر کتاب کے صحف فقہ و فتنہ ہے تو وہ جبر غاسق ہے۔ اور وہ یہ فرماتے تھے کہ جب تک میرے کسی فراموش نے اس پر مال بول و رہا البغیہ کہ مانتے کہ مقلد ہیں اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبدالواہب کے عقائد کا کچھ کچھ مفصل حال عظیم نہیں اور یہ عقائد سید صاحب کا اور مولوی سمیع صاحب و ممدون مدعت میں مصروف بہت بھرپور یاد ہیں باکر شہید کہنے سلسلہ بیعت کا کمال جا ہی رہے اور نہ تقویۃ الایمان پر عمل کر رہے فقط۔

میں کر مقصد رکایت ہے دیکھو کہ کیا تخریجہ سنیہ میں بھی کوئی دورہ کرنا ہے یا نہ ہے اور کیا
اور جاد بیدہ میں خطاب کے مختلف سے پڑھتے تھے جیسے وہاں علماء سے سنت تھا آپ کیا وجہ ہے جو
خادم محمد بن عبد بن وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ کو سب بھی ملائکہ بھی تھے تو سب بھی لہذا جہاد کو
خطاب سے بدلتا کوئی نہ دیکھیں اور اس میں تنقید بعض صحابہ کی ضرورت میں قدر خود آپ علیہ السلام و
اسلام اور شہ فرماتے ہیں کہ بعد میرے انتقال کے خطاب متکبر ہر حال میں خطاب رکھنا
اولیٰ ہے کہ اصل تعلیم اس طرح ہے اور ہر شخص سہا بہ کی کس مصلحت کی وجہ سے حق یا اجتہاد تھا یا
اجتناب تھا۔ جو اس واسطے بعد فقہاء اور ائمہ کے بعد سب اس میں کمال نقل فرماتے ہیں اور تبدیل
فیض کی ضرورت نہیں سمجھتے نقد وائے توفیق علیہ السلام۔

بلا یقینہ غیب نبی کو پکارتا

سوال :- تعارض میں معنی کے پڑھنے یا رسول کریم فرمادے یا محمد مصطفیٰ فرمادے۔
مدد کر ہر خواجہ محمد مصطفیٰ فرمادے۔ جواب :- رسول کریم فرمادے کیسے ہیں

جواب :- ایسے صاحب پچھے محبت میں دیکھتے ہیں وہاں رزق تعالیٰ آپ کی ذات کو
مطلع فرمادے یا محض محبت سے یا کسی یہاں کے حاکم۔ اور یقینہ ظلم الغیب اور فرار اس
بڑیکے شرک میں ہوا مع میں منع میں کہ عوام کے عقیدہ کو اس حد تک میں مذکور ہے جو بے نقطہ طائفہ تعالیٰ علیہ السلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب

سوال :- تعجب ہر میں ایک باب صاحب طور ہوئے ہیں پیری مریدی کہتے ہیں
مولانا فضل الرحمن صاحب حج مردانہ دی قدری سرہ کے مرید خلیفہ عالمی امام موصی حافظ
اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ کن کی برکت کا شہرہ ہوا ابو ام کے سامنے دخل و بصحت فرما
ہیں رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الغیب بتاتے ہیں کہ آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔

جواب :- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔ کبھی میں کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ
شریف اور جنت میں حادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب تھے محمد یقینہ رکھتا کہ آپ کو علم
غیب تھا۔ یہاں سند سے فقہاء و علماء۔

رحمۃ اللعالمین

سوال :- لفظ رحمۃ اللعالمین مخصوص حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم ہے یا پھر اس کو کہہ سکتے ہیں۔
جواب :- لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یہ جگہ دیگر لوگوں
واجبہ اور علماء ربانین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اور صحیح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب
میں اعلیٰ ہے لہذا اگر وہ کسی اس صفت کو بتا دیں تو اس سے تو جانتے ہی فقط۔

شفاعت کبریٰ

سوال :- شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا۔ لیکن باقی اذن میں جناب اللہ عزوجل
ہے یا نہیں یا بدون اجازت دیگر خدا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔
جواب :- کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی ص ۱۱۱ الذی یشفع عندہ الا بادنہ
ترجمہ کون ہے ایب جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات قدوس و العکبر و العزیز
بارگاہ میں کسی کو جرات نہ ملے کہ اذن اجازت کے بغیر جوشہ کی فقط

نصوح کے والدین کا اسلام

سوال :- ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔
جواب :- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب
کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے فقط۔

مزارات اولیاء سے فیض

سوال :- مزارات اولیاء و مہراندہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس حد تک
جواب :- مزارات اولیاء سے کاملین کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز
نہیں ہے اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب چاہنے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب
استعداد فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا پابندی کرنا کفر و شرک کا دوازدہ کھونا ہے فقط۔

اولیاء کی کرامات

سوال :- اولیاء اور مہراندہ سے

ہست قدرت اولیہ را از لہ تیر جہت باز گو دانند راہ

فول میخی می پریشان بسته می شد و نه قصد کرد که به آب بیفتد

محمد بن عبد اللہ

الحق لا يتجاوز ظلاله

دانا اور عبد الحمید علی خاں محدث امرتسری مکتبہ عبد الجبار علی عبد اللہ انور

میرزا ابوالحسن بن محمد بن علی المرحوم، شاعر و شاعران

ابو مصعب بن ابي الحارث بن عبد الله بن مصلح بن

دکمر کی روحانیت اس وقت مستعد تر ہو جاتی ہے کہ اس کو باطنی طور پر

الرواق الثاني، فتركه في يد من جاءه من بلاد السلام

میں نے غلامی سے پہلے ہی یہ بات جانتی تھی کہ اگر وہ میرے ساتھ رہے گا تو میری زندگی بگڑ جائے گی۔

وہ کہتا ہے کہ اگرچہ مسلمانوں کو کفر سے منع کیا گیا ہے، لیکن یہ بھی منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کافر نہ کہیں۔

عبد الحق الغفوري جليل، قس باطل

اسم راننده و نام صاحب کالا

درج شود

[illegible][illegible]

ذکرِ ولادت اور اچھال نائب میث کو عازر اور سب سے بڑے جملہ راجہ جملہ مادے یام دیو سہو

تبدیلی کا لڑنا ہے بدعتِ سنہ میں اور ہمارا کام بدعت کیلئے اور بعض وقت لوگوں

يحيى محمد صالح الدين عيسى بن علي بن محمد

حضرت مولانا غلام محمد خاں

بدون قیام کے مجلس میلاد کا انعقاد

سوال :- انشاء مجلس میلاد پر کیا قیام رہا؟

جواب: انشاء مجلس مولود مرحال تا چارمبے تلامی امر مسدوب کے واسطے منع

۱۰۸

[illegible]

۱- هر یک از اینها را در یک ظرف جداگانه بپزد و با روغن زیتون یا کره سرخ کن.

مجلس میلاد و عرس و سوم چہم

سوال :- سویم چہم وغیرہ کی مجلس تنہیں دن کے منع ہے یا، کل ہی ترک کیجئے اور کسی مجلس میں جانا چاہئے یا نہیں۔

جواب :- مجلس مرد و زنانہ میلاد و عرس و سویم چہم یا کل ہی ترک کرنا چاہئے کہ اکثر مسلمان اور بدعت سے خالی نہیں ہوتی فقط واقتہ تعالیٰ اعلم۔

مجلس میلاد کا نہ کسرتا

سوال :- زید نے تحریر کیا کہ مجلس میلاد وہ جہل جاہل ہے یا نہیں اور میں شریک ہونا کیسا ہے، اگر خود ہی مجلس میلاد کا تھا اور آئندہ سال کو ازودہ کا جس وقت مجلس کا تھا۔ خیال اس کے کہ حرجی رائد جوتا تھا اور اپنے معتقد میں ناہار حاتھا کر منع کرنا مجلس کا وجہ اس کے تھا کہ اس وجہ سے کوئی کچھ کو قطع نہ دیتے گا جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا نہ شریع کا بد جاؤں گا اور نہ شریک ہونا مجلس کا میں وجہ سے کیا کیا۔ اگر معترض ہوں گے اول تو ان حالات سے مانع ہوا بعدہ یہ بیت عا لفاقتہ مانع ہوا لہذا اس سبب جزو ترک جہت سابق و حال دانکار جہت سے ثوب ہو گا یا میں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب :- بہر حال گناہ سے محفوظ اجنب سے تعدد ترک یک ہتر ہوا کہ ہرم ترک گناہ کا ہوا قطعہ واقتہ تعالیٰ اعلم۔

مجلس میلاد میں صبح روایات پڑھی جائیں

سوال :- مجلس میلاد میں میں روایات محمد پریمی عاویں اور ان وکرات اور سلاواہ مؤمن و اور کا ذہن ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب :- ۱۔ نہ ہاڑے بیب اور وجہ کے۔

فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب رباب میلاد شریف

فتویٰ رباب ہدم چارہ مجلس ہو اور مرد و زنانہ مجبور غناؤں قلمی جو وی احمد رضا خان صاحب مقول ازہما نظر صفحہ ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳۔ موصول از مولوی عبدالصمد صاحب رابہور۔

استفتا عاں مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد علیہ الوت تیمم الیوم اشدائیں جو شخص کہ

فوری سہ ماہی - ۱۳۰۱
عزیز علی احمد رضا خان

كتبة محمدية اهدب، محمد بن العربي عيسى بن محمد المصطفى
البنى الامام علي المرتضى عليه وسلم

عزس میں شہرت

صوابہ کہ کسی عرس اور مولودی شریک ہو ناودست نہیں ہو کھلی ساعول اور مولود دست نہیں ہو

ہر سال میں کرتا

سوال :- جناب مولانا صاحب الرحمن صاحب کاحسن کج مراد آبادی میں ہر سال تاریخ مصیبت پر کیا ہے ہر ایک شہر تاریخ غریب شہر بھی کیا جاتی ہے خاص میں ان سلسلہ کو ہر ایک خطہ اطلاع بھی دی جاتی ہے تاریخ مصیبت پر لوگوں کا اجتماع ہو کر قرآن خوانی ہوتی ہے اسی ایسا کہ توپ کیا جاتا ہے قول رنگ سماج مرزا میر و دیگر فرغات و میر و کتنی بھی نہیں ہوتی ہے لیکن اس کے ن کر قرآن صاحب مرحمت فرمادی کہ میں صفت و محمود کے ساتھ دو صفت خیر نہ جہاد و دست میں باطل و لغوات سے ہیں اگر جائز و نہ دست نہ شام طبع السلام میں تو ایسے شخص اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کا اہمیت و دست ہے یا میں اور میرا یہ طبع و مردود و ملعون کسی و کلام اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ظلم العیب بدلے دے نا وجود دیکھ قرآن و حدیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت کو ظلم غیب و ظلم اور پھر واقعہ کار لوگوں کا کجی اور میں صاحب کا، مرزا اپنے عقائد پر ان کو کس درجہ کا گناہ کرتا ہے اور وہ اپنے اس کبیر کے سبب سنت جماعت کے خارج ہو دے گا یا نہیں ایسا غریب جس میں سب التزام ہو تاریخ نہیں بھی ہو جماعت بھی ہو پر قرآنی رنگ مرزا میر سماج و دنیا پر جمع غمورتوں کا نہ ہو جائز و درست سے یہ نہیں۔

جواب: ہر عمر کا احترام کرنا اور درست ہے لیکن تاریخ سے قبل پر
اجتماع کرنا گناہ ہے خود و رغبت ہو یا نہ ہوں اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے ۱۱
ملعون ہے یہ تمہیں کو امام مسجد بنا کر حرم ہے امداد اپنے اس گناہ کی وجہ سے سبب موت جماعت کا دار
ہو گا اور وہ فریادیں مسلمان جیکو علم غیب کے متعلق مدتیں رسالے میرے پاس موجود ہیں اور صفحہ
۱۱ کتاب میں قاعدہ میں یہ حکمت اور بکثرت عرض وغیرہ خوب مدلل دیکھو و السلام۔

محبوبہ و مہربان و مہربانی و مہربانی۔

فاتحہ کا موجودہ طریقہ

سوال ۱۔ سامے کھانا کچھ تیریش رکھ کر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھ لو تو میں ہوا تو سر پر حنا درست سے نہ نہیں کر جس کو برف عام میں فاتحہ کہتے ہیں۔

جواب :- ہاتھ مرد و جد و سرخاوردست نہیں ہے بلکہ بدعتِ مشتبہ ہے کذا فی ایضاً و فتاویٰ
سمرقندی فقط محمد قاسم علی عفی عنہ [محمد قاسم علی عفی عنہ] الجواب صحیح و الیہ راجع عبد اللطیف مفتی عز
[محمد قاسم علی عفی عنہ] محمد عزیزی آباد شاگرد مولانا محمد اسلم [محمد عبد اللطیف مفتی عزیزی آباد] سنہ ۱۳۸۰ھ
کھانہ پاشیر منی پرنفا تھ

صواب :- فاتر کا پڑھنے کی پریکٹس پر بڑھوتری کے درست ہے یا نہیں۔
جواب :- فاتر کی پریکٹس پر بڑھوتری کے خلاف ہے مگر نہ کرا چاہیے۔

Figure 1

میرزا محمد علی

سوال: نتیجہ۔ ساتواں موسم چالیسواں حقہ خنجرہ امام ابو صفیہؒ کے نزدیک نہ ملے
کی کسی معتبر کتب میں ہیں اور ان کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب: - تہجہ، دسویں وغیرہ سب بدعت ظناری ہیں کہیں اس کی اصل نہیں، نفس ایضاً ظناری ہے۔ اہل حق کے ساتھ بدعت ہی ہے جیسا کہ اوپر کے جواب میں مرقوم ہو چکا ہے اور برہنہ ہی کہ امام میں کھانا یہ یہ ہے وہ منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
سوم وغیرہ روکنا

سوم و فیروزگان

سوال: رفی رمانہ رواج ہے کہ حبیب کوئی مرزا کہے تو اس کے عزیز و اقارب اس کا رونا دھون سے رو کر یا کسی روز جمع ہو کر مسجد میں یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ پڑھ کر شریعت وغیرہ پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پر بھیجے گئے ہوتے۔ کتنوں کی کہتے ہیں اور بچے وہ فیروز آباد

میں تو اس طرح پر جمع ہوا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھتا اور پڑھواتا اور مست سے پائیں۔

جواب۔ مجتمع ہونا غرض اقارب وغیرہم کا واسطیٰ جسے قرآن مجید کے ایک مخطیب کے جمع ہو کر روز و نجات میت کے یاد و ذکر و دنیا تیسرے روز پہنچ کر وہ سے شرٹ خریدیں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ کتاب نصاب الماتساب میں مکتبے ابن ختم القرآن جہاں جامعۃ ولسیہ بالقرآن سیپارہ خواندند مکتبہ و کتب خانہ و قنادی بزازیں میں مرکوم ہے۔ بیکرہ اتھاذا الطعام فی الیوم الاول واثالث وبعث الاشیع و فقل الطعام الی القبری المراسم اتھاذا الدعویۃ لقراءة القرآن وجہ المصلیٰ و القبر و القتم و قرآن سورۃ الاحقار و الاغلاص و لوبہ و الماتساب میں مکتبہ ہے۔ و من المنکرات الکثیرۃ کا یقین الشیوخ و القنادیل الحق و تجد فی الاقداس و کدق الطول و العناء بالاصول الحان و اجتماع النساء و المردان و احثہ الیومۃ من الذکر و قرآن الماتساب و غیرہ مکتبہ مکتبہ شادی فی ہذا الارض و ما کان کذلک فلا شکی فی حرسہ و بطلان الوصیۃ بہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم

الہیست علم صحت سنواری

تحریر بابت محمد قاسم علی رضی اللہ عنہ

الجواب صحیح محمد عبداللطیف رضی اللہ عنہ الجواب صحیح محمد تقی محمد تقی رضی اللہ عنہ

الجواب صحیح محمد عبدالغنی سنہ ۱۲۰۵

محمد عبدالغنی

موسیٰ مولانا محمد قاسم علی صاحب برکاتی و مولانا مولانا محمد قاسم علی

محمد قاسم علی صاحب
مولانا قاسم علی

راہبوری بکورت مولانا قاسم علی صاحب برکاتی و مولانا محمد قاسم علی

کتاب اور فقہ کا کچھ کہہ کر جماعت کے ساتھ غم کی خبر کو غامض بنایا اور یہ کہ جس کے یہ کردہ غم غم اور پچھلے اور

تیسرے دن اور ہفتہ کے بعد کھانا پکایا اور سو اٹ کے وقت قرآن پڑھا دے جاتا اور قرآن قرآن کے لئے وقت

دینا اور قرآن کے لئے سلاطین و فقہاء کو جمع کی اور سورہ الاحقار و الماتساب میں کچھ بڑا مکرہ ہے۔ مسئلہ اور بہت سی

برائیاں ہیں جیسے قبروں اور قبروں کو کھانے کی چیزیں لٹا دینا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا

اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا

اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا

اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنا

بلا تعین یوم تصدق موتی کے لئے مساکین کو کھانا کھانا

سوال: ہر گناہ کا کیا سزا ہے؟ درمیانے طبقہ کی موتی کے جانتے ہیں کہ ہم سے فقراء و مسکین کی جمع کر کے

کھدوینا چائزے یا نہیں ملے ارتقام فرما دیں۔

جواب :- بلائیں بھائی تقسیم کر لیا ونا بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ کی تمام کامیابی کے

نزدیک ناہائز میں خواب کی کامیت کو مہینچا ہے یا احقاق المہترہ عیادت بدنی میں خلاف اہم مشافعی اور

اہم، لکھتے ہیں کہ کسی کا خاتمہ نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ اب بھی زندہ ہے۔

له ان يجعل ثواب عمله لغيره صوة او موسما او مائة او غيرها الخ

فقط والہ تعالیٰ اعظم۔

بلا تعین اہم و ذکر تجہ

سوال : سووم یعنی تجر مرقے کے واسطے کیا جاتا ہے تو اس میں کی برائی ہے اگر تین تاریخ

اور تاکہ موجب فساد سے آگرم، صحابہ نے مثلاً پہلے روز جو یاد دوسرے ایام تھے یا انہوں نے

چنے روز ہوشیار کے واسطے خود ہمدرد ہو یا اسی کے تیج ہوں یا سیح ہو یا اور کوئی چیز ہو اور

اُنس میں مال بھی قیمیوں کا صرف نہ ہو تو بھی جائز ہے یا نہیں۔

میں جواب اس کے دانتیں یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کریں پاکیزہ طیبہ اور ایصال ثواب اسکا کریں

تو جائز ہے، اکثر علماء کے نزدیک اگر یہ علامہ مجدد الدین فیروز آبادی اربعال ثواب میت کے اجماع کو

بھی بدعت نکلتے ہیں سفر سعادت میں۔

جو رنجہ کے دجہ پر بحث

سوال: زیرہات مشیمہ و غیزکا مستغنیہ اکثر لوگ اس خیال سے ان بدعات کو کہتے۔

کہتے ہیں کہ چند لوگ جمع ہو جائیں گے اور باعث اتفاق کوکا اور کلام وغیرہ بھی زیادہ پڑھا جائے گا

ادراگر مقرر نہ کیا جاوے تو دستوری ہو جی ہے پس ان لوگوں کا عقیدہ کیا ہے اور اگر زید مشرک کی مجلس

مذکورہ موجد کے تئیں سے فقط۔

جواب: یہ جو بہتات مثل تیرے طریقہ کے ہیں ان کا کراکشی وجہ سے درست نہیں قاعدہ شریفیت

ملک ڈھیر ہے کہ کسی ایسی اصل یہ ہے کہ سوائے ملک کا ڈھیر بننے کے کسی اور طریقے کے ذریعہ اس کو سنبھالنا ناممکن ہے۔

جواب :- اگر کھانا اہل میت نے ایسے لوگوں کے واسطے جو خود گڑبگڑ میں کہ ٹوکھا دیں تو حد میں کیا ہے کہ یہ خود میں داخل ہیں یا نہیں؟ حرام ہے اور اگر دوسرے لوگ میت دے کو کھا سکن وہیں نہ کھانے کے بعد اس کا حکم کم ہو تو دوست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مرنے کے بعد چالیس دن تک دلی دینا

سوال :- مرنے کے بعد چالیس روز تک دلی دینا اور میت سے یا نہیں۔

جواب :- چالیس دن تک دلی کی رسم کرنا بدعت ہے ایسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہے ہاں بدعتی رسم تو یہو عیال تو پستحق ہے فقط۔

بلا چندہ کے حافظ کا خود منگھائی تقسیم کرنا

سوال :- اگر بلا چندہ فراہم کئے حافظ خود اپنے پاس سے شیرینی تقسیم کرے تو کیا ہے۔

جواب :- اگر حافظ یا تہود مذکورہ بالا شیرینی تقسیم کرے تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
ختم قرآن کے لئے چندہ کر کے مشیرینی نہ کرے۔

سوال :- چندہ فراہم کر کے بعد ختم قرآن شریعہ جو بدعت دینا میں بڑھا جائے شیرینی فراہم تقسیم کرنا کیا ہے۔

جواب :- چندہ کر کے اس طرح شیرینی تقسیم کرنا اور مستحب ہے علی الخصوص اس جگہ کہ رسم قرآن کا احترام کر لیں اور اس کے تاکہ کو طاعت کریں تاہم بدعت ہے فقط۔ یہ تہائی اعلم۔

رجب کا حکم

سوال :- جب کے مہینے میں تہارک اذی چالیس دفع پڑھ کر مہینہ کی روٹ کو تواب

میں تہارک پڑھنا ہے یا نہیں؟ سوالی عرض کہ بدعت شریف میں جی ہوتی ہے سو وہاں کی طرح یہاں بدعت شریف میں بھی بدعت سے لوگ ۲۶ رجب ۲۷ شب کہ نفل کو بدعت شریف یا ختم قرآن مستحب یا حدیثی کہ کھا چکا کہ شیرینی تقسیم کر کے حضرت علیؓ مدینہ و مدینہ کی مروجہ حد کو تو بدعتی یا بدعتی یا نہیں اور ۲۷ تاریخ روزہ رکھنا کیا ہے۔

جواب :- ان دونوں امر کا التزام اور بدعت ہے اور وجہ ان کے باوجود کہ

السلام للرسول یا میں قاطع اور بدعتی رواج ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب :- صلوٰۃ فرضیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس کی حقیقت نماز نہیں بلکہ
جامد ہے اور صلوٰۃ ہم کو ثبوت صحاح حدیث سے نہیں۔

صلوٰۃ الرغائب وغیرہ کا حکم

سوال :- صلوٰۃ الرغائب جبہ کے اقل جمعہ کی شب کو اور صلوٰۃ نصف شب یاں اور صلوٰۃ الہی
بہشت منقولہ ثابت ہیں یا نہیں۔ درمست عدم ثبوت کی کافاعلیٰ کہیں وجہ کا گناہ ہوگا کبیرہ کا یا
صغیرہ کا فقط۔

جواب :- یہ نمازیں بایں قیود و شروط میں برکت خدائی ہیں کہ ان کو گناہ کبیرہ کا ہے۔
اگرچہ پس صلوٰۃ صل مسدود ہے۔ شرع اس کو رد نہیں تاہم میری بد بھوختہ و اللہ تعالیٰ اعلم۔
البتہ تاریخ کو تذکرہ اللہ کر کے غریب و امراء کو کھانا کھلاتا

سوال :- ایک شخص ہرمینہ کی لگے تارنگ کو گیا ہوئی کہ تپے قد اللہ لودھکا ناپکار لڑا اور
بھرا سب کو کھلاتا۔ یہ وہی ہے کہ تپے قد اللہ لودھکا ناپکار لڑا اور
کرتا ہوں یا تو نہ کن ہوں کہ جو موبہ ہے عقل حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت شاہ عبدالغنی صاحب
کے ہرگز ان حضرت کی درمیں نہ بدگمانی نہ کہ ان ہوں صرف اس منہ سے کہ یہ حضرت کیا کرتے تھے
ان کے عمل کے موافق عمل کن موجب ضرورت ہے اور جو شخص بن حضرت کی یا اور کسی کی تذکرہ
سوائے اللہ جل شانہ وہ ظلم ہے کہ کسی حلال نہیں تو یہ زیادت طلب ہے مگر کہ ایسے عقیدہ والے کو
گناہ ہوئی یا تو نہ کہ چاہے یا نہیں اور موجب برکت بھی ہے یا نہیں لودھکا کے مسلمان دین دار
تذکرہ فرمائیں یا نہیں۔

جواب :- یہاں ثواب کی نیت سے گیا ہوئی کو تو نہ کرنا درست ہے مگر تعین یوم و تعین
طعام کی بدعت کہہ کے ساتھ جوق ہے اگرچہ فاعل اس تعین کو ضروری نہیں مگر اگر تعین یوم و طعام
صلوات کا ہوتا ہے ہذا تبدیل یوم و طعام کیا کرے تو صبر کی خد شریف۔
تین برس کے بچہ کی فاتحہ

سوال :- تین برس کے بچہ کی فاتحہ دو وجہ کی ہونا چاہیے یا سویم کی ہونا چاہیے یا تو بڑا
جواب :- شریعت میں تو یہ بھیجا نام ہے دو سرورین ہو خواہ میسرورت ہاں تعین یوم و طعام

ہاں کریں انھیں دونوں کی کسی ضروری جاننا جہانت و جنت سے وقفہ سہارا نہ ملے۔
 کہ بڑا ذنب عاصی برپا علی غنہ محمدی علیہ السلام علی من تبعہ بعد و سلم۔
 تیج سرکن کی رسم ہے

سوال :- میت کے بعد میسر دن قلم پڑھا چند ملائیں اور قرآن احباب کو جمع کر کے سورہ
 کلمہ تین قل اور آیت مصلحتیں تک سورہ ماکہ صحت احباب احباب لایہ پڑھ کر تھانہ کر و اح
 احبت کو اب پہنچا ہاں سے فارغ ہو کر ملائیں کو کسی حد وظہور تیا اور چاہا حاجت پورا نہیں۔
 جواب :- تیج سرکن کا جمع میتہ کے غایت اطمینان ثابت ہووے کہ اس کے یہاں تیج ضروری
 رسم ہاں ہے حرم ہیگاسب مشامت کے قابل علیہ السلام من قنہ ہووہ لہو منہم
 الحدیث انما تقرین تیج سرکن کا یہ خود ہر وقت ہے اس کی کچھ عمل شرع میں نہیں ثابت ہے جو
 کہ فاکٹس ل کر پڑھتے ہیں طبع ظہور پڑھتے ہیں کہ درنو میت بھی انتہیں کرنا کو اس قدر دینا جو
 گاہ ضروری ہوتے ہیں چنانچہ میں ہے اور تھانہ بھی جہت میں کہ ہم کو یہ شے گاہیکہ میں دقت ہو
 ماہیہ اللہ شوق میں جو سرور و شوق ہوتا ہے اس کا شوق ہے کہ وہ اس کے واسطے لکھو
 اس قدر طاقہ فاضلہ کا سلسلہ ہے جس کو کچھ ملاؤں کو دیا جاتا ہے وہ اجرت ان کے پڑھانے کی جو
 اور پڑھانے کی اجرت پر ہوتی ہے اس کا ثواب نہ پڑھنے والے کو ہوتا ہے اور نہ مرد سے کو لہذا یہ فعل
 لکھا کا اہل اور لیتا دینا دونوں طرح اور موجب ثواب کا نہیں بلکہ کناہ ہے عرصہ کو اس کا ثواب نہیں ہوتا
 چلو دینے والے کو لینے والے دونوں گناہ ہوتے ہیں لہذا اس کام کا ترک بھی واجب ہے اور اگر
 پھر ثواب پہنچانا منقولہ ہے کہ ہر شخص اپنے مکان پر پڑھ کر پہلو سے وہ میسر دن کا کون سا لکھا
 جامہ لیں یہاں ثواب کو کوئی منع نہیں کرتا ہے اگر لائیں جو مگر یہ جو حیثیات کے ساتھ ہر وقت
 چھوٹے اور بڑے بھی نہیں پہنتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

برور ختم مسجد میں روشنی

سوال :- برور ختم قرآن شریف کے ضرورت سے زیادہ کتنی لایا ہے۔

جواب :- ضرورت سے زیادہ روشنی کا اور پھر اس کے ساتھ اس کو ضروری لکھا اسراف و

تلاوت حد تک ہے اور جو کچھ وہ کے ساتھ ثابت ہے وہ ہی ہے وہی۔

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال :- عبد الوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب :- محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہاں کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب خلیل
دکھ تھا اور حامل ہدایت تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدد پر اس کے مزاج میں محمد صالح
تعالیٰ اسلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال :- وہابیوں کو توگہ ہیں کہ عبد الوہاب نجدی کی ایک عقیدہ تھا اور لیکن مذہب تھا اور وہ
کیسا شخص تھا۔ اور وہابی مذہب کے عقائد میں اور کتنی چیزوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔
جواب :- محمد بن عبد الوہاب کے عقیدہ خلیل کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد مذہب
ان کا خلیل تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اس کے عقیدہ اچھے ہیں۔ یہاں جو حد
سے بڑھ گئے انہیں فساد میں ہے اور عقائد سب کے عقیدہ ہیں۔ اعمال میں فرق غلطی درست غلطی
ماہی جنس کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال :- یہاں پر ایک شخص دعوے حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انھوں نے اکثر مضامین
مائل رطب و یابس فرمائے اور جنس کو بہت جوڑ چھا جاتا تھا تو سکوت کرتے تھے اگر کُن کا حال معلوم
ہو تو مطلع فرمائیے کہ کس مقام کے ہیں تو کہیں استعداد کے ہیں یہاں تو ایک نعل کے تین چار غافل پڑھتے
تھے زیادہ صریح اس امر سے انھوں نے انھیں فرمایا جائے فقط۔

جواب :- حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور کوئی عالم وہاں اس نام کا
ہے لوگ نہ ہو جو جبل کے زرد کتبہ دیکھ کر وہ خط کا حیلہ دنیا کی معاش کے واسطے اختیار کر لیا ہے۔
حق کو گمراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے کہ بندہ کو معلوم ہوتا تو صاف لکھتا مگر یہاں کوئی مولوی اس
نام کا نہیں دیکھا۔ سب علماء سے بدعت واقف ہے فقط والسلام۔

حضرت معاویہ کا زیرہ کو خلیفہ بنانا

سوال :- حضرت معاویہ نے اپنے وزیر زیرہ بن ابی سفیان کو خلیفہ بنادیا ہے یا نہیں۔

جواب: یہ کہنے سے سلام نہ کیے کر بغیر عزت مہار ہے۔

آریہ سماج کا کیرسٹنا

سوال: ہمارے سماج کا کچھ نشتہ اور اس موقع پر کہ سرگرمیوں کا ایک نئے مکان میں کھڑا ہو جائے
نہیں ہے۔

جواب: ار یہ کہ دھاک نہ مٹے کہ اس کی فساد دین کا ہے مگر جو عالم ہے اور رد کہے تو کفر ہوگا
حائر ہے ورنہ منع ہے فقہ دانہ تعلیٰ الم

انگریزی ادب

سوال: ہر کثیر لویات انگریزی خسل حقہ ریو جو تیلہ کو آتا ہے بظاہر اس میں اختلاہ شراب جو
یوہ صرحت نفوذ تاثیر کہ بدومن قلت متعارج خاص میں شراب ہے لہذا بعض واقف و کونک بطلی عرقہ
لیکھتہ وغیرہ میں اختلاہ شراب معلوم ہوا بھی ہے ایسی حالت میں استعمال اس کا متنب ہے یا نہیں۔

جواب: میں نے خط شریاء میں لکھا ہے اس کا متن اور ترجمہ کے ساتھ ہے۔ اور
لاحقہ میں مفرد ہے و اللہ تعالیٰ اعلم۔

بیکٹ تھی پاؤ کامنڈ

سوال: ہر جڑی پادیا ایکٹ دینیہ غیر تازی کا پودہ نہیں ہوتا ہے کہ اس کا حاتمہ ہے یا نہیں

جواب: یہ مسئلہ مختلف جہاں میں ممکنہ روایت نہایت حرمت کہ ہے دشمنین کی جو لڑکی
تشیق اور فتنوں دونوں جانب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کا پرہیز قبول کرنا

سوال :- ہندو مت اور جول یا دیو الہی ہے استانیہ حکم یا نوکر کو کہیں یا پڑی یا دیکھ کر کہتا بلور ٹھہرے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حکم نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔
جواب :- درست ہے۔

ہندوؤں کی شاوی میں جاتا

سوال :- ہندوؤں کی شادی پر لڑکی نہیں جاتا تاہم یہ یا نہیں ماسم سزیم سے جو حالات معلوم ہوتے ہیں ان کو ٹھیک جاننا درست ہے و نہیں۔

جواب :- یہ دونوں مرادست اور حرام ہیں مرکب میں کائنات ہے واقعہ تعالیٰ اعلم۔

ولایتی تندر و تر و خشک مٹھان کا حکم

سوال :- ولایتی تندر و مٹھان کی تر یا خشک کھانی درست ہے یا نہیں۔

جواب :- میں کی نجات یا حرمت تحقیق ہو یا غالب گمان محدود رکھنا جس کمال معلوم نہ ہو اس کا کیا درست ہے فقط۔

ہندو قول کے پیادو کا پانی پینا

سوال :- ہندو چوپایہ پانی کی گاتیں سے ملنے والے پیرے مٹی کے سفیر کی گتھائی پینا درست ہے یا نہیں

جواب :- اس پیادو سے پانی پینا منکر نہیں۔

حضرت حسینؑ کی مجلس غم منانا

سوال :- مجلس غم منان کے لیے شادمانہ حضرت امام حسینؑ کی شادمانہ وفات اور فیوض مٹھان

میں لہجہ غم کے جلسے منور کن عام نہیں ہیں تمام فرادیں۔

جواب :- غم کی مجلس تو کسی کو وسط درست ہیں کہ غم میر کر نہاں ہونے کے رشتہ کر یکے تعزیر علیہ

اس واسطے کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف غم پر ان کی نصیحت جگہ اور شہادہ میں کاد کر جمع کر کے سوائے ایک شہادہ

و انفع کی ہے اور تشہد کا طریق ہے لہذا حضرت غم کسی کا درست نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

وافضیوں سے مراسم رکھنا

سوال :- بعض سے اس رکھنا اور اتار رکھنا اور ہم مدستی لگا کر لہو اس کی حرکت کرنا لہو

کے بیان موت کہنا یا وجود کیا اس سے میں دنیا کا کوئی مطلب ہو جائے یا نہیں اور جو شخص بلا صریح و انفع

سے اٹھارے دیکھ کر اس کی میت میں اکل و شرب کا رامت جانتا ہے یا نہیں۔

جواب :- یہ و انفع جو رنج اور سب فساد سے بے ربط عورت کا حرام ہے مگر لیب حادہ

یا چاروں کے معتد بہ اور ان عورت کو نہ والا ہونا یا لہجہ عامی ہے۔

حسینؑ کی تصویر گھر میں رکھنا

سوال :- تصویروں میں امام حسینؑ علیہ السلام کی تصویر گھر میں رکھنا کیا ہے اور ان کا زخمت کن چھاپا

یا نہیں اور آگ میں جلادینا مناسب ہے یا نہیں۔

مراہتی کی امامت

سوال :- مراہتی کتنی عمر کا ہوتا ہے اور اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔
جواب :- مراہتی کی امامت نادرست ہے اور تیرہ جرحہ برس کا رکھ کر مراہتی ہے۔

جامع مسجد کا امام بدعتی و فاسق ہو تو کیا کیا جائے

سوال :- اگر جامع مسجد کا امام بدعتی ہو یا فاسق ہو اس وجہ سے اپنی مسجد محلہ میں جمعہ کرینا لڑائی ہے یا نہیں اور اگر بدعتی امام کے پیچھے مقتدی بھی بدعتی مومن ترون کی نماز بھی مکروہ تھوکی ہوگی یا نہیں۔

جواب :- بدعتی کی اقتداء سے اپنا جمعہ اور جماعت الگ کر لینا بہتر ہے بدعتی کے پیچھے اس بیسوں کی نماز بھی مکروہ ہے۔ فقط۔

بدعتی کی امامت

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز مومن آئے۔ میں۔

جواب :- مکروہ تحریمی ہے۔

رسول اللہ کو خیفہاں ہاتھ والے کی امامت

سوال :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیفہاں نہ جانے اس کے پیچھے نماز

درست ہے یا نہیں

جواب :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مل خیفہاں ہو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہوا اس کے پیچھے نماز نادرست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشرک بدعتی فاسق کی امامت

سوال :- مشرک بدعتی پر درست ظالم فاسق خیر مقرر مسلمانوں کی برائیاں حکم سے کہے

اور صدر میں نکار کر بنام سجادہ خاں کے ان سب کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

جواب :- ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہوں نماز ہو جاتی ہے مگر

اور اگر بہت کم ہوتا ہے۔ اور جس کی تربت کفر تک پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

لکھنؤ کے کفر ہے اس کا لفظ لکھنؤ نہیں دیکھتا۔

بدعتی کی امامت کا حکم

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔
جواب :- بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ فقط۔

بدعتیہ شخص کی امامت

سوال :- جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتیہ ہو پڑھے یا دوسری جگہ پڑھے۔

جواب :- جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔ فقط۔
حاشہ تالیف :-

دانی کے شوہر کی امامت

سوال :- ایک شخص کی بیوی بیتہ دانی کا کرتی جماعت ہے پسندہ باہر صیغہ ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب :- جس کی بیوی دانی ہے اس کے پیچھے امام درست ہے۔ فقط۔
حاشہ تالیف :-

بدعتی کے پیچھے جمعہ پڑھنا

سوال :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا تو اس کا امامد کرے یا نہیں اگر امامد کرے تو کس طرح پڑھے۔

جواب :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا تو اس کا امامد نہ کرے۔ فقط۔

امام کا جماعت شروع کرنے میں کسی کا اشتہار کرنا

سوال :- جو امام مسجد ایسا ہو کہ جس وقت تک مسجد میں ایک یا دو شخص مخصوص نہ آجائیں جماعت کا وقت معلوم ہی گزرنے کے قریب ہو اور وقت میں بھی تاخیر نہ ہو اگر اپنے نفع کے باعث یا تعلقات کے سبب سے ان اشخاص کا اشتہار کرے اور غیر ان کے جماعتی تاخیر کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیا ہے۔

جواب :- اگر دوسروں کے کسی دیندار رئیس کا اشتہار کرنا ہے اور دوسروں کی باتیں نہیں کرتا تو امام و کاتب گنہگار ہیں مگر نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے۔

(محقق مصروف)

وَأَسْأَلُ أَهْلَ الذِّكْرِ أَنْ يَكْتُبُوا لِي
الْحَمْدُ وَاللَّهُ كَذَلِكَ خَيْرٌ مِنْ حَسَنَاتٍ وَهُوَ بِكَرَامَاتٍ عَمِيَّةٍ

فتاویٰ رشیدیہ

حصہ اول

من افادات طہیات عالم اجل فاضل اکمل عظیم السیاحات
محکم دہود طریقت حضرت مولانا مولوی المافظ المحاسن
رشید احمد الکنگواہی

پہلے کاپیہ

مختصر سیدائینہ شریعت تاجران کتب

مدونہ علیہ سیدی زکریا علیہ مقالہ علیہ سید علیہ

سب چاہیں کہ ان سچا ملاویں میں عزت کریں۔ ہمارے سب سے بڑے کام یہ ہے کہ ان کے لئے ایک ایسی جگہ بنائی جائے جہاں وہ اپنی عزت و کرامت کو بیکار نہ کر سکیں۔

[illegible][illegible]

تَقْوِيَةُ الْإِيمَانِ

یعنی

توحید کی حقیقت اور شرک کی مذمت

تألیف

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ

مدت مشہور شدت

ناشر { فاروقی کتب خانہ میرمن لوہاری روڈ

علی گڑھ جامعہ الحدیث مولانا ابوالکلام علی قادری

ملتان شکر

پتہ مارہیہ

جہوں۔ ہدایت کا شکر اور اللہ صاحب نے سورہ مومنوں میں فرمایا ہے۔

قُلْ مَنْ يَمْلِكُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ	کہ کون ہے وہ شخص کہ اس
كُلٌّ فِي أَفْئِدَةٍ مَأْمُورَةٍ لَا	کے۔ نہ میں ہے۔ نہ صرف ہر چیز
يُخَالِفُ بِمَا ارْتَضَىٰ الرَّحْمَنُ لِنَفْسِهِ	ہر آدمی جو بہت کرنا ہے۔ اور
يَتَّبِعُوا نَفْسَهُمْ نَهْوًا مِّنَ اللَّهِ	اس کے مقابل کرنا بہت نہیں
يَتَّبِعُوا نَفْسَهُمْ نَهْوًا مِّنَ اللَّهِ	کر کے جو تمہارے جو سواری نہیں

کے کہتا ہے۔ کہ ہر کلمہ سے عمل پر جانتے ہو۔

یعنی جب کافروں سے مل کر چمکے۔ کہ ماسے عالم میں صرف کس کا
ہے اور اس کے مقابل کوئی کلمہ نہیں۔ ہو سکے تو وہ ہی کی۔ کہ ہے
اللہ ہی کی تکرار ہے۔ پھر اور دل کو متاثر نہ کرنا ہے۔

اس وقت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تعریف
کرنے کی قدرت میں دی اور کوئی کسی کی عیادت نہیں کر سکتا۔ اللہ ہی کی معلوم
ہو کہ یہ خبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے جمل کو اللہ کی برابر نہیں جانتے تھے
بلکہ اسی کا حقوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے۔ اور ان کو اس کے مقابل کی
طاقت نہ تھی۔ مگر یہی پکارنا اور قہقہے مانی اور نہ رو نیا
کوئی طور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتا تھا۔ اس کا کفر و شرک تھا۔ سو جو
کوئی کسی سے یہ منکر کہہ کر اس کو اللہ کا بندہ و حقوق ہی سمجھ کر

الوح اور دے شرک میں برابر ہے۔ سو کھانا پینے کے شرک اسی پر موقوف نہیں۔ کہ کسی کو شے کے برابر سمجھ اور اس کے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے لیے نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں۔ وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنے جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا پورا کرنا اور اس کی سنت اپنی اور مشکل کے وقت لگانا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تعالیٰ کی ثابت کرنے۔ سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی کہے اور اس کا حقوق اور اس کا بندہ اور اس بات میں ملوث اور انبیاء میں اور جن اور شیطان میں اور بد بھت اور پری میں کچھ فرق نہیں ہیں جس سے کوئی یہ منکر کرے گا۔ شرک ہو جاوے گا۔ خود اس کو ادب ہے خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھت اور پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جس بات پر جانے والوں پر غصہ کیا ہے۔ ویسا ہی سود و خسر کی بات لکھ وہ ادب اور انبیاء سے جدا کرتے تھے۔ چنانچہ سورۃ ہرات میں فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ

يُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ هَذِهِ سُبُلُ الْفُجَرِ

يُذَوِّبُهَا اللَّهُ وَالْخَيْشِشُ

أُولَئِكَ مَكِيدُ اللَّهِ يَفْعَلُ مَا يُنَاصِي

ہیں۔ جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے ملدیں ملے۔ اور اس توقع پر نذر دینا نہ کرے اور اس کی قسمیں مانے، اور اس کو مصیبت کے وقت ہلکے ایسا کرنے سے مترک ہو جاتا ہے۔ اور اس کو انکارانہ فی التصرف کہتے ہیں۔ یعنی منہ کا ساتھ صرف ثابت کرنا محض شرک ہے۔ پھر خواہیہ اس کے کہ ان کاموں کی وقت تک خود بخود ہے۔ خواہیہ لوگوں کے کہ منہ کے کو ایسی حالت میں ہر طرح سے شرک ثابت ہو جائے۔

۳۔ **اشترک فی العبادۃ** { تیسری بات یہ کہ بعض کام تقسیم کے اندر

عدالت سے ہیں۔ جیسے سجدہ اور رکوع اور بقدر انداز کرکھڑے ہونا۔ اور اس سے پہلے کہ ایک اور نہ ہو۔ اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہو۔ اور دور سے قصد کر کے سفر کرنا۔ اور ایسی صورت بنا کر جب کہ ہر کوئی جہلے کہ یہ

لوگ اس شہر کی زیارت کو جہنہ ہیں۔ اور اسے جہنہ میں۔ اس کا نام پکارنا۔ اور

معتول ہونے کے لئے۔ اور شکار سے پہلے اور کسی قبیلے سے جا کر طواف کرنا۔ اور

اس کے لئے کہ حرف سجدہ کرنا۔ اور اس کی طرف جانور سے جانے اور وہاں قسمیں اٹھانی پر طرفت ہونا۔ اور اس کی چوکھٹ کے گئے ہرے سو کر وہاں لگتی اور اٹھ کر

کرتی اور وہیں وہ دنیا کی مرادیں لگتی اور ایک ہتھوڑو بوسہ دینا۔ اور اس کی دیوار سے اپنا مسابوہ چھاتی جہنہ اور اس کا خلاف پھر برزخا کرتی اور اس کے

شُرک و پنداریک ایشوریت بے برہمت شریعت بنادند
مُتَعَدِّی حَسْبِیْ عَزَّوَجَلَّ بے شک شریعت ناگزیری بہ خشن ہے۔

یعنی اللہ صاحب نے شران کو قصہ کی دی تھی۔ سراسر انہوں نے اس سے
بھا کر بہ انسانی ہیں۔ کہ کسی کو حق اور کسی کو کچھ ادا دیا، اور میں نے اللہ کا حق
اس کی طرف کو دیا۔ تو بڑے سے بڑے کا حق سے ذیل سے ذیل کو دے دیا جیسے
بادشاہ کا تاج ایک ہمارے سر پر رکھ دیکھے، اس سے بڑی بہ انسانی کیا ہوگی
(اور یہی جہی میںا ہائے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چار
سے ہی ذیل ہے) اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شروع کی راہ سے معلوم ہوتا
ہے کہ شرک سب سے بڑا ہے۔ جسے میں عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا
ہے کہ شرک سب سے بڑا ہے۔ اور یہی حق ہے۔ اور یہی ہے کہ اس کو دیکھ کر
آدمی میں بڑے سے بڑا عیب ہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے۔ سو
اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اس کی بے ادبی ہے۔

وَمَا تَنْبَغُ لَكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اے اللہ تعالیٰ نے، اور میں بھی
مَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَيَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَيَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَيَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَيَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ

رحم اسی گتہ میں ہے۔ کہ کو حید خوب درست کیجئے اور شرک سے دور رکھائیے
 دھند کے سوا کسی کو حاکم بجئے کہ کسی چیز میں کچھ تصرف کرتا ہے۔ ذکر کسی کو
 اپنا مالک طیارائیے۔ کہ اس سے اپنی کوئی مراد ملے گی اور اپنی حاجت اس کے
 پاس ملے جائیے۔

وَأَعْرِضْ عَنْ مَعْصِيَةِ الْإِنسَانِ	مشکوۃ سے اب بکھاگو میں کہہ دیجئے
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ نَهَارًا وَلَيْلًا وَنَسْتَغْفِرُكَ	کہ ادا ہوا تو روئے ذکر کر کہ اس کا
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ	ہر روز سے حق کی کھڑا ہو کہ حق
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ	مذہب شیعہ و سنی کے شرک شیل
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ	مذہب ہنر و کرم، سوائے زہد و پارسائی

یہی نسخے ساری کو صحت اور اس سے عذر کہ شاید کوئی مینا صحت کہ
 اپنا پتہ لکھو۔ سوچو مسلمان کو کلمہ کی جڑوں پر صبر کرنا چاہئے اور ان کے ذریعے
 اپنا دین دیکھ کر پتہ لکھو۔ اسی طرح جن اور صبر توں کی بھی اپنا دین پر صبر کرنا چاہئے
 اور ان سے ڈر کر ان کو داتا چاہئے۔ اور یہ کہنا چاہئے کہ کوئی الحقیقت تو ہر کام
 اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ مگر وہ بھی کبھی کسی پہلے جنوں کو چاہتا ہے۔ اور
 بڑوں کے افکاروں سے بچوں کو ایذا پہنچا سکتے۔ بلکہ بڑوں اور بچوں میں فرقہ
 جلدی اور موسیٰ اور منافق پر ابدا سلوم جو چاہو۔ سو چھو ظاہر میں منتہی
 کہنا سقوں کے ہاتھ سے اور مسلمانوں کو کافروں کے ہاتھ سے نہ لے لے۔

اسی کے اختیارات ہو گئے۔ جب چاہے تو کھلے جب بند بنے: مگر یہ اسی طرح
 لاکھوں چیلروں کو رعایت سن لوگوں کے اختیارات بنے۔ جب چاہیں کریں جب

ہاں ہم بد کریں۔ سو اس طرح صاحب کا وہ حالت کرنا ہے، اختیار میں ہو کر جب چاہے۔
 کچھ ہفتہ صاحب ہی کی شان ہے۔ کسی بی دلی کو جن دن رخصت کو پارہ شید کو ا
 نام نام زادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ حالت نہیں رکھی کہ جب
 چاہیے صاحب کی بات منوم کریں۔ بلکہ ہفتہ صاحب اپنے ادا دے کسی کسی کو شہادت
 ہے۔ لہذا چاہے۔ سو یہ اپنے ادا دے کے موافق نہیں ہے۔ پہا چہ حضرت پیر علی
 ہفتہ علم کثیف تھا۔ بننا ہے کہ کسی بات کے موافق کہنے کی خواہش ہوئی اور
 وہ بات معلوم نہ ہوئی۔ پھر صاحب ہفتہ صاحب کا ادا دہ ہوا تو ایک آں میں تادی پہا چہ
 حضرت علی ہفتہ علم کثیف کے ساتھ تھے۔ انہوں نے حضرت ہفتہ صاحب کی
 اور حضرت کو اس سے بڑا عجیب ہوا۔ کہ کوئی ملک بہت تحقیق کیا۔ پر کہ حقیقت معلوم
 نہ ہوئی۔ اور بہت علم کثیف ہے۔ پھر صاحب ہفتہ تانی کا ادا دہ ہوا۔ تو پہا چہ کا مان
 ہوا کہ یہ صاحب ہفتہ ایک ہے۔

سوائیوں نے رکت پھاڑے کہ قیام کے خلاف کئی شہری کے پاس ہے۔
اس نے کسی کے ہاتھ میں دیوار کھائی اس کا خزانہ میں گھونپنے کی بات سے قتل
کھول کر اس میں سے ہتھیاروں کو ہتھ پھینکی اس کا ہاتھ کھائی نہیں پڑ سکتا۔
اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بددعویٰ کہے کہ میرے پاس ایسا

کے دل کا احوال چھپ چاہی معلوم کر لیں۔ یا جس چھپ کا اصل چھپ جائے
 معلوم کر لیں۔ کروہ چھپ ہے یا مر گیا۔ یا کس شہر میں ہے کس محل میں یا جس آئندہ
 بات کو چھپ ادا ہو کر ہی تو دریافت کر لیں کہ ظلم کے پس بولاد ہوئی یا نہ ہوئی یا
 اس سوداگر کی ہیں اس کو قتلہ ہو گا یا نہ ہو گا۔ یا اس مرثی میں فتح پائے ہو گا شکست
 کہ ان باتوں میں سب سے بڑا ہوشیہ ہونا چھوٹے سپہ سالار کے لیے ہونا چاہیے
 نادان۔ سوچیں سب لوگ بھی کہ بہت عقل سے یا قریب سے کہہ دیتے ہیں پھر
 کبھی ان کی بہت موافق رہ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل
 اور قریب سے کہتے ہیں سو ان میں کبھی درست ہو جاتی ہے۔ کبھی ٹھیک اں مگر تو
 عقیدہ کی طرف سے اٹھ سام پر سو کی کہتے رہتے ہیں۔ گروہ ان کے اختیار میں نہیں۔

آخر تم ابھاری ہوئی غریب	مگر نہ کے ابھاری ہوئی غریب
ہلکتے ہوئے غریب	ہلکتے ہوئے غریب
قالت جاء النبی صلواتہ	قوله منہ منہ منہ منہ منہ منہ
کلیتہ و تلتہ منہ منہ منہ	اے ہوشیار منہ منہ منہ منہ
ہوئی حق کہیں تو رہی	ہوئے چہ لڑ کہیں رہ رہ رہ
کلیات دینی نیست بجزیر	عمی اور ادا رہ رہ رہ رہ
کالت خیر نہ تلتہ منہ	کرتے تھے جو رہ رہ رہ
منہ منہ منہ منہ منہ	کرتے تھے

مستحق عزت اور نہیں طاقت رکھتے۔

یعنی لشکر کی تنظیم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کمان کا کچھ احتیاج نہیں اور ان کی ہوری پہچاننے میں کچھ دخل نہیں دیکھتے۔ نہ آسمان سے پتہ چلاویں نہ زمین سے کچھ اگلاویں اور ان کو کسی نوع کی کچھ تعصت نہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو بعض جوہر انہیں کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء الامم و شہیدوں کو عالم میں تعریف کرنے کی قدرت تو تھی۔ لیکن اللہ کی بقدر ہر پہلو شکر کریں۔ اور اس کے واسطے دم نہیں مارتے اگر چاہیں۔ تو ایک دم میں الٹ پلٹ کر دیں۔ لیکن شہداء کی تعظیم کو کچھ عیب بیٹھے ہیں۔ سو یہ بات سب غلط ہے۔ بلکہ کسی کام میں نہ بفضل بن کر دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھنے ہیں۔

وَلَا تَذْخُرْ مِنْ دُونِ

اور نہ ہی ذخیرہ کرے دوسروں کے

لَا تَحْزَنْ لَئِنْ تَفَلَّتْ

نہیں غمگین ہو کہ اگر ہٹ جائے

یعنی اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے ماجرہ لوگوں کو بکا رنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔

یعنی جو کوئی کسی سے مراد مکتبہ اور محل کے وقت نکالتا ہے۔
 اور وہ اس کی حاجت دعا گریں گے۔ صورت بات اسی طرح ہوتی ہے۔ کہ
 یا تو وہ خود ملک بھر یا ملک کا سا بھی ہو یا ملک پر اس کا بیڑا ہو جیسے بڑے
 جیسے امیروں کا کہنا یا شاہ صبا کران پاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے بازو ہیں
 اور اس کی عظمت کے رکن۔ ان کے تاخوش ہونے سے سلطنت بگماتی ہے
 یا اس طاعت ملک سے منہ کش کیسے اور وہ اس کی سفارش خواہ خواہ قبول
 کر لے پھر وہ سے خوش ہو یا تاخوش جیسے بادشاہ بزاری بیگمات کا پیش
 ان کی محبت سے ان کی سفارش وہ نہیں کر سکتا۔ سو بجا رہنا چاہا ان کی سفارش
 قبول کر لیتا ہے مگر جن کو سبک دیا۔ لوگ پکارتے دار سے مراد ہیں
 کہ گئے ہیں وہ تو مانگ بھی آسمان و زمین میں ایسا نہ بھر جیز کے اور نہ کچھ
 ان کا سامجہ ہے۔ اور نہ ان کی عظمت کے رکن ہیں اور خاس کے باندہ
 ان سے وہ کران کی بات مان لے۔ اور نہ بغیر پر داغی سفارش کر سکتے
 ہیں۔ کہ خواہ خواہ اس سے دلوا دیں۔ بلکہ اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال
 ہے۔ کہ جب وہ کچھ فرماتا ہے۔ وہ صبا و صبا میں آکر بیٹھ جاتا ہے
 میں۔ اور ادب اور دہشت کے مایے دوسری بات اس کی تحقیق اس
 سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ اور جب اس بات کی
 تحقیق اس میں کوئی ہے۔ بولے امانا و صدقاً کہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پھر

نہ نہ کا شیعہ سمجھے وہ اصل مشرک ہے۔ اور بڑا جاہل مگر اس نے خدا کے منہ کے
 بھی نہیں سمجھے بلکہ اس ملک کی قوم جو یہی اس شہنشاہ کی توہ شان ہے کہ ایک
 آن میں ایک ملک کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے

جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برہمہ اکر فکے۔ اور ایک دم میں سارا
 وہ فرش سے فرش تک اور پٹ پٹالے اور ایک نیا ملک اس جگہ قائم کرے کہ اس
 کے تو حصہ دے دے کسی سے ہر چیز جو ہوتی ہے کسی کا حصہ دے دے پھر پھر
 اور اس جمع کرنے کی کچھ وجہ تھیں۔ اور جو سب لگ پگے اور چھپے وراثت اور
 جن بھی سب سے ترش و پندہ ہی سے ہو جاویں تو اس ملک ملک کی
 سلطنت میں الال کے سبب سے کچھ رونق بڑھنے چلتی ہے۔ اور جو سب شہان
 اور تہل ہی ہو جاویں۔ تو اس کی کچھ رونق گھٹنے کی نہیں۔ وہ ہر صورت
 ملک بڑوں کا بڑا سہک اور بادشاہوں کا بادشاہ اس کا کوئی کچھ بگاڑ
 سکے نہ سوتا رہ سکے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بادشاہ ہزاروں میں سے ہار گیا ہو
 میں سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جاوے
 اور چوری کی منزلتہ دینے دیوے اور بادشاہ اس کی محبت سے لگا چاہے کہ
 اس چور کی تعمیر میں اس کو شفاعت محبت کہتے ہیں یعنی بادشاہ
 نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی پھر یہ بت بھی کہ ایک بار غنہ

کاموں کے وقت پکارتے ہیں۔ پھر اسی طرح ایک مدت میں یہ
 رسم جاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیال
 میں ہیں کچھ ان کی حقیقت نہیں۔ وہاں نہ اللہ کے ہوا کوئی پتلا
 نہ کسی کا یہ نام ہے۔ تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں۔ سب
 خیال ہی خیال ہے۔ اس نام کا کوئی شخص وہاں مانگ اور پتلا نہیں
 جو ان کاموں کا مختار ہے۔ اس کا نام اللہ ہے۔ محض اعلیٰ نہیں۔ اللہ
 جس کا نام محض اعلیٰ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ سو ایسا شخص کہ
 اس کا نام محض اعلیٰ ہو اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کام ہوں
 ہوں۔ ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں۔ بلکہ محض اچھا خیال ہے
 سو اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا۔ اور کسی کا
 حکم اس کے مقابل معتبر نہیں۔ بلکہ اللہ نے ایسے خیال باندھنے سے منع
 کیا ہے۔ اور وہ کون ہے کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہوگا
 یہی حاصل دین ہے۔ کہ اللہ ہی کے حکم پہ چلتے۔ اور کسی کا حکم اس کے
 مقابل ہرگز نہ مانئے۔ لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چتے۔ بلکہ اپنے پیلا
 کی دھمکیوں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں۔ اس بدعت سے معلوم
 ہوا۔ کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ
 بھی انہیں باتوں میں سے ہے۔ کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے

غرض غلط ہے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ حسب اختیار عادلانہ
 اس کے رو برو ایک ذریعہ چیز سے بھی کمتر نہیں۔ کہ ساری آسمان زمین
 کو عرض اس کا تہ کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور ہا جو اس بڑائی کے
 اس شاہنشاہ کی عظمت نہیں تمام سکتا۔ بلکہ اس کی عظمت
 سے ہر چیز بے لائق ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت کہ اس کی بڑائی کا
 بیان بھی کر سکے۔ اور اس کی عظمت کے میدان میں اپنا خیال اور
 وہم بھی دوڑا سکے۔ پھر کسی کام میں دخل ڈیٹے کی اور اس کی عظمت
 میں اچھوٹنے کی تو کس کو قدرت؟ وہ خود ملک غیر لشکر
 اور فرج کے اور پھر کسی وزیر اور مشیر کے ایک اکبر میں کرہ و زور کام
 کرتا رہتا ہے۔ وہ کس کے رو برو صفارش کرے۔ اور کس کا منہ
 کس کے سامنے کسی کام کا مختار بن بیٹھے آسمان شاہنشاہ فرج
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس حد ہر میں یہ علت ہے
 کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سننے ہی ماہرے دہشت کے
 بے حواس ہو گئے۔ اور عرض سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری
 ہوئی ہے۔ بیان کرنے لگے۔ پھر کیا کیئے ان لوگوں کو کہ اس ملک
 الملک سے ایک بھائی بندی کا سدا شہدہ یا دوستی آشتی کا سدا
 مجھ کر کیا جڑ بڑھ کر باتیں کہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ میں پہنچ رہا

پادشاہ، ایک سالے جوان کا منہ لہر، سچے پانچے کر ڈالے، مہیوڈ پڑا
 ماما سے پردہ راضی نہ تھا جس سے،

المستحق للكرامه

عن شدی بنی سنی

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

کمال سے نغمہ گواہ گستاخ
یوں ہی بیکر و مہر ہے خفا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَوْلُهُمَا مَا يَكُونُ لَكَ وَمَا يَكُونُ لِي

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں

میرا اس میں شک ہے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملے نہ خواہ مخواہی پر اس پر اللہ

کسی ای مقرب۔ مثلاً یوں دیکھ لے کہ مشر رسول چاہے گا تو غلام

ہر ماہ کے ایک روز کاروبار کی چھان کاغذی کو اپنے سے جو تکم۔

رسول کے جلاٹے نہیں ہوتا۔ ہر کوئی مخلص کسی سے کہے کہ فلاں

کے دل میں کیا ہے؟ پانچویں کی شادی کب ہوگی؟ اور غلام نے حکمت میں

کھتے ہیں! آسپن میں کتے کمرے میں؟ تو اس کے جواب میں یہ

شکے کہ مشہور سولہویں صدی کے ایک غیب کی بات شہسباز شاہ

رسول کو کیا خبر! اور اس بات کا کہ منافقہ نہیں کہ کچھ دین کی بات

وَمَا أَمْرُهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَغْلِيصِينَ لَهُ الَّذِينَ رَحِمَهُ

مَوْئِدُ الْأَلَمَاءِ

مولانا محمد اسماعیل شہید

جلال آباد

ابنِ حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

تَحْتَبَدُّ لَهُ لَكَالْخَضْفَانَةُ اس نے دیکھا کہ وہ بڑا بڑا گدا
 مَاتَ سُؤْلُهُ وَتَوَلَّى كَفَّهُ کے طلب گندے انور میری
 بِالْخُفَّاءِ وَالدَّالِّينَ تم کو جس کو تعجب ہوا کہ اہل
 اَحَى اَخَانِكُمْ فَلَا تَكْفُلُوهُ سو ہم کو غور کیا کہ تم کو ہم کی
 اَخْبِتُمْ مَنَازِلَكُمْ وَتَوَلَّوْا سوز و گداز کیا اچھوٹے
 اَهْلًا كَذِبًا تسلیم کر لیا بھائی کی۔

یعنی سب انسان آپس میں بھائی ہیں۔ جبراً بزرگ جو بڑے بھائی
 بنے۔ سوس کی بیٹے بھائی کی سی تسلیم کیجئے۔ اور ملک سب کا مشترک ہے
 جنگ اس کو چاہئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علیہ السلام دام دام زانو پیر
 و طہر یعنی جتنے انسان کے مقرب بندے ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں۔
 اور بندے کا جزا اور جہاد سے بھائی۔ مگر ان کو شہرے بڑائی دی۔ وہ شہرے
 بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فراہم داری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے بھائی
 مساکین کی تسلیم انسانوں کی سی کرتی چاہئے۔ خدا کی سی۔ اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ بعض بزرگوں کو بعض وقت اور بعض جاہل دہشتہ ہیں۔ چنانچہ بعض
 دہشتہ ہوں پر خیر ماحر ہوتے ہیں۔ اور بعض پر ناحق۔ اور بعض پر کھڑے
 گمراہی کو اس کی سند نہیں پڑنی چاہئے۔ بلکہ آدمی دوسری ہی تسلیم کرے کہ اللہ

نے بھائی ہو اور شریع میں جواز ہو۔ مثلاً اکبر علی پر مجاہدینہ شرع میں نہیں بتایا۔ سو ہر گوشہ ہے۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شہید و مجاہدینہ شیعہ ہوتا ہو تو اس کی سندنہ پچڑے کسا دی کو چھانور کی ریس نہ کرنی چاہئے۔

[illegible]

یعنی میں بھی ایک دینِ مرکبِ مٹی میں طے و لاہول۔ تو کب بھلا
مکے لائق ہوں۔ مسجد تو اسی پاک ذات کو پہنچے کہ درمے کبھی۔
اس حدِ بیشبہ معلوم تھا۔ کہ مسجد وہ کسی زندہ کی گئیے دکی

اور جو صوبہ ہو کہ ملائی ہی ہو۔ مگر اور وہ عقل سے اتنا لگتا ہو کہ اول
حکم کا حکم اول اس پر آئے۔ اور اس کی ذہانی اور دلی کو پہنچے جو سب پر
قوم کا جو دہری، اور کوفل کا اور مذاہب سوان اصول کو ہر جگہ اپنی راستہ کا
سوا ہے۔ اور ہر امام اپنے اپنے لوگوں کا۔ اور ہر قوم اپنے جیوں کا اور
ہر نیکو گنہگار اپنے دل کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ جسے نیک
اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہی اللہ بھی اپنے جھوٹوں کو کھٹکتے
ہیں۔ سو اسی طرح سے ہماری پینیر سند سے حمان کے مردار میں کشتہ
کے تہ یک ن کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکام پر
سب سے زیادہ قائم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ کھتے میں سب ان
کے نتائج اس میں کہ ان کو اس سے حمان کا مردار کشتہ کے مضائقہ
نہیں۔ کہ ضرور لوگ ہی جانتا چلا ہے۔ اور ان پہلے مصلحت میں ایک گناہی
کا بھی مردار ان کو دھانکے کہ وہ اپنی طرف سے یکسو ہوئی میں ہی
تصرف نہیں کر سکتے۔

خارج الجہانوی مومن	مومن مومن مومن مومن
قائمتہ انکھا اشتہار	مومن مومن مومن مومن
نفسہ فیہما اشتہار	نفسہ فیہما اشتہار
نفسہ فیہما اشتہار	نفسہ فیہما اشتہار

بہر علوم و فنون کی کتابیں
برکت میں کثرت سے لکھی گئی ہیں



حضرت قلب العالیہ السلام لاویا دیوین فخر نقار و اللہ شاک مولانا
رشید احمد صاحب لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کی دفات حشر آیات پر



از قلم فیض رقم حضرت مولانا محمود حسن صاحب خانہ ہندوہم
جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعظمیہ دیوبند نے

اپنے

خود

کتاب

میں

لکھا

ہے

کہ

یہ

مکتبہ انیسویں قسم کے کتابوں پر مشتمل ہے جو کہ ہر قسم کے علم و فن کے لیے
تجربہ کاروں کے لیے بہت مفید ہے۔

لاہور (پاکستان)

غم مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ وہدانی
 خبر بھی ہے کہ اس جان جہاں نے ہم سے منہ موٹا
 کوئی ہے وجہ ہم اپنے ہوئے ہیں دشمن جانی
 نہ ہو صبح وطن کیونکر ہتر شام غسریاں سے
 فراق دلربا میں گھر ہے و شک کج زندانی
 خیر ہے جان کو دل کی زدل کو جان کی پردا
 فقط سینہ پہ ہے ہاتھ اور زانو ہے پیشانی
 جو تمام مل الی اللہ ہو گیا دامن بحق ہے ہے
 پھر میں ہیں ڈھونڈتے سرگشتگان تیرہ سبانی
 جنید و شبیل و ثانی ابو مسعود انصاری
 رشید ملت و دیں غوث اعظم قطب ربانی
 نسیم بکسر رافت، فضل رحماں منج احساں
 قسیم فیض یزداں، ابر رحمت، قلبی سبحانی
 زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا
 کہ تھا داغ غلامی جس کا تمغائے مسلمان
 وہاں پر امی اموی کی ہے کیوں اعلیٰ و مبک شایہ
 انعاما تم سے کوئی باقی اسلام کا ثانی

تو آسانی میں کھوئی عمر ساری کیا قیامت ہے
 پشیمانی سے اب حاصل ہے کیا غیر از پریشانی
 دل سُدہ زدہ پہلوؤں ہی کچھ دوستو شاید
 کریں مدد دشنامیں آپ کی اؤ غصہ نخوانی

غزل مدحیہ

وہ صدرِ حق معظم تھے سحابِ لطفِ رحمانی
 وہ فتحِ دین و ملت تھے گلِ گلزارِ عرفانی
 وہ تھے کبریتِ ایمانی وہ تھے یا قوتِ مددِ مانی
 بے کیا کبریتِ احمر اور کیا یا قوتِ زمانِی
 قبولیت اسے کہتے ہیں مقبولِ لیے ہوتے ہیں
 عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی
 رقابِ ادلیا کیوں ظم نہ ہوتیں آپ کے آگے
 وہ شہبازِ طریقت تھے محی الدینِ جیلانی
 خدا ان کا مربی وہ مربی تھے حسدائق کے
 مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخِ بنانی
 جدھر کو آپ مائل تھے ادھر سے ہی حقِ بھی داری تھا
 مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جاہو گیا مگر
 وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نقص قرآنی
 فقیہ باخبر ایسا کوئی یار و ہستائے تو
 ہو جس کا علم ازمانی ہو جس کا حکم ایتسانی
 ربخ زیا ہو جس کا مظہر ادنی من السامع
 محدث ایسا دیکھیں گے کہاں اسے داتے حمانی
 مقتر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے
 ہوں قول و فعل دونوں کا شف اسرار قرآنی
 سرسرق ہے کا تقصی عجاہدہ یہ کیا کیجے
 گیا زیر زمین وہ مہر اسرار شہرانی
 ہوسینہ جس کا مصباح نجات کے لئے مشکوۃ
 بجز ہمدی نیا ہے این چنین ہادی حقانی
 گدایان دو دولت کے کشکول و مرجع سے
 نظر آتے تھے شرمندہ قبار و تاج سلطانی
 پھریں تھے کعبہ میں بھی پڑھتے گنگوہ کارستہ
 جو رکھے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق قرآنی
 دل طالب میں کچھنی شاہ مقصود کی صورت
 ہمام ایندوہ سلطان الشائخ تھے محبوب انی

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرے دیا
 اس سببائی کو دیکھیں ذری ابن مریم
 ہائے غم ہائے ستم ہائے غضب ہائے الم
 تیرے اس سے بھی ہوا دیکھ لو خالی عسالم
 آگے کہنے کی ہے کچھ بات نہ سننے کی تاب
 لب تلک آتا ہے لیکن یہ مقولہ پیہم
 رحم برے کسیم کیسج نہ کر دی رشتہ
 اے کو کف پائے تو بود تاج سرم
 آج تو تاسم داہا دسب ہی مرتے ہیں
 اس کا کیا ذکر ہے برباد ہوئے تم یا ہم
 منتظر رہیں ہیں اب ہم پہ گزرتا کیا ہے
 قہر کاٹوف ہے پر ساتھ ہے امید کرم
 تو رحیم و ملک و بار ہے سب کو سب
 ہم جہول اور زیاں کار ہیں باذختر و خور
 اے امیران عجم قاسم حشیر و برکات
 دے فقیران سر کوئے رشید و عالم
 پیر دی کہتے رہو سہی کو ہاتھوں سے دد
 بد سے یاد رہے یا فتدے یا پستلم